ٹائیٹل طبع اوّل

مطبوعہ ضیاء الاسلام

سنہ ۱۳۱۲

سِراج مُنیر

مشتمل بر نشانہائے ربِّ قدیر

قادیان دارالامن والامان

مئی ۱۸۹۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

بنگر اے قوم نشانہائے خداوند قدیر
چشم بکشا کہ بر چشم نشانے است کبیر

رو بدو آر کہ گر او بپذیر درو تافت
ورنہ ایں روئے سیہ ہست بتر از خنزیر

چوں بتابی سر خود زاں ملکِ ارض و سما
گر بگیرد ز غضب پس چہ پناہ ست و ظہیر
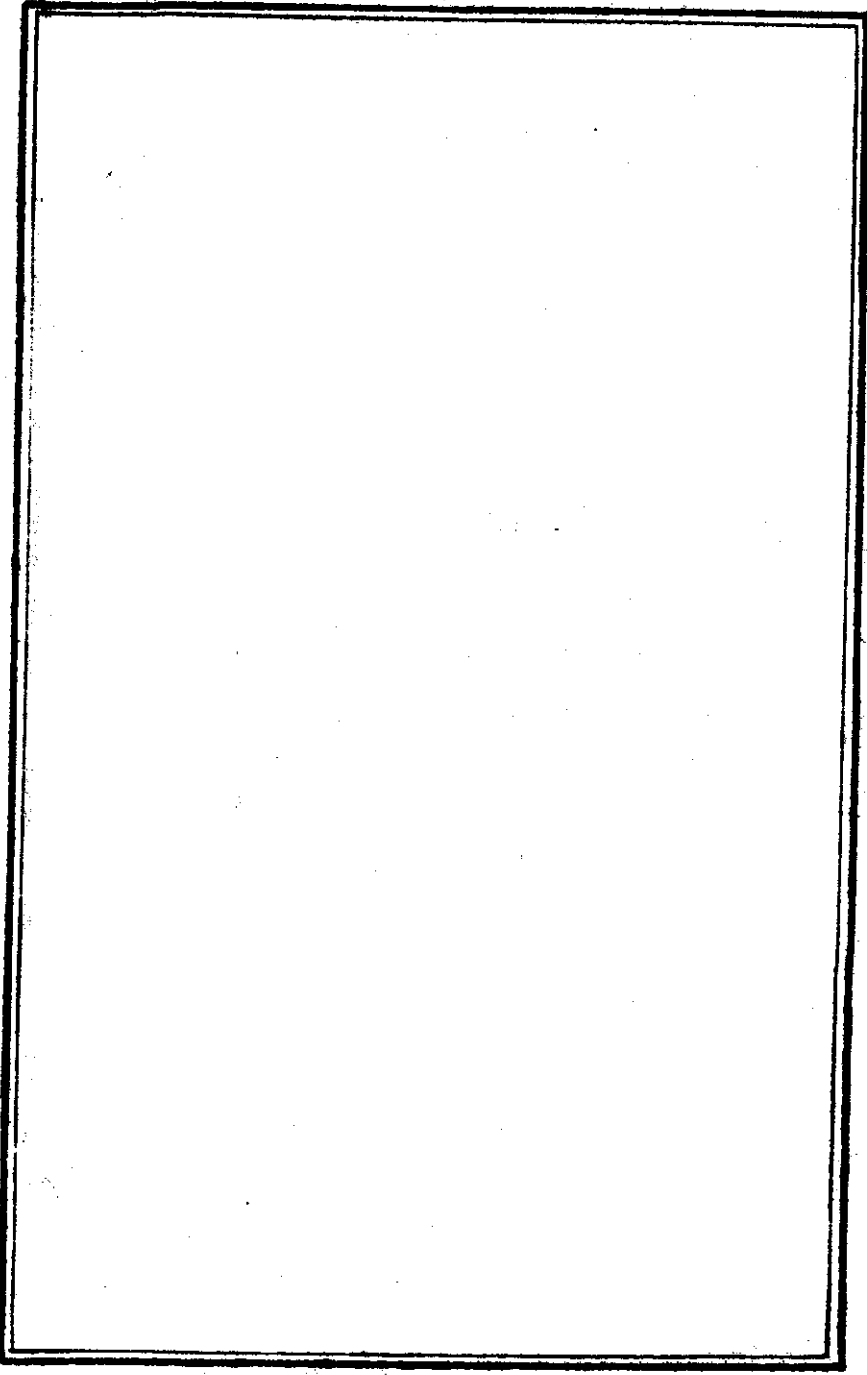
قمر و شمس و زمین و فلک و آتش و آب
ہمہ در قبضۂ آں یار عزیز اند اسیر

قدسیاں جملہ بلرزند ازاں ہیبت پاک
انبیا را دل و جاں خون والم دامنگیر

جنّت و دوزخ سوزندہ ازو مے لرزند
تو چہ چیزے چہ ترا مرتبہ اے کرم حقیر

چند ایں جنگ و جدل ہا بخدا خواہی کرد
توبہ کن توبہ مگر درگذرد از تقصیر

من اگر در نظرِ یار مقامے دارم
پس چہ نقصان ز نکوہیدن تو و از تکفیر

لعنت آں است کہ از سوئے خدا میبارد
لعنت بدگہران است یکے ہرزہ نفیر

اے برادر رہ دین است رہِ بس دشوار
خاک شو خاک مگر باز کنندش اکسیر

تو ہلاکی اگر از کبر بتابی سر خویش
من ازو آمدم و با تو بگویم چو نذیر

آں خدائے کہ ازو خلق و جہاں بیخبر اند
بر من او جلوہ نمودست گر اہلے بپذیر

امابعد واضح ہو کہ اس وقت میں خدا تعالیٰ کے ایک بھاری نشان کو بیان کروں گا مبارک وہ لوگ جو اُس کو غور سے پڑھیں اور پھر اُس سے فائدہ اُٹھائیں۔ یقیناً یاد رکھیں کہ خدا کاذب کو وہ عزّت نہیں دیتا جو اُس کے پاک نبیوں اور برگزیدوں کو دیجاتی ہے۔ مُردار خوار کاذب کا کیا حق ہے کہ آسمان اُسکے لئے نشان ظاہر کرے اور زمین اُس کے لئے خارق

عادت اعجوبے دکھلائے۔ سو اے قوم کے بزرگو! اور دانشمندو! ذرہ ٹھنڈے ہوکر واقعات پر غور کرو۔ کیا یہ واقعات کاذبوں سے ملتے ہیں یا سچّوں سے۔ کبھی کسی نے سُنا کہ کاذب کیلئے آسمان پر نشان ظاہر ہوئے۔ کبھی کسی نے دیکھا کہ کاذب اپنے اعجوبوں میں صادقوں پر غالب آسکا۔ کیا کسی کو یاد ہے کہ کاذب اور مُفتری کو افتراؤں کے دن سے پچیس[۲۵] برس تک مہلت دیگئی۔ جیساکہ اس بندہ کو۔ کاذب یوں مٹا جاتا ہے جیسے کھٹمل اور ایسا نابود کیا جاتا ہی جیساکہ ایک بلبلہ۔ اگر کاذبوں اور مُفتریوں کو اتنی مُدتوں تک مُہلت دیجاتی اور صادقوں کے نشان اُن کی تائید کے لئے ظاہر کئے جاتے تو دُنیا میں اندھیر پڑ جاتا اور کارخانہ الوہیت بگڑ جاتا۔ پس جب تم دیکھو کہ ایک مدعی پر بہت شور اُٹھا۔ اور اُسکی مخالفت کی طرف دُنیا جھک گئی۔ اور بہت آندھیاں چلیں اور طوفان آئے پر اُسپر کوئی زوال نہ آیا۔ تو فی الفور سنبھل جاؤ اور تقویٰ سے کام لو۔ ایسا نہ ہو کہ تم خدا سے لڑنے والے ٹھہرو۔

صادق تمہارے ہاتھ سے کبھی ہلاک نہیں ہوگا۔ اور راستباز تمہارے منصوبوں سے تباہ نہیں کیا جائیگا۔ تم بدقسمتی سے بات کو دُور تک مت پہنچاؤ کہ جسقدر تم سختی کروگے وہ تمہاری طرف ہی عود کریگی۔ اور جسقدر اُسکی رُسوائی چاہوگے وہ اُلٹ کر تم پر ہی پڑے گی۔ اے بدقسمتو! کیا تمہیں خدا پر بھی ایمان ہے یا نہیں۔ خدا تمہاری مُرادوں کو اپنی مُرادوں پر کیونکر مقدم رکھ لے۔ اور اِس سلسلہ کو جس کا قدیم سے اُس نے ارادہ کیا ہے کیونکر تمہارے لئے تباہ کر ڈالے۔ تم میں سے کون ہے جو ایک دیوانہ کے کہنے سے اپنے گھر کو مسمار کردے۔ اور اپنے باغ کو کاٹ ڈالے اور اپنے بچّوں کا گلا گھونٹ دے۔ سو اے نادانوں! اور خدا کی حکمتوں سے محرومو! یہ کیونکر ہو کہ تمہاری احمقانہ دُعائیں منظور ہوکر خدا اپنے باغ اور اپنے گھر اور اپنے پروردہ کو نیست و نابود کر ڈالے۔ ہوش کرو اور کان رکھ کر سُنو! کہ آسمان کیا کہہ رہا ہے۔ اور زمین کے وقتوں اور موسموں کو پہچانو تا تمہارا بھلا ہو۔ اور تا تم خشک درخت کی طرح کاٹے نہ جاؤ اور تمہاری زندگی کے دن بہت ہوں۔ بیہودہ اعتراضوں کو چھوڑ دو۔ اور ناحق کی نکتہ چینیوں سے پرہیز کرو اور فاسقانہ خیالات سے اپنے تئیں بچاؤ۔ جھوٹے الزام مجھ پر مت لگاؤ کہ حقیقی طور پر نبوّت کا دعویٰ کیا۔ کیا تمنے نہیں

پڑھا کہ محدّث بھی ایک مرسل ہوتا ہے۔ کیا قراءت وَلا محدّث کی یاد نہیں رہی۔ پھر یہ کیسی بیہودہ نکتہ چینی ہے کہ مرسل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اے نادانوں! بھلا بتلاؤ کہ جو بھیجا گیا ہے اُس کو عربی میں مُرسل یا رسول ہی کہینگے یا اور کچھ کہینگے۔ مگر یاد رکھو کہ خدا کے الہام میں اس جگہ حقیقی معنی مُراد نہیں جو صاحبِ شریعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلکہ جو مامور کیا جاتا ہے وہ مُرسل ہی ہوتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ وہ الہام جو خدا نے اپنے اِس بندہ پر نازل فرمایا اُسمیں اس بندہ کی نسبت نبی اور رسول اور مُرسل کے لفظ بکثرت موجود ہیں۔ سو یہ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ وَلِکُلٍّ اَنْ یَّصْطَلِحَ سو خدا کی اصطلاح ہے جو اُس نے ایسے لفظ استعمال کئے۔

ہم اِس بات کے قائل اور معترف ہیں کہ نبوّت کے حقیقی معنوں کی رُو سے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے اور نہ پُرانا۔ قرآن ایسے نبیوں کے ظہور سے مانع ہے مگر مجازی معنوں کی رُو سے خدا کا اختیار ہے کہ کسی مُلہم کو نبی کے لفظ سے یا مُرسل کے لفظ سے یاد کرے۔ کیا تم نے وہ حدیثیں نہیں پڑھیں جنمیں رَسُولُ اللّٰہ آیا ہے عرب کے لوگ تو اب تک انسان کے فرستادہ کو بھی رسول کہتے ہیں۔ پھر خدا کو کیوں یہ حرام ہوگیا کہ مرسل کا لفظ مجازی معنوں پر بھی استعمال کرے۔ کیا قرآن میں سے فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَیْکُمْ مُّرْسَلُوْنَ[1] بھی یاد نہیں رہا۔ انصافاً دیکھو کیا یہی تکفیر کی بنا ہے۔ اگر خدا کے حضور میں پُوچھے جاؤ تو بتاؤ کہ میرے کافر ٹھہرانے کیلئے تمہارے ہاتھ میں کونسی دلیل ہے۔ بار بار کہتا ہوں کہ یہ الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے میرے الہام میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے بیشک ہیں لیکن اپنے حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ اور جیسے یہ محمول نہیں ایسے ہی وہ نبی کر کے پُکارنا جو حدیثوں میں مسیح موعود کیلئے آیا ہے، وہ بھی اپنے حقیقی معنوں پر اطلاق نہیں پاتا۔ یہ وہ علم ہے جو خدا نے مجھے دیا ہے جس نے سمجھنا ہو سمجھ لے۔ میرے پر یہی کھولا گیا ہے کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بکلّی بند ہیں۔ اب نہ کوئی جدید نبی حقیقی معنوں کے رُو سے آسکتا ہے اور نہ کوئی قدیم نبی۔ مگر ہمارے ظالم مخالف ختم نبوت کے دروازوں کو پُورے طور پر بند نہیں سمجھتے۔ بلکہ اُنکے

[1] یٰسٓ : ۱۵

نزدیک مسیح اسرائیلی نبی کے واپس آنے کیلئے ابھی ایک کھڑکی کھلی ہے۔ پس جب قرآن کے بعد بھی ایک حقیقی نبی آگیا اور وحی نبوت کا سلسلہ شروع ہوا تو کہو کہ ختم نبوت کیونکر اور کیسا ہوا۔ کیا نبی کی وحی وحی نبوت کہلائیگی یا کچھ اور۔ کیا یہ عقیدہ ہے کہ تمہارا فرضی مسیح وحی سے بکلی بے نصیب ہو کر آئیگا؟ توبہ کرو اور خدا سے ڈرو اور حد سے مت بڑھو۔ اگر دل سخت نہیں ہوگئے تو اس قدر کیوں دلیری ہے کہ خواہ نخواہ ایسے شخص کو کافر بنایا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنوں کی رُو سے خاتم الانبیاء سمجھتا ہے۔ اور قرآن کو خاتم الکتب تسلیم کرتا ہے۔ تمام نبیوں پر ایمان لاتا ہے اور اہل قبلہ ہے اور شریعت کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہے ✦

اے مُفتری لوگو! مَیں نے کسی نبی کی توہین نہیں کی۔ مَیں نے کسی عقیدہ صحیحہ کے برخلاف نہیں کہا۔ پر اگر تم خود نہ سمجھو تو مَیں کیا کروں۔ تم تو قائل ہو کہ جزئی فضیلت ایک ادنیٰ شہید کو ایک بڑے نبی پر ہو سکتی ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ مَیں خدا کا فضل اپنے پر مسیح سے کم نہیں دیکھتا۔ مگر یہ کفر نہیں یہ خدا کی نعمت کا شکر ہے۔ تم خدا کے اسرار کو نہیں جانتے اس لئے کفر سمجھتے ہو۔ اُس کو کیا کہو گے جو کہا گیا ھُوافضل من بعض الانبیاء اگر مَیں تمہاری نظر میں کافر ہوں تو بس ایسا ہی کافر جیسا کہ ابن مریم یہودی فقیہوں کی نظر میں کافر تھا۔ میرے پاس خُدا کے فضل کی اس سے بھی بڑھ کر باتیں ہیں مگر تم اُنکی برداشت نہیں کر سکتے۔ خوب یاد رکھو کہ مجھ کو کافر کہنا آسان نہیں۔ تم نے ایک بھاری بوجھ سر پر اُٹھایا ہے اور تم سے ان سب باتوں کا جواب پوچھا جائیگا!!!

اے بدقسمت لوگو! تم کہاں گرے۔ کونسی چھپی ہوئی بداعمالیاں تھیں جو تمہیں پیش آگئیں۔ اگر تم میں ایک ذرہ بھی نیکی ہوتی تو خدا تمہیں ضائع نہ کرتا۔ ابھی کچھ تھوڑا وقت ہے، اور بہت سا تو اب کھو چکے ہو باز آجاؤ۔ کیا خُدا سے اُس بیوقوف کی طرح لڑائی کروگے جو زور آور کے آگے سے نہیں ہٹ جاتا یہانتک کہ مارے پیسا جاتا اور کچلا جاتا ہے اور آخر ہڈیاں چُور ہو کر اور مُردہ سا بنکر زمین پر گر پڑتا ہے۔ یہودیوں نے لڑائی سے کیا لیا اور تم کیا لوگے؟ ھٰذا دبعد الموت نحن نختاصم۔ بہت کچھ صوفیوں نے بھی انسانی کمالات

کا اقرار کیا تھا کہ کہاں تک انسان پہنچتا ہے آج وہ بھی سو گئے۔ اے عقلمندو! میرے کاموں سے مجھے پہچانو۔ اگر مجھ سے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہیں ہوتے جو خدا کے تائید یافتہ سے ظاہر ہونے چاہئیں تو تم مجھے مت قبول کرو۔ لیکن اگر ظاہر ہوتے ہیں تو اپنے تئیں دانستہ ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو۔ بدظنیاں چھوڑو۔ بدگمانیوں سے باز آجاؤ۔ کہ ایک پاک کی توہین کی وجہ سے آسمان سُرخ ہو رہا ہے* اور تم نہیں دیکھتے۔ اور فرشتوں کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے اور تمہیں نظر نہیں آتا۔ خدا اپنے جلال میں ہے اور در و دیوار لرزہ میں۔ کہاں ہے وہ عقل جو سمجھ سکتی ہے کہاں ہیں وہ آنکھیں جو وقتوں کو پہچانتی ہیں۔ آسمان پر ایک حکم لکھا گیا۔ کیا تم اس سے ناراض ہو؟ کیا تم ربّ العزّت سے پُوچھو گے کہ تُو نے ایسا کیوں کیا؟ اے نادان انسان! باز آجا کہ صاعقہ کے سامنے کھڑا ہونا تیرے لئے اچھا نہیں!!!

اپنے ظلموں کو دیکھو اور اپنی شوخیوں پر غور کرو کہ خدا نے اوّل ایک نشان قائم کیا۔ اور آتھم کو دو طور کی موت دی۔ اوّل یہ کہ وہ اخفائے حق اور دروغگوئی کا ملزم ٹھہر کر اپنی صفائی کسی طور سے ثابت نہ کر سکا۔ نہ نالش سے نہ قسم سے نہ کسی اور ثبوت سے۔ دوسرے یہ کہ خدا کے وعدہ کے موافق اخفا پر اصرار کرنے کے بعد جلد فوت ہو گیا۔ اب بتلاؤ کہ اس پیشگوئی کی تصدیق میں تمہیں کیا مشکلات پیش آئیں؟ کیا آتھم نہیں ڈرتا رہا؟ کیا آخر وہ نہیں مر گیا؟ کیا پیشگوئی میں صاف اور صریح طور پر یہ شرط نہ تھی کہ حق کی طرف رجوع کرنے سے موت میں تاخیر ہوگی۔ پھر کیا تم میں سے کوئی قسم کھا سکتا ہے کہ آتھم پر قرائن عقلیہ کی رُو سے یہ الزام قائم نہیں ہوا کہ اس نے اپنے اقوال اور افعال اور بیہودہ عذرات سے یہ ثابت کر دیا کہ وہ پیشگوئی کے بعد ضرور ڈرتا رہا اور وہ اس بات کا ثبوت نہیں دے سکا کہ کیوں اُس ڈر کو جس کا اُس کو خود اقرار تھا تعلیم یافتہ سانپ

*نوٹ۔ ایک امام کے ظہور کیلئے جو آسمان اور زمین گواہی دے رہے ہیں اس سے یہ مطلب نہیں کہ کوئی مہدی خونی یا مسیح غازی ظہور کریگا۔ یہ تمام باتیں ناسمجھی کے خیال ہیں بلکہ ہم مامور ہیں کہ آسمانی نشانوں اور عقلی دلائل کے ساتھ منکروں کو شرمندہ کریں اور خوارق کے ساتھ ایمان کو دلوں میں اُتاریں۔ منہ

وغیرہ بے دلیل عذروں کیطرف منسوب کیا جائے۔ حالانکہ اس ثبوت کو دلوں میں جمانے کے لئے قسم اور نالش دونوں راہیں اُسکے لئے کُھلی تھیں۔ اب بتلاؤ کیا اُس نے قسم کھائی؟ کیا اُس نے نالش کی؟ کیا اُس نے اپنے بہتانوں کا کوئی اور ثبوت دیا؟ کچھ تو مُنہ سے کہو! کچھ تو بولو! کہ اُس نے خوف کا اقرار کرکے اور محض بہتان اور افترا سے سانپ وغیرہ کو اپنے خوف کی بنا قرار دیکر ان خود تراشیدہ عذرات کے ثابت کرنے کے لئے کیا کیا دلائل پیش کئے۔ اے کمبخت متعصبو! کیا تم کبھی نہیں مرو گے؟ کیا وہ دن نہیں آئیگا کہ جب تم رب العالمین کے حضور میں کھڑے کئے جاؤ گے۔ اگر اسی شکل کا کوئی دُنیا کا مقدمہ ہوتا اور تم اس کے اسیسر یا منصف مقرر کئے جاتے تو بیشک تم ایسے شخص کو کہ آتھم کیطرح اپنے عذرات کا کچھ ثبوت نہ دے سکتا جھوٹا ٹھہراتے اور انسانی عدالت سے ڈر کر سچے اظہار لکھوا دیتے۔ مگر اب تم سمجھتے ہو کہ خدا تم سے دُور ہے اور کچھ سُنتا نہیں اور مواخذہ کا دن بہت فاصلہ پر ہے!!!

سچ کہو کیا آتھم پاکدامن مرگیا؟ اور اپنے سر پر ہماری طرف سے کوئی الزام نہیں لے گیا؟ تمہیں قسم ہے ذرہ مجھے سُناؤ کہ کیا تم نے میرے اشتہاروں میں نہیں پڑھا کہ آتھم اخفاءِ حق پر اصرار کرنے کے بعد جلد مر جائیگا۔ سو ایسا ہی ہُوا۔ اور وہ ہمارے آخری اشتہار سے جو اتمام حجت کیطرح تھا سات ماہ کے اندر فوت ہوگیا۔ پس یہ کیسی بے ایمانی ہے جو اس قوم کے خبیث طبع لوگوں نے عیسائیوں کے ساتھ ہاتھ جا ملائے اور آسمانی آواز کی مخالفت کی اور شیطانی آواز کے مصدق ہوگئے۔ پر یہ تو اچھا ہُوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو پُورا کیا کمبخت سعد اللہ نومسلم اور محمد علی واعظ اب تک روئے جاتے ہیں جو پیشگوئی پُوری نہیں ہوئی۔ اے شیاطین کے گروہ تم راستی کو کبتک چھپاؤ گے؟ کیا تمہاری کوششوں سے حق نابود ہو جائیگا۔ خدا سے لڑو جسقدر لڑ سکتے ہو۔ پھر دیکھو کہ فتح کس کی ہے کیونکہ حکم خدا تیم پر ہے۔ اے بے حیا قوم! آتھم مقابل پر آنے سے ڈرا مگر تم نہ ڈرے۔ وہ لعنتوں کے ساتھ کُچلا گیا مگر مقابل پر نہ آیا۔ اُسکو چار ہزار روپیہ کے انعام کا وعدہ دیا گیا۔ اُس کو جرأت نہ ہوئی کہ ایک قدم بھی ہماری طرف آوے۔ یہاں تک کہ

وہ قبر میں پہنچ گیا۔ وہ نالش کرنے سے بھی ڈرا۔ اور جب عیسائیوں نے اُس پر زور دیا تو اُس نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا تو کیا ابھی تک ثابت نہ ہوا کہ وہ اپنے مقابلہ کو خلاف حق جانتا تھا۔ اور دل میں خوف بھرا ہوا تھا۔ مگر پھر بھی اخفائے حق کی وجہ سے خدا نے اُسکو نہ چھوڑا اور خدا کے وعدہ کے موافق اور ٹھیک ٹھیک اُسکے الہام کے منشاء کے مطابق وہ مرگیا۔ اور مولویوں اور عیسائیوں کا مُنہ سیاہ کر گیا۔ وہ مجھ سے عمر میں بجز چند سال کچھ زیادہ نہ تھا۔ سعداللہ نومسلم کی بدذاتی ہے کہ اُسکو پیر فرتوت قرار دیتا ہے۔ یہ یہودی چاہتا ہے کہ کسی طرح پیشگوئی مخفی ہو جائے۔ سوائے تحالفو ابے حیائی سے جسقدر چاہو انکار کرو۔ مگر حقیقت کھل گئی اور عقلمندوں نے سمجھ لیا ہے کہ پیشگوئی نہ ایک پہلو سے بلکہ چار پہلو سے پوری ہو گئی۔*

آتھم کو اُس رجوع اور خوف کا فائدہ دیا گیا جو اُس سے ظہور میں آیا۔ جیساکہ الہامی شرط تھی اور پیشگوئی کا ایک جزو تھا۔ اور یہ رجوع پیشگوئی کو سُنتے ہی اُس میں پیدا ہو گیا تھا۔ کیونکہ وہ اسلامی مُرتد تھا۔ اور یسُوع کی خدائی کے بارے میں خود ہمیشہ کھٹکے میں رہتا تھا اور تاویلیں کیا کرتا تھا۔ اور مجھ پر ابتداء سے اُسکو نیک ظن تھا کیونکہ وہ اس ضلع میں رہکر میرے ابتدائی حالات سے خوب واقف تھا۔ یہ ممکن نہ تھا کہ وہ مجھے جھوٹا سمجھتا۔ اسی وجہ سے پیشگوئی کے سُنانے کے وقت اُس کا رنگ زرد ہو گیا تھا اور اُس کی حالت متغیّر ہو گئی تھی۔ اور جب میں نے کہا کہ تم نے اپنی کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو دجّال کہا ہے یہ اُسکی سزا ہے جو تم کو ملیگی۔ تو اُسکے مُنہ پر ہوائیاں اُڑنے لگیں اور دونوں ہاتھ اُس نے اپنے کانوں پر رکھے گویا وہ اسوقت توبہ کر رہا تھا۔ میرے خیال میں ہے کہ اسوقت ستّر آدمی کے قریب اُس جلسہ نصاریٰ میں ہونگے۔ غرض اُس کا رجوع نہ دیر کے بعد بلکہ اسی دم سے شروع ہو گیا تھا۔ اور اخیر میعاد تک اُس نے دیوانوں کی طرح دِنوں کو بسر کیا۔

* (۱) ایک پہلو یہ کہ جو الہام میں شرط تھی اس شرط کی پابندی سے آتھم کی موت میں تاخیر ہوئی۔ (۲) دوم یہ کہ آتھم اخفاء شہادت سے موافق الہام جلد فوت ہو گیا۔ (۳) سوم یہ کہ عیسائیوں کے مکر اور مولویوں کی باہمی سازش سے براہین احمدیہ کی پیشگوئی صفحہ ۲۴۱ پوری ہو گئی۔ (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی جو عیسائیوں اور مسلمانوں کے جھگڑے کے بارے میں تھی وہ بھی اس سے پوری ہو گئی۔ منہ

اب اس سے زیادہ بد ذاتی کیا ہوگی کہ باوجود ایسے صاف صاف واقعات کے پھر کہا جاتا ہے کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ رجوع کا لفظ جو شرط میں داخل ہے ایک دل کا فعل تھا جو اُسی وقت سے شروع ہوگیا تھا۔ کھلے کھلے اسلام کا شرط میں کہاں لفظ ہے کیا ایک مشرک ایسی سخت پیشگوئی کے وقت مستقیم رہ سکتا تھا۔ ہر ایک کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ پیشگوئی اُسی دن سے شروع نہیں ہوئی۔ بلکہ براہین احمدیہ میں بارہ برس پہلے اس کی خبر دی گئی ہے اور ساتھ ہی لیکھرام کی پیشگوئی کی خبر تھی۔ اگر تم غور سے صفحہ (۲۳۹) اور (۲۴۰) اور (۲۴۱) براہین احمدیہ کا پڑھو تو یہ تمام نقشہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ آثار سابقہ اور احادیث نبویہ میں مہدی آخر زمان کی نسبت یہ لکھا گیا تھا کہ اوائل حال میں اس کو بیدین اور کافر قرار دیا جائے گا۔ اور لوگ اُس سے سخت بُغض رکھینگے اور مذمت کے ساتھ اُسکو یاد کرینگے اور دجّال اور بے ایمان اور کذّاب کے نام سے اُسکو پکارینگے اور یہ سب مولوی ہونگے۔ اور اُس دن مولویوں سے بدتر زمین پر اس اُمت میں سے کوئی نہیں ہوگا۔ سو کچھ مدّت ایسا ہوتا رہیگا۔ پھر خدا آسمانی نشانوں سے اُسکی تائید کریگا۔ اور اُسکے لئے آسمان سے آواز آئیگی کہ یہ خلیفۃ اللہ المہدی ہے۔ مگر کیا آسمان بولے گا جیسا انسان بولتا ہے؟ نہیں بلکہ مُراد یہ ہے کہ بہت نشان ظاہر ہونگے جن سے دل اور کلیجے ہل جائینگے۔ تب خدا دلوں کو اُسکی محبت کیطرف پھیر دے گا۔ اور اُسکی قبولیت زمین میں پھیلا دیجائیگی۔ یہانتک کہ کسی جگہ چار آدمی ملکر نہیں بیٹھیں گے جو اُس کا ذکر محبت اور ثنا کے ساتھ نہ کرتے ہوں۔ سو براہین کے یہ صفحات مذکورہ بالا انہیں واقعات کا نقشہ کھینچ رہے ہیں۔ اوّل مجھ کو مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ لوگ تجھ کو گمراہ اور جاہل اور شیطانی خیال کا آدمی خیال کرینگے۔ دُکھ دینگے۔ اور طرح طرح کی باتیں بولینگے۔ اور ٹھٹھے کرینگے۔ اور پھر فرمایا کہ میں سب ٹھٹھا کرنے والوں کے لئے کافی ہوں گا۔ اور پھر فرمایا۔ قُل عندی شہادۃ مِن اللہ فہل انتم مومنون۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ اُن دِنوں میں آسمانی نشانیاں ظاہر ہونگی۔ پھر بعد اس کے صفحہ ۲۴۱ میں آتھم کی نشانی کا ذکر فرمایا۔ اور ساتھ ہی خبر دیدی کہ اس نشان پر عیسائیوں اور یہودی صفت

مسلمانوں کا بلوہ ہوگا۔ اور وہ مکر کرینگے اور خُدا بھی مکر کریگا۔ اور خُدا کے مکر غالب آتے ہیں پھر بعد اسکے فرمایا کہ ان مکروں کے بعد خُدا حق کو ظاہر کر دیگا اور فتح عظیم ہوگی۔ سو لیکھرام کے واقعہ کو خُدا نے فتح عظیم کر کے دِکھلایا۔ اور بجز خدا کے یہ کسی کے مقدور میں نہ تھا کہ ایسے معرکے انجام کی خبر دیتا اور غلبہ کی بشارت سُناتا۔!

دُوسری پیشگوئی لیکھرام کے بارے میں ہے جسکی نسبت براہین کے انھیں الہامات میں اشارہ ہے۔ اور براہین احمدیہ میں عیسائیوں کے مکر کے بعد یہ الہام لکھا ہے الفتنۃ ھٰھُنا فاصبر کما صبر اولوالعزم یعنی جب وہ مکر کرینگے تو ایک بڑا فتنہ برپا ہوگا اور ملک میں باطل کی حمایت میں شور پڑ جائیگا۔ اور صادق کو کاذب ٹھہرا دیا جائے گا۔ اور کاذبوں کو حق بجانب سمجھ لیں گے۔ اَب اے آنکھوں والو! اِس قدر سچّائی کا خون کر کے جہنّم کی آگ میں مت پڑو۔ دیکھو کس قدر عظمت اِس پیشگوئی میں ہے کہ بارہ برس پہلے اس کا نقشہ کھینچکر دکھلایا گیا ہے۔ اور اسکی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی ایک اثر منقول ہے کہ عیسائیوں سے جھگڑا ہوگا۔ تب زمین سے آواز آئیگی کہ آلِ عیسٰی حق پر ہے اور آسمان سے آواز آئیگی کہ آلِ محمدؐ حق پر ہے۔ اب سچ کہو کہ ابھی تک آواز آئی یا نہیں؟ اگر تم شرارت میں بڑھو گے تو وہ اپنی قُدرت نمائی میں بڑھے گا۔ کیا کوئی ہے جو اُس کو تھکا سکے؟

اب ہم لیکھرام کی پیشگوئی کو مُفصل طور پر معہ اصل عبارات اُن کتابوں کے اِس جگہ درج کرتے ہیں جنمیں یہ پیشگوئی موجود ہے اور ناظرین کو توجہ دلاتے ہیں کہ خُدا تعالیٰ کا خوف کر کے ان مقامات کو غور سے پڑھیں اور پھر سوچیں کہ کیا یہ انسان کا کام ہے یا اُس خُدا کا جو زمین و آسمان کا مالک اور تمام طاقتوں کا خداوند ہے۔ یاد رہے کہ جن کتابوں کی ذیل میں عبارتیں لکھی جاتی ہیں وہ تمام عبارتیں اس جگہ بعینہٖ درج کی گئی ہیں۔ ایک حرف کی زیادتی یا کمی اُن میں نہیں یہاں تک کہ پیشگوئی کے سر پر کی وہ غزل جس کی ابتدا میں یہ مصرع ہے ؎ عجب نوریست در جانِ محمدؐ۔ اس کے نیچے جو پیشگوئی کے دکھلانے کے لئے ہاتھ بنایا گیا تھا وہ ہاتھ بھی بعینہٖ اُسی موقعہ پر لگا دیا ہے تا اِس رسالہ کے پڑھنے والے بکلی اُس

نقشہ پر مطلع ہو جائیں جو لیکھرام کے مرنے سے چار برس پہلے اُسکی موت کیلئے کھینچا گیا تھا۔ اور باایں ہمہ ہر یک شہر میں یہ کتابیں مل سکتی ہیں۔ اور کئی برسوں سے پنجاب اور ہندوستان میں شائع ہو رہی ہیں جس کا جی چاہے اصل کتابوں میں دیکھ لے۔

اسجگہ ایک ضروری بات جو یاد رکھنے کے لائق ہے اور جو ہماری اس کتاب کی شرح اور علّت غائی ہے وہ یہ ہے کہ یہ پیشگوئی ایک بڑے مقصد کے ظاہر کرنے کیلئے کی گئی تھی۔ یعنی اِس بات کا ثبوت دینے کے لئے کہ آریہ مذہب بالکل باطل اور وید خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں۔ اور ہمارے سیّد و مولیٰ **محمد مصطفےٰ** صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پاک رسول اور برگزیدہ **نبی** اور اسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے سچّا مذہب ہے۔ اور یہی بار بار لکھا گیا تھا۔ اور اسی مقصد کے پورا کرنے کے لئے دُعائیں کی گئی تھیں۔ سو اس پیشگوئی کو نری ایک پیشگوئی خیال نہیں کرنا چاہیئے بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک آسمانی فیصلہ ہے۔ کچھ مدّت سے ہندوؤں میں تیزی بڑھ گئی تھی۔ خاص کر کے یہ لیکھرام تو گویا اس بات پر اعتقاد نہیں رکھتا تھا کہ خدا بھی ہے۔ سو خدا نے ان لوگوں کو چمکتا ہوا نمونہ دکھلایا۔ چاہیئے کہ ہر ایک شخص اس سے عبرت پکڑے جو شخص خدا کے مقدس نبیوں کی اہانت میں زبان کھولتا ہے کبھی اُس کا انجام اچھا نہیں ہو سکتا۔

لیکھرام اپنی موت سے آریوں کو ہمیشہ کی عبرت کا سبق دے گیا ہے۔ چاہیئے کہ اُن شرارتوں سے دست بردار ہوں جو دیانند نے ملک میں پھیلائیں اور نرمی اور لطف اور سچی محبت اور تعظیم کے ساتھ اسلام سے برتاؤ کریں۔ آیندہ انھیں اختیار ہے۔ بعض احمق جو مسلمان کہلا کر آریوں کی طرف **جھکتے تھے** اب اُنکی توبہ کا وقت ہے اُنھیں دیکھنا چاہیئے کہ اسلام کا خدا کیسا غالب ہے؟ آریوں کو اس پیشگوئی کے وقت بذریعہ چھپے ہوئے اشتہاروں کے اطلاع دی گئی تھی کہ اگر تمہارا دین سچّا ہے اور اسلام باطل تو اسکی یہی نشانی ہے کہ اس پیشگوئی کے اثر سے اپنے وکیل لیکھرام کو بچالو اور جہاں تک ممکن ہے اس کے لئے دُعائیں کرو اور دُعاؤں کے لئے مہلت بہت تھی لیکن خدا کے قہری ارادہ کو وہ لوگ بدل نہ سکے۔ یقیناً سمجھنا چاہیئے کہ جو چھری لیکھرام پر چلائی گئی، یہ وُہی چھری

تھی جو وہ کئی برس تک ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی میں چلاتا رہا۔ پس وہی زبان کی تیزی چھری کی شکل پر متمثل ہو کر اُسکے پیٹ میں گھس گئی۔ جبتک آسمان پر چھری نہ چلے زمین پر ہرگز چل نہیں سکتی۔ لوگ سمجھتے ہونگے کہ لیکھرام اب مارا گیا۔ لیکن میں تو اُس وقت سے مقتول سمجھتا تھا جب میرے پاس ایک فرشتہ خونی شکل میں آیا اور اُس نے پُوچھا کہ "لیکھرام کہاں ہے"۔ چنانچہ یہ سب مضمون اُن پیشگوئیوں میں پڑھوگے۔ جو ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

اوّل (اشتہار بیس فروری ۱۸۸۶ء میں پنڈت لیکھرام کی نسبت صرف اس قدر صفحہ ۴ میں پیشگوئی ہے) کہ لیکھرام صاحب پشاوری کی قضا و قدر وغیرہ کے متعلق غالباً اِس رسالہ میں بقید وقت و تاریخ کچھ تحریر ہوگا۔ اگر کسی صاحب پر کوئی ایسی پیشگوئی شاق گذرے تو وہ مجاز ہیں کہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء سے یا اُس تاریخ سے جو کسی اخبار میں پہلی دفعہ یہ مضمون شائع ہو ٹھیک ٹھیک دو ہفتہ کے اندر اپنی دستخطی تحریر سے مجھ کو اطلاع دیں تا وہ پیشگوئی جسکے ظہور سے وہ ڈرتے ہیں اندراج رسالہ سے علیحدہ رکھی جائے اور موجب دل آزاری سمجھ کر کسی کو اُسپر مطلع نہ کیا جائے۔ اور کسی کو اُسکے وقتِ ظہور سے خبر نہ دیجائے۔ پھر بعد اسکے پنڈت لیکھرام کا کارڈ پہنچا کہ مَیں اجازت دیتا ہوں کہ میری موت کی نسبت پیشگوئی کیجائے مگر میعاد مقرر ہونی چاہیئے۔ پھر بعد اسکے مفصلہ ذیل الہامات ہوئے۔

دوم۔ الہام مندرجہ رسالہ کرامات الصّادقین مطبوعہ صفر ۱۳۱۱ھ ہجری وعدنی ربّی واستجاب دُعائی فی رجل مُفسدٍ عدو اللہ ورسُولہ المسمی لیکھرام الفشاوری واخبرنی انہ من الھالکین۔ انہ کان یسبّ نبی اللہ ویتکلم فی شانہ بکلمات خبیثۃ۔ فدعوت علیہ۔ فبشرنی ربّی بموتہ فی ستۃ سنۃٍ انّ فی ذٰلک لاٰیۃ لِلطّالبین۔ یعنی خدا تعالیٰ نے ایک دشمن اللہ اور رسول کے بارے میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالتا ہے اور ناپاک کلمے زبان پر لاتا ہے جس کا نام لیکھرام ہے مجھے وعدہ دیا اور میری دُعا سُنی اور جب مَیں نے اُسپر بددُعا کی تو خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ چھ سال کے اندر ہلاک ہو جائے گا۔ یہ اُن کے لئے نشان ہے جو

سچے مذہب کو ڈھونڈتے ہیں۔

سوم۔ الہام مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء مشمولہ کتاب آئینہ کمالات اسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عجب نوریست در جان محمدؐ	عجب لعلے است در کان محمدؐ	ز ظلمت ہا دلے آنگہ شود صاف	کہ گردد از محبان محمدؐ
عجب دارم دل آں ناکساں را	کہ رو تابند از خوان محمدؐ	ندانم ہیچ نفسے در دو عالم	کہ دارد شوکت شان محمدؐ
خدا زاں سینہ بیزار است صد بار	کہ ہست از کینہ داران محمدؐ	خدا خود سوزد آں کرم دنی را	کہ باشد از عدوّان محمدؐ
اگر خواہی نجات از مستی نفس	بیا در ذیل مستان محمدؐ	اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت	بشو از دل ثنا خوان محمدؐ
اگر خواہی دلیلے عاشقش باش	محمدؐ ہست برہان محمدؐ	سرے دارم فدائے خاک احمدؐ	دلم ہر وقت قربان محمدؐ
بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم	نثار روئے تابان محمدؐ	دریں رہ گر کشندم ور بسوزند	نتابم رو ز ایوان محمدؐ
بکار دیں نترسم از جہانے	کہ دارم رنگ ایمان محمدؐ	بسے سہل ست از دنیا بریدن	بیاد حسن و احسان محمدؐ
فدا شد در رہش ہر ذرہ من	کہ دیدم حسن پنہان محمدؐ	دگر استاد را نامے ندانم	کہ خواندم در دبستان محمدؐ
بدیگر دلبرے کارے ندارم	کہ ہستم کشتۂ آن محمدؐ	مرا آں گوشۂ چشمے بباید	نخواہم جز گلستان محمدؐ
دل زارم بہ پہلویم مجوئید	کہ بستیمش بداماں محمدؐ	من آں خوش مرغ از مرغان قدسم	کہ دارد جا بہ بستان محمدؐ
تو جان ما منور کردی از عشق	فدایت جانم اے جان محمدؐ	دریغا گر دہم صد جاں دریں راہ	نباشد نیز شایان محمدؐ
چہ ہیبت ہا بدادند ایں جواں را	کہ ناید کس بمیدان محمدؐ	الا اے دشمن نادان و بے راہ	بترس از تیغ بران محمدؐ
رہ مولیٰ کہ گم کردند مردم	بجو در آل و اعوان محمدؐ	الا اے منکر از شان محمدؐ	ہم از نور نمایان محمدؐ

کرامت گرچہ بے نام و نشان است — بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک پیشگوئی

واضح ہو کہ اس عاجز نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جو اس کتاب کے ساتھ شامل

کیا گیا تھا اندرمن مُراد آبادی اور لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی کہ اگر وہ خواہشمند ہوں تو اُنکی قضا و قدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں۔ سو اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعتراض کیا اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا۔ لیکن لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اِس عاجز کیطرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کردو میری طرف سے اجازت ہے۔ سو اُسکی نسبت جب توجہ کی گئی تو اللہ جلشانہٗ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔

عِجْلٌ جَسَدٌ لَهٗ خُوَارٌ۔ لَهٗ نَصَبٌ وَ عَذَابٌ

یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جسکے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے۔ اور اس کیلئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اُسکو مل رہے گا۔ اور اسکے بعد آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے۔ اِس عذاب کا وقت معلوم کرنے کیلئے توجہ کی گئی تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو بیس ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی اُن بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ سو اب مَیں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ ۶ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا* عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اسکی رُوح سے میرا یہ نطق ہے۔ اور اگر میں اِس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر یک سزا کے بھگتنے کے لئے مَیں طیار ہوں۔ اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسّہ ڈالکر کسی سُولی پر کھینچا جائے اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رُسوائی ہے۔ زیادہ اس سے کیا لکھوں ✦

* اب آریوں کو چاہیئے کہ سب ملکر دُعا کریں کہ یہ عذاب اُنکے وکیل سے ٹل جائے ✦

واضح رہے کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت بے ادبیاں کی ہیں جن کے تصور سے بھی بدن کانپتا ہے۔ اُسکی کتابیں عجیب طور کی تحقیر اور توہین اور دُشنام دہی سے بھری ہوئی ہیں کون مسلمان ہے جو اُن کتابوں کو سُنے اور اُس کا دل اور جگر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو۔ با ایں ہمہ شوخی و خیرگی یہ شخص سخت جاہل ہے عربی سے ذرہ مس نہیں بلکہ دقیق اُردو لکھنے کا بھی مادہ نہیں۔ اور یہ پیشگوئی اتفاقی نہیں بلکہ اس عاجز نے خاص اسی مطلب کے لئے دُعا کی جس کا یہ جواب ملا۔ اور یہ پیشگوئی مسلمانوں کے لئے بھی نشان ہے کاش وہ حقیقت کو سمجھتے اور اُن کے دل نرم ہوتے۔ اَب مَیں اُسی خدائے عزوجل کے نام پر ختم کرتا ہوں جس کے نام سے شروع کیا تھا۔ والحمد للہ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ رسولہ محمّدن المصطفٰے افضل الرسل وخیر الورٰی سیدنا وسیّد کل ما فی الارض والسّما۔ خاکسار میرزا غلام احمدؐ از قادیان

ضلع گورداسپورہ (۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)۔

چہارم۔ جواب اعتراض مندرجہ ٹائیٹل پیج برکات الدعا معہ خبر مندرجہ حاشیہ صفحہ ۴ ٹائیٹل پیج)۔

نمونہ دُعائے مستجاب

انیس ہند میرٹھ اور ہماری پیشگوئی پر اعتراض

اس اخبار کا پرچہ مطبوعہ ۲۵- مارچ ۱۸۹۳ء جس میں میری اس پیشگوئی کی نسبت جو لیکھرام پشاوری کے بارے میں مَیں نے شائع کی تھی کچھ نکتہ چینی ہے مجھ کو ملا۔ مجھے معلوم ہُوا ہے کہ بعض اور اخباروں پر بھی یہ کلمۃ الحق شاق گذرا ہے۔ اور حقیقت میں میرے لئے خوشی کا مقام ہے کہ یُوں خود مخالفوں کے ہاتھوں اس کی شہرت اور اشاعت ہو رہی ہے۔ سو مَیں اس وقت اس نکتہ چینی کے جواب میں صرف اس قدر لکھنا کافی سمجھتا ہوں کہ جس طور اور طریق سے خدا تعالیٰ نے چاہا اسی طور سے کیا میرا اسمیں دخل نہیں۔ ہاں یہ سوال کہ ایسی پیشگوئی مفید نہیں ہوگی اور اس میں شبہات باقی رہ جائینگے۔ اِس اعتراض کی نسبت مَیں خُوب سمجھتا ہوں کہ یہ پیش از وقت ہے۔ مَیں اس بات کا خود اقراری ہوں اور اب پھر اقرار کرتا ہوں کہ اگر جیسا کہ معترضوں نے خیال فرمایا ہے پیشگوئی کا ماحصل آخرکار

یہی نکلا کہ کوئی معمولی تپ آیا یا معمولی طور پہ کوئی درد ہؤا یا ہیضہ ہؤا اور پھر اصلی حالت صحت کی قائم ہو گئی تو وہ پیشگوئی متصور نہیں ہوگی۔ اور بلا شبہ ایک مکر اور فریب ہوگا۔ کیونکہ ایسی بیماریوں سے تو کوئی بھی خالی نہیں۔ ہم سب کبھی نہ کبھی بیمار ہو جاتے ہیں۔ پس اِس صُورت میں مَیں بلاشبہ اُس سزا کے لائق ٹھہرونگا جس کا ذِکر مَیں نے کیا ہے لیکن اگر پیشگوئی کا ظہور اس طور سے ہؤا کہ جس میں قہر الٰہی کے نشان صاف صاف اور کھُلے طور پر دکھائی دیں تو پھر سمجھو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ پیشگوئی کی ذاتی عظمت اور ہیبت دِنوں اور وقتوں کے مقرر کرنے کی محتاج نہیں۔ اس بارے میں تو زمانہ نزول عذاب کی ایک حد مقرر کر دینا کافی ہے۔ پھر اگر پیشگوئی فی الواقعہ ایک عظیم الشان ہیبت کے ساتھ ظہور پذیر ہو تو وہ خود دِلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اور یہ سارے خیالات اور یہ تمام نکتہ چینیاں جو پیش از وقت دِلوں میں پَیدا ہوتی ہیں ایسی معدوم ہو جاتی ہیں کہ منصف مزاج اہل الرائے ایک انفعال کے ساتھ اپنی رایوں سے رجوع کرتے ہیں۔ ماسوا اِسکے یہ عاجز بھی تو قانونِ قدرت کے تحت میں ہے۔ اگر میری طرف سے بُنیاد اس پیشگوئی کی صرف اسی قدر ہے کہ مَیں نے صرف یاوہ گوئی کے طور پر چند احتمالی بیماریوں کو ذہن میں رکھ کر اور اٹکل سے کام لیکر یہ پیشگوئی شائع کی ہے تو جس شخص کی نسبت یہ پیشگوئی ہے وہ بھی تو ایسا کر سکتا ہے کہ انھیں اٹکلوں کی بُنیاد پر میری نسبت کوئی پیشگوئی کر دے۔ بلکہ مَیں راضی ہوں کہ بجائے چھ برس کے جو مَیں نے اُسکے حق میں میعاد مقرر کی ہے وہ میرے لئے دس لکھدے۔ لیکھرام کی عمر اسوقت شائد زیادہ سے زیادہ تیس برس کی ہوگی اور وہ ایک جوان قوی ہیکل عمدہ صحت کا آدمی ہے۔ اور اِس عاجز کی عمر اسوقت پچاس برس سے کچھ زیادہ ہے اور ضعیف اور دائم المرض اور طرح طرح کے عوارض میں مبتلا ہے۔ پھر باوجود اِسکے مقابلہ میں خود معلوم ہو جائیگا کہ کونسی بات انسان کی طرف سے ہے اور کونسی بات خدا تعالیٰ کی طرف سے۔

اور معترض کا یہ کہنا کہ ایسی پیشگوئیوں کا اب زمانہ نہیں ہے ایک معمولی فقرہ ہے

جو اکثر لوگ مُنہ سے بولدیا کرتے ہیں۔ میری دانست میں تو مضبوط اور کامل صداقتوں کے
قبول کرنے کے لئے یہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ شائد اِس کی نظیر پہلے زمانوں میں کوئی بھی
مل نہ سکے۔ ہاں اس زمانہ سے کوئی فریب اور مکر مخفی نہیں رہ سکتا۔ مگر یہ تو راستبازوں
کیلئے اور بھی خوشی کا مقام ہے کیونکہ جو شخص فریب اور سچ میں فرق کرنا جانتا ہے وُہی سچائی
کی دل سے عزت کرتا ہے اور بخوشی اور دَوڑ کر سچائی کو قبول کر لیتا ہے۔ اور سچائی میں کچھ
ایسی کشش ہوتی ہے کہ وہ آپ قبول کرالیتی ہے۔ ظاہر ہے کہ زمانہ صدہا ایسی نئی باتوں
کو قبول کرتا جاتا ہے جو لوگوں کے باپ دادوں نے قبول نہیں کی تھیں۔ اگر زمانہ صداقتوں
کا پیاسا نہیں تو پھر کیوں ایک عظیم الشان انقلاب اِسمیں شروع ہے۔ زمانہ بیشک حقیقی
صداقتوں کا دوست ہے نہ دشمن۔ اور یہ کہنا کہ زمانہ عقلمند ہے اور سیدھے سادھے
لوگوں کا وقت گذر گیا ہے۔ یہ دُوسرے لفظوں میں زمانہ کی مذمت ہے۔ گویا یہ زمانہ ایک
ایسا بد زمانہ ہے کہ سچائی کو واقعی طور پہ سچائی پاکر پھر اُس کو قبول نہیں کرتا۔ لیکن میں ہرگز
قبول نہیں کرونگا کہ فی الواقع ایسا ہی ہے۔ کیونکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ زیادہ تر میری طرف
رجوع کرنے والے اور مجھ سے فائدہ اُٹھانے والے وُہی لوگ ہیں جو نو تعلیم یافتہ ہیں۔
جو بعض اُن میں سے بی اے اور ایم اے تک پہنچے ہوئے ہیں۔ اور مَیں یہ بھی دیکھتا
ہوں کہ یہ نو تعلیم یافتہ لوگوں کا گروہ صداقتوں کو بڑے شوق سے قبول کرتا جاتا ہے۔ اور صرف
اسی قدر نہیں بلکہ ایک نومسلم اور تعلیمیافتہ یورپین انگریزوں کا گروہ جنکی سکونت مدراس کے
احاطہ میں ہے ہماری جماعت میں شامل اور تمام صداقتوں پہ یقین رکھتے ہیں۔

اب مَیں خیال کرتا ہوں کہ مَیں نے وُہ تمام باتیں لکھدی ہیں جو ایک خدا ترس آدمی کے
سمجھنے کیلئے کافی ہیں۔ آریوں کا اختیار ہے کہ میرے اِس مضمون پر بھی اپنی طرف سے جسطرح
چاہیں حاشیے چڑھائیں مجھے اِس بات پر کچھ بھی نظر نہیں کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ اِس
وقت اِس پیشگوئی کی تعریف کرنا یا مذمت کرنا دونوں برابر ہیں۔ اگر یہ خدا تعالےٰ کی
طرف سے ہے اور مَیں خوب جانتا ہوں کہ اُسی کی طرف سے ہے تو ضرور ہیبت ناک
نشان کے ساتھ اِس کا وقوعہ ہوگا اور دِلوں کو ہلادے گا۔ اور اگر اسکی طرف سے نہیں

تو پھر میری ذلت ظاہری ہو گی۔ اور اگر مَیں اُسوقت رکیک تاویلیں کرونگا تو یہ اور بھی ذلت کا موجب ہو گا۔ وہ ہستی قدیم اور وہ پاک و قدوس جو تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے وہ کاذب کو کبھی عزت نہیں دیتا۔ یہ بالکل غلط بات ہے کہ لیکھرام سے مجھ کو کوئی ذاتی عداوت ہے۔ مجھ کو ذاتی طور پر کسی سے بھی عداوت نہیں بلکہ اس شخص نے سچائی سے دشمنی کی اور ایک ایسے کامل اور مقدس کو جو تمام سچائیوں کا چشمہ تھا، توہین سے یاد کیا۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اپنے ایک پیارے کی دُنیا میں عزت ظاہر کرے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ۔

لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک اور خبر مندرجہ حاشیہ ٹائیٹل پیج برکات الدعا

آج جو ۲۔ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴ ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اُسکے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ مَیں نے نظر اُٹھاکر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے گویا انسان نہیں ملائک شداد غلاظ میں سے ہے۔ اور اس کی ہیبت دِلوں پر طاری تھی۔ اور مَیں اُس کو دیکھتا ہی تھا کہ اُس نے مجھ سے پُوچھا کہ "لیکھرام کہاں ہے" اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے؟ تب مَیں نے اُس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اُس دُوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے۔ مگر مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دُوسرا شخص کون ہے۔ ہاں یہ یقینی طور پر یاد رہا ہے کہ وہ دُوسرا شخص انھیں چند آدمیوں سے تھا جن کی نسبت مَیں اشتہار دے چکا ہوں۔ اور یہ یکشنبہ کا دِن اور ۴ بجے صبح کا وقت تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ۔

لیکھرام کی نسبت آریوں کے خیالات اُسکے قتل کئے جانے کے بعد

اخبار عام مطبوعہ چہار شنبہ ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء میں میری نسبت اشارہ کرکے یہ لکھا ہے کہ "ایک عیسائی ڈپٹی صاحب کی نسبت پیشگوئی فوت ہونے کی درعرصہ ایک سال مشتہر کیگئی تھی اور اخباروں میں اسکی چرچا تھی۔ اور خدانخواستہ اُن ایام میں اگر ڈپٹی صاحب کے ساتھ ایسا واقعہ ہو جاتا (یعنی قتل کا واقعہ) جس کا خمیازہ لیکھرام صاحب کو بھگتنا پڑا ہے تب اور صُورت تھی"۔ اب ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب کی اس تقریر کا کیا مطلب ہے۔ بس یہی مطلب ہے کہ اگر ڈپٹی آتھم صاحب قتل ہو جاتے تو ایڈیٹر صاحب کے خیال میں گورنمنٹ کو پیشگوئی کرنیوالے کی نسبت فی الفور توجہ پیدا ہوتی اور وہ تفتیش ہوتی جو اَب نہیں ہے۔ غالباً اِس تقریر سے ایڈیٹر صاحب کی کوئی نیت نیک ہوگی۔ مگر چونکہ وہ ایک سطحی خیال اور خلاف واقعہ سمجھ کا ایک داغ ساتھ رکھتی ہے اس لئے افسوس کی جگہ ہے۔ ایڈیٹر صاحب کی تقریر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آتھم کی نسبت پیشگوئی پُوری نہیں ہُوئی۔ لیکن ہم مختصر طور پر یاد دلاتے ہیں کہ وہ پیشگوئی بڑی صفائی سے پوری ہوئی۔ آتھم صاحب میرے ایک پُرانے ملاقاتی تھے۔ انہوں نے ایک مرتبہ زبانی اور ایک خاص رُقعہ کے ذریعہ سے بھی الحاح کیا تھا کہ اگر میری نسبت کوئی پیشگوئی ہو اور وہ سچی نکلی تو مَیں کسی قدر اپنی اصلاح کرونگا۔ سو خدا نے اُن کی نسبت یہ پیشگوئی ظاہر کی کہ وہ پندرہ مہینے کے عرصہ میں ہاویہ میں گرینگے مگر اس شرط سے کہ اس عرصہ میں حق کی طرف انہوں نے رجوع نہ کیا ہو۔ پس چونکہ خدا کی پیشگوئی میں ایک شرط تھی اور آتھم صاحب خوفناک ہو کر اس شرط کے پابند ہو گئے تھے پس ضرور تھا کہ وہ اُس شرط سے فائدہ اُٹھاتے۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ خدا کی شرط پر کوئی عمل کرکے پھر اُس سے نفع نہ اُٹھائے۔ لہذا شرط کی تاثیر سے اُن کی مَوت میں کسی قدر تاخیر ہو گئی۔ اگر کہو کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ دِل میں اُنہوں نے اسلام کی طرف رجوع کر لیا تھا، یا اُن پر اِسلامی پیشگوئی کا خوف غالب آگیا تھا۔ تو جواب اِس کا یہ ہے کہ جب خدا نے مجھے اطلاع دی

کہ آتھم نے شرط سے فائدہ اُٹھایا ہے اور اُسکی موت میں ہم نے کچھ تاخیر ڈالدی تو مَیں نے آتھم صاحب کو چار ہزار روپیہ کے انعام پر قسم کھانے کیلئے بُلایا کہ اگر درپردہ اسلام کیطرف رجوع نہیں کیا یا اسلامی ہیبت اُنکے دِل پر طاری نہیں ہوئی تو چاہیئے کہ میدان میں آکر قسم کھائیں۔ یا اگر قسم نہیں تو نالش کرکے اپنے اس خوف کے وجوہ کو جس کا اُن کو اقرار ہے بپایۂ اثبات پہونچاویں۔ مگر اُنہوں نے نہ قسم کھائی نہ نالش کی، باوجودیکہ اُنکو صاف اقرار تھا کہ میں میعاد پیشگوئی کے اندر ڈرتا رہا۔ مگر اسلامی ہیبت سے نہیں بلکہ تعلیم یافتہ سانپ اور حملوں وغیرہ سے۔ اور چونکہ وُہ خوف کو چُھپا نہ سکے۔ اِس لئے یہ بہانے بنائے اور ثبوت کچھ نہ دیا۔ اور اسی وجہ سے اُنکو قسم کی طرف بلایا گیا تھا۔ تا اگر وُہ سچّے ہیں تو قسم کھالیں۔ مگر باوجود چار ہزار روپیہ نقد دینے کے قسم نہ کھائی۔ نہ نالش سے اپنے ان بہتانوں کو ثابت کیا۔ یہاں تک کہ قبر میں داخل ہو گئے۔ میرے الہام میں یہ بھی تھا کہ اگر آتھم سچّی گواہی نہیں دیگا اور نہ قسم کھائیگا تب بھی اصرار کے بعد جلد مرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا اور آتھم صاحب میرے آخری اشتہار سے **سات مہینے** کے اندر مر گئے۔ اور عجیب تر یہ کہ اُنکے اِس تمام قصّہ کی بارہ برس قبل از وقوع براہین احمدیہ کے الہامات میں خبر موجود ہے۔ دیکھو صفحہ ۲۴۱ براہین احمدیہ۔ پھر ایسی صاف اور روشن پیشگوئی کی نسبت یہ گمان کرنا کہ وہ پُوری نہیں ہوئی کس قدر انصاف کا خون کرنا ہے۔ کیا آتھم صاحب کی اِس پیشگوئی میں کوئی شرط نہیں تھی؟ اور اگر تھی تو کیا آتھم صاحب نے اپنے اقوال اور افعال سے اس شرط کا پُورا ہونا ثابت نہیں کیا؟ کیا آتھم صاحب میرے اِس الزام کو قبر میں ساتھ نہیں لے گئے کہ اُنہوں نے خوف کا اقرار کرکے پھر یہ ثابت کرکے نہ دِکھلایا کہ وہ خوف کسی تعلیم یافتہ سانپ وغیرہ حملوں کی وجہ سے تھا۔ نہ اسلامی پیشگوئی کے رُعب کی وجہ سے۔ وہ ہمیشہ مباحثات کیا کرتے تھے مگر پیشگوئی کے بعد ایسے چُپ ہوئے کہ چُپ ہونے کی حالت میں ہی گذر گئے ۔

پس پیشگوئی تین طور سے پُوری ہوئی **اوّل** اپنی شرط کی رُو سے کہ شرط پر عمل کرنے سے اُس کا فائدہ آتھم کو دیا گیا۔ **دوم** اخفائے شہادت کے بعد جو وعدہ موت تھا اس وعدہ

کے رو سے۔ سوم براہین احمدیہ کے اس الہام کے رو سے جو اس واقعہ سے بارہ برس پہلے ہو چکا تھا۔ اب سوچو کہ اس سے بڑھ کر اگر کسی پیشگوئی میں صفائی ہوگی تو اور کیا ہوگی۔ اگر کوئی سچائی کو چھوڑ کر باتیں بناوے تو ہم اس کا مُنہ بند نہیں کر سکتے۔ لیکن آتھم کی نسبت جو الہام کے الفاظ ہیں وہ ایسے صاف ہیں کہ ایک حق کے طالب کو بجز ان کے ماننے کے کچھ بن نہیں پڑتا۔ اور براہین احمدیہ کا الہام جو آتھم صاحب کی نسبت ہے۔ جو بارہ برس پہلے اس پیشگوئی سے تقریباً تمام اسلامی دُنیا میں شائع ہو چکا ہے۔ اِسپر غور کرنے والے تو سجدہ میں گرینگے کہ کیسا عالم الغیب خدا ہے جس نے پہلے سے ان تمام آیندہ واقعات اور جھگڑوں کی خبر دیدی ٭

چونکہ اکثر اہل دُنیا کو آجکل اُس برتر ہستی پر ایمان نہیں ہے اس لئے اُن کے خیالات بہ نسبت اسکے کہ نیک ظنی کیطرف جائیں بد ظنی کیطرف زیادہ جاتے ہیں۔ یہ بالکل غلطی ہو کہ گورنمنٹ نے لیکھرام کے مقدمہ میں سُستی کی ہے اور آتھم کے مقدمہ میں اگر وہ قتل ہو جاتا تو سُستی نہ کرتی۔ ہم کہتے ہیں کہ بیشک یہ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ ہندو اور مسلمانوں کو دونوں آنکھوں کی طرح برابر دیکھے۔ کسی کی رعایت نہ کرے جیسا کہ فی الواقعہ یہ عادل گورنمنٹ ایسا ہی کر رہی ہے۔ لیکن میں پُوچھتا ہوں کہ کیا کوئی گورنمنٹ خدا سے بھی لڑ سکتی ہے۔ بیشک گورنمنٹ کا فرض ہے کہ کسی نابکار خونی کو پکڑے، اُسکو پھانسی دے اور بدتر سے بدتر سزا کے ساتھ اُس کو تنبیہ کرے تا دوسرے عبرت پکڑیں اور ملک میں امن قائم رہے۔ اگر آتھم قتل ہو جاتا تو بیشک وہ شخص پھانسی ملتا جو آتھم کا قاتل ہوتا۔ اِسی طرح جب ثابت ہوگا کہ لیکھرام کا فلاں شخص قاتل ہے اور وہ گرفتار ہوگا تو ایسا ہی وہ بھی پھانسی ملے گا۔ گورنمنٹ کا اس میں کیا قصور ہے؟ اور کونسی سُستی؟ کس قاتل کو آریہ صاحب کس ثبوت کے ساتھ گرفتار کرانا چاہتے ہیں جسکے پکڑنے میں گورنمنٹ متامل ہے؟ لیکن گورنمنٹ خدا کی پیشگوئیوں میں دخل نہیں دے سکتی۔ جسقدر گورنمنٹ اسکی طرف توجہ کریگی، اسی قدر ان پیشگوئیوں کو آسمانی اور بےلوث اور پاک پائیگی۔ آخر یہ گورنمنٹ اہل کتاب ہے اور اُس خدا سے مُنکر نہیں ہے جو پوشیدہ بھیدوں کو جانتا ہے اور آنے والے زمانہ کی ایسے

طور سے خبر دے سکتا ہی کہ گویا وُہ موجود ہے۔ کیا چھ سال کی میعاد بیان کرنا اور عید کے دُوسرے دن کا پتہ دینا اور صُورتِ موت بیان کر دینا یہ خُدا سے ہونا محال ہے؟ اگر خُدا سے محال ہے تو ان قیدوں کے ساتھ انسان کی ایسی پیشگوئی کیونکر ممکن ہی۔ کیا دُور دراز عرصہ سے ایسی صحیح خبریں دینا انسان کا کام ہے؟ اگر ہے تو اسکی دُنیا میں کوئی نظیر پیش کرو۔ گورنمنٹ کو یہ فخر ہونا چاہیئے کہ اِس مُلک میں اور اسکے زمانہ بادشاہت میں خُدا اپنے بعض بندوں سے وہ تعلق پیدا کر رہا ہی کہ جو قصّوں اور کہانیوں کے طور پر کتابوں میں لکھا ہوا ہی۔ اِس مُلک پر یہ رحمت ہے کہ آسمان زمین سے نزدیک ہو گیا ہی۔ ورنہ دُوسرے ملکوں میں اِسکی نظیر نہیں!

یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ مختلف مقامات پنجاب سے کئی خط میرے پاس پہنچے ہیں جنمیں بعض آریہ صاحبوں کے جوشوں اور نامُناسب منصوبوں کا تذکرہ ہے۔ میرے پاس وہ خط بحفاظت موجود ہیں۔ اور اِس جگہ کے بعض آریہ کو مَیں نے وہ خط دکھلا دیئے ہیں۔ چنانچہ ایک خط جو گوجرانوالہ سے ایک معزز اور رئیس کا مجھ کو پہنچا ہے۔ اس کا مضمون یہ ہے کہ "اِس جگہ دو دن تک جلسہ ماتم لیکھرام ہوتا رہا اور قاتل کے گرفتار کنندہ کے لئے ہزار روپیہ انعام قرار پایا ہے اور دو سَو اسکے لئے جو نشان دہی کرے۔ اور خارجًا سُنا گیا ہے کہ ایک خفیہ انجمن آپ کے قتل کے لئے منعقد ہوئی ہے*۔ اور اِس انجمن کے ممبر قریب قریب شہروں کے لوگ (جیسے لاہور، امرتسر، بٹالہ اور خاص گوجرانوالہ کے ہیں) منتخب ہوئے ہیں۔ اور تجویز یہ ہے کہ بیس ہزار روپیہ چندہ ہو کر کسی شریر طامع کو اس کام کیلئے مامور کریں تا وہ موقعہ پا کر قتل کر دے* چنانچہ دو ہزار روپیہ تک چندہ کا بندوبست ہو بھی گیا ہے۔ باقی دوسرے شہروں اور دیہات سے وصول کیا جائیگا۔" پھر بعد اِس کے

* یہی خبر اجمالاً پیسہ اخبار میں بھی لکھی ہے۔ منہ

* براہین احمدیہ کا وہ الہام یعنی یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ جو سترہ برس سے شائع ہو چکا ہے اُسکے اسوقت خوب معنے کھلے یعنی یہ الہام حضرت عیسٰے کو اُسوقت بطور تسلّی ہوُا تھا جب یہود اُنکے مصلوب کرنیکے لئے کوشش کر رہے تھے۔ اور اسجگہ بجائے یہود ہنود کوشش کر رہے ہیں اور الہام کے یہ معنے ہیں کہ مَیں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا۔ دیکھو اس واقعہ نے عیسٰی کا نام اِس عاجز پر کیسے چسپاں کر دیا ہے۔ منہ

صاحب راقم لکھتے ہیں کہ "اگرچہ آپ حافظ حقیقی کی حمایت میں ہیں تاہم رعایت اسباب ضروری ہے۔ اور میرے نزدیک ایسے وقت میں شریر مُسلمانوں سے بھی پرہیز لازم ہے کیونکہ وہ طامع اور بدباطن ہیں۔ کچھ تعجب نہیں کہ وہ بظاہر بیعت میں داخل ہو کر آریوں کی طمع دہی سے اِس کام کے لئے جُرأت کریں"۔ پھر صاحب راقم لکھتے ہیں کہ "مجھے یہ بھی معلوم ہؤا ہے کہ اس مشورہ قتل کے سرگروہ اس شہر کے بعض وکیل اور چند عُہدہ دار سرکاری اور بعض آریہ رئیس و سرکردگان لاہور کے ہیں۔ جسقدر مجھے خبر پہنچی ہے میں نے عرض کر دیا واللہ اعلم"۔ اور اسی کا مصدق ایک خط پنڈ دادنخان سے اور کئی اور جگہ سے پہنچے ہیں اور مضمون قریب قریب ہے۔ یہ سب خط محفوظ ہیں۔ اور جس جوش کو بعض آریہ صاحبوں کے اخبار نے ظاہر کیا ہے وہ بتلا رہا ہے کہ ایسے جوش کے وقت یہ خیالات بعید نہیں ہیں۔ چنانچہ ضمیمہ اخبار پنجاب سماچار لاہور میں میری نسبت یہ چند سطریں لکھی ہیں: "ایک حضرت نے شاید اپنی مصنّفہ کتاب موعود مسیحی میں یہ پیشگوئی بھی کی کہ پنڈت لیکھرام چھ سال کے عرصہ میں عید کے دن نہایت دردناک حالت میں مریگا۔ یہ پیشگوئی اب قریب تھی کیونکہ غالباً ۱۸۹۷ء چھٹا سال تھا اور ۵۔ مارچ ۱۸۹۷ء آخری عید چھٹے سال کی تھی۔ علانیہ بذریعہ تحریر و تقریر کہا کرتے تھے کہ پنڈت کو مار ڈالینگے۔ اور مزید برآں یہ کہ پنڈت اس عرصہ میں اور فلاں دن میں ایک دردناک حالت میں مریگا۔ کیا آریہ دھرم کے اِس مخالف اور چند ایک کتب کے ایک خاص مصنّف کو (یعنی اِس عاجز کو) اِس سازش سے کوئی تعلق نہیں ہے؟" اس اخبار والے نے اور ایسا ہی دُوسروں نے اِس پیشگوئی سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ یہ ایک منصوبہ تھا جو پیشگوئی کے طور پر مشہور کیا گیا۔ جیسا کہ وُہ اسی اخبار کے دُوسرے صفحہ میں لکھتا ہے کہ "یہ قتل کئی ایک اشخاص کی مُدت کی سوچی اور سمجھی ہوئی اور پختہ سازش کا نتیجہ ہے"۔ ہم اِس بات کو خود مانتے اور قبول کرتے ہیں کہ پیشگوئی کی تشریح میں بار بار تفہیم الٰہی سے یہی لکھا گیا تھا۔ کہ وہ ہیبت ناک طور پر ظہور میں آئیگی۔ اور نیز یہ کہ لیکھرام کی موت کسی بیماری سے نہیں ہوگی۔ بلکہ خدا کسی ایسے کو اُس پر مُسلط کریگا جس کی آنکھوں سے خُون ٹپکتا ہوگا۔ مگر جو پنجاب

سماچار دہم مارچ ۱۸۹۷ء میں الہام کے حوالہ سے عید کا دن لکھا ہے یہ اسکی غلطی ہے الہام کی عبارت یہ ہے ستعرف یوم العید والعید اقرب یعنی تو اُس نشان کے دن کو جو عید کی مانند ہے پہچان لیگا اور عید اس نشان کے دن سے بہت قریب ہوگی۔ یہ خدا نے خبر دی ہے کہ عید کا دن قتل کے دن کے ساتھ ملا ہوا ہوگا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ عید جمعہ کو ہوئی اور شنبہ کو جو شوال ۱۳۱۴ھ کی دوسری تاریخ تھی لیکھرام قتل ہو گیا۔

سو اِس تمام پیشگوئی کا ماحصل یہ ہے کہ یہ ایک ہیبت ناک واقعہ ہوگا جو چھ سال کے اندر وقوع میں آئے گا۔ اور وہ دن عید کے دن سے ملا ہوا ہوگا۔ یعنی دوسری شوال کی ہوگی۔

اب سوچو کیا یہ انسان کا کام ہے کہ تاریخ بتلائی گئی۔ دن بتلایا گیا۔ سبب موت بتلایا گیا۔ اور اس حادثہ کا وقوعہ ہیبت ناک طرز سے ظہور میں آنا بتلایا گیا۔ اِس کا تمام نقشہ برکات الدعا کے مضمون میں کھینچکر دکھلایا گیا۔ کیا یہ کسی منصوبہ باز کا کام ہو سکتا ہے کہ چھ برس پہلے ایسے صریح نشانوں کے ساتھ خبر دیدے اور وہ خبر پوری ہو جائے۔ توریت گواہی دیتی ہے کہ جھوٹے نبی کی پیشگوئی کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ خدا اُسکے مقابل پر کھڑا ہو جاتا ہے تا دُنیا تباہ نہ ہو جیسا کہ لیکھرام نے بھی ایک دُنیوی چالاکی سے اُنھیں دنوں میں میری نسبت یہ اشتہار دیا تھا کہ تم تین برس کے عرصہ تک مر جاؤ گے۔ پس کیوں وہ کسی قاتل سے سازش نہ کر سکا تا اُسکی بات پوری ہوتی۔

ایک اور بات سوچنے کے لایق ہے کہ یہ بدگمانی کہ اُنکے کسی مُرید نے مار دیا ہوگا یہ شیطانی خیال ہے۔ ہر یک دانا سمجھ سکتا ہے کہ مُریدوں کا مُرشد کے ساتھ ایک نازک تعلق ہوتا ہے اور اعتقاد کی بنا تقویٰ اور طہارت اور نیکو کاری پر ہوتی ہے۔ لوگ جو کسی کے مُرید ہوتے ہیں وہ اسی نیت سے مُرید ہوتے ہیں کہ وہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ شخص باخدا ہے، اس کے دل میں کوئی فریب اور فساد کی بات نہیں۔ پس اگر وہ ایک ایسا بدکار اور لعنتی شخص ہے کہ کسی کی موت کی جھوٹی پیشگوئی اپنی طرف سے بناتا ہے اور پھر جب اسکی میعاد ختم ہونے پر ہوتی ہے تو کسی مُرید کے آگے ہاتھ جوڑتا ہے کہ اب میری عزت

رکھ لے اور اپنے گلے میں رسہ ڈال اور مجھے سچا کر کے دکھلا۔ اب مَیں منصفوں سے پُوچھتا ہوں کہ کیا ایسے پلید اور لعنتی انسان کا یہ چال چلن دیکھ کر اور یہ شیطانی منصوبہ سُنکر کوئی مُرید اُس کا معتقد رہ سکتا ہے کیا وہ مُرشد کو ایک بدکار ملعون اور فاسق فاجر خیال نہیں کریگا؟ اور کیا وہ اُسکو یہ نہیں کہیگا کہ اے بدکار ہمارے ایمان کو خراب کرنے والے کیا تیری پیشگوئیوں کی اصلیت یہی تھی۔ کیا تیرا یہ منشاء ہے کہ جُھوٹ تو تُو بولے اور رسہ دوسرے کے گلے میں پڑے اور اِس طرح تیری پیشگوئی پُوری ہو ۔

جس قدر دُنیا میں نبی اور مُرسل گذرے ہیں یا آگے۔ ماموراور محدّث ہوں کوئی شخص اُن کے مُریدوں میں اس حالت میں داخل نہیں ہو سکتا تھا اور نہ ہوگا جبکہ اُن کو مکّار اور منصوبہ باز سمجھتا ہو۔ یہ رشتہ پیری مُریدی نہایت ہی نازک رشتہ ہے۔ ادنیٰ بدظنی سے اسمیں فرق آجاتا ہے۔ مَیں نے ایکدفعہ اپنے مُریدوں کی جماعت میں دیکھا کہ بعض اُن میں سے صرف اِس وجہ سے میری نسبت شبہ میں پڑ گئے کہ مَیں نے ایک عذر بیماری سے جسکی اُنھیں اطلاع نہیں تھی نماز کے قعدہ التحیات میں دہنے پَیر کو کھڑا نہیں رکھا تھا۔ اتنی بات میں دو آدمی باتیں بنانے لگے اور شبہات میں پڑ گئے کہ یہ خلاف سُنّت ہے۔ ایکدفعہ چائے کی پیالی بائیں ہاتھ سے مَیں نے پکڑی۔ کیونکہ میرے دہنے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹی ہوئی اور کمزور ہے۔ اِسی پر بعض نے نکتہ چینی کی کہ خلاف سُنّت ہے۔ اور ہمیشہ ایسا ہوتا رہتا ہے کہ بعض تو مُرید ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر اپنی نافہمی سے ابتلا میں پڑ جاتے ہیں اور ادنے ادنیٰ خانگی امور تک نکتہ چینیاں شروع کر دیتے ہیں۔ جیساکہ حضرت موسیٰ کو بھی اسی طرح تکلیف دیتے تھے۔ کیونکہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ اُسکے پَیرو ہر ایک انسان کے قول و فعل کو راستبازی اور تقویٰ کے پیمانہ سے ناپتے ہیں۔ اور اگر اُس کے مخالف پاتے ہیں تو پھر فی الفور اُس سے الگ ہو جاتے ہیں ۔

سو سوچنا چاہیئے کہ یہ کیونکر ممکن ہو کہ ایسے لوگ اس بدمعاش شخص کے ساتھ وفا کر سکیں جس کا تمام کاروبار مکروں اور منصوبوں سے بھرا ہوا ہے۔ اور لوگوں کو ناحق کے خون کرنے کے لئے مامور کرنا چاہتا ہے تا اس کا ناک نہ کٹے اور پیشگوئی پوری ہو۔ کوئی انسان

عمداً اپنے ایمان کو برباد کرنا نہیں چاہتا۔ پھر اگر ایسی سازش میں بفرض محال کوئی مُرید شریک ہو تو تمام مُریدوں میں یہ بات کیونکر پوشیدہ رہ سکتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ہماری جماعت میں بڑے بڑے معزّز داخل ہیں بی اے۔ اور ایم اے اور تحصیلدار اور ڈپٹی کلکٹر اور اکسٹرا اسسٹنٹ اور بڑے بڑے تاجر۔ اور ایک جماعت علماء و فضلا۔ تو کیا یہ تمام لُچوں اور بدمعاشوں کا گروہ ہے؟ ہم بآواز بلند کہتے ہیں کہ ہماری جماعت نہائت نیک چلن اور مہذب اور پرہیزگار لوگ ہیں۔ کہاں ہے کوئی ایسا پلید اور لعنتی ہمارا مُرید جس کا یہ دعویٰ ہو کہ ہم نے اُس کو لیکھرام کے قتل کے لئے مامور کیا تھا؟ ہم ایسے مُرشد کو اور ساتھ ہی ایسے مُرید کو کُتّوں سے بدتر اور نہایت ناپاک زندگی والا خیال کرتے ہیں کہ جو اپنے گھر سے پیشگوئیاں بناکر پھر اپنے ہاتھ سے اپنے مکر سے اپنے فریب سے اُن کے پُوری ہونے کے لئے کوشش کرے اور کراوے۔

پس افسوس کہ اخبار پنجاب سماچار مطبوعہ ۱ مارچ میں سازش کا الزام جو ہم پر لگایا ہے یہ کس قدر سچائی کا خون ہے۔ مَیں صاحب اخبار سے پُوچھتا ہوں کہ آپ لوگوں میں بھی بڑے بڑے اوتار گذرے ہیں۔ جیسے راجہ رامچندر صاحب۔ اور راجہ کرشن صاحب۔ کیا آپ لوگ اُن کی نسبت یہ گمان کرسکتے ہیں کہ انہوں نے پیشگوئی کرکے پھر اپنی عزّت رکھنے کے لئے ایسا حیلہ کیا ہو کہ کسی اپنے چیلہ کی منّت خوشامد کی ہو کہ اُس کو اپنی کوشش سے پُوری کرکے میری عزّت رکھ لے اور پھر اُن کے چیلے اُن کو اچھا آدمی سمجھتے ہوں۔ ہاں یہ تو ہوسکتا ہے کہ ایک بدمعاش ڈاکو کے ساتھ اور چند بدمعاش جمع ہوں اور ایسے کام خفیہ طور پر کریں۔ لیکن اس میرے مُریدوں کے سلسلے میں جسکے ساتھ مہدی موعود اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی بڑے زور سے ہے یہ حرامزدگی کے کام میلان نہیں کھاسکتے۔ ہر ایک مُرید اس بلند دعوے کو دیکھ کر نہایت اعلیٰ سے اعلیٰ پرہیزگاری کا نمونہ دیکھنا چاہتا ہے۔ پس کیونکر ممکن ہے کہ دعویٰ تو یہ ہو کہ مَیں وقت کا عیسےٰ ہوں اور جھوٹی پیشگوئیوں کو اس طرح پر پُورا کرنا چاہے کہ مُریدوں کے آگے ہاتھ جوڑے کہ مجھ سے قصور ہوگیا میری پردہ پوشی کرو جاؤ آپ مَرو اور کسی طرح میری پیشگوئی سچّی کرو۔ کیا ایسا مُردار ایک پاک جماعت

کا مالک ہو سکتا ہے؟ کہاں ہے تمہارا پاک کانشنس اے مہذب آریو!؟ اور کہاں ہے
فطرتی زیرکی اے آریہ قوم کے دانشمندو؟! ہمارا یہ اصول ہے کہ کُل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر
ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اُسکے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اُٹھتا کہ
تا آگ بجھانے میں مدد دے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وُہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک
شخص ہمارے مُریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وُہ
اُسکے چھڑانے کیلئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں
ہے۔ اِسلام اِس قوم کے بدمعاشوں کا ذمّہ دار نہیں ہے۔ بعض ایک ایک روپیہ کی
لالچ پر بچّوں کا خُون کر دیتے ہیں۔ ایسی وارداتیں اکثر نفسانی اغراض سے ہُوا کرتی ہیں
اور پھر بالخصوص ہماری جماعت جو نیکی اور پرہیزگاری سیکھنے کیلئے میرے پاس جمع ہے
وہ اِسلئے میرے پاس نہیں آتے کہ ڈاکوؤں کا کام مجھ سے سیکھیں اور اپنے ایمان کو برباد کریں
مَیں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں۔ ہاں جہاں تک ممکن
ہے اُنکے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں۔ اور اگر کوئی گالیاں دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب
میں ہے نہ کسی اور عدالت میں۔ اور با ایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے ہم
اسوقت کیونکر اور کن الفاظ سے آریہ صاحبوں کے دِلوں کو تسلّی دیں کہ بدمعاشی کی چالیں
ہمارا طریق نہیں ہے۔ ایک انسان کی جان جانے سے تو ہم دردمند ہیں اور خدا کی ایک
پیشگوئی پُوری ہونے سے ہم خوش بھی ہیں۔ کیوں خوش ہیں؟ صرف قوموں کی بھلائی کیلئے۔
کاش وہ سوچیں اور سمجھیں کہ اِس اعلیٰ درجہ کی صفائی کے ساتھ کئی برس پہلے خبر دینا یہ انسان
کا کام نہیں ہے۔ ہمارے دِل کی اسوقت عجیب حالت ہے۔ درد بھی ہے اور خوشی بھی۔
درد اِسلئے کہ اگر لیکھرام رجوع کرتا زیادہ نہیں تو اتنا ہی کرتا کہ وہ بدزبانیوں سے باز آجاتا
تو مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ مَیں اُس کیلئے دُعا کرتا۔ اور میں اُمید رکھتا تھا کہ اگر وہ ٹکڑے
ٹکڑے بھی کیا جاتا تب بھی زندہ ہو جاتا۔ وُہ خدا جس کو مَیں جانتا ہوں اُس سے کوئی بات
انہونی نہیں۔ اور خوشی اِس بات کی ہے کہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پُوری ہوئی۔ آتھم
کی پیشگوئی پر بھی اُس نے دوبارہ روشنی ڈالدی۔ کاش اب لوگ سوچیں اور سمجھیں

اور قوموں کے درمیان سے بُغض اور کینے دُور ہو جائیں۔ کیونکہ عداوت اور دشمنی کی زندگی مَرنے کے قریب قریب ہے ❖

اور اگر اب بھی کسی شک کرنیوالے کا شک دُور نہیں ہو سکتا۔ اور مجھے اس قتل کی سازش میں شریک سمجھتا ہے جیسا کہ ہندو اخباروں نے ظاہر کیا ہے تو میں ایک نیک صلاح دیتا ہوں کہ جس سے سارا قصہ **فیصلہ** ہو جائے اور وہ یہ ہے کہ **ایسا شخص** میرے سامنے **قسم** کھاوے جس کے الفاظ یہ ہوں کہ" میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شخص سازش قتل میں شریک یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہُوا ہے۔ پس اگر یہ صحیح نہیں ہے تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبت ناک عذاب ہو۔ مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو۔ اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل متصور ہو سکے۔ **پس اگر یہ شخص** ایک برس تک میری بدُعا سے بچ گیا تو میں مُجرم ہوں اور اس سزا کے لائق کہ ایک قاتل کیلئے ہونی چاہیئے۔ اب اگر کوئی بہادر **کلیجہ والا** آریہ ہے جو اس طور سے تمام دُنیا کو شبہات سے چُھڑا دے تو اِس طریق کو اختیار کرے۔ یہ طریق نہایت سادہ اور راستی کا فیصلہ ہے شاید اِس طریق سے ہمارے مخالف مولویوں کو بھی فائدہ پہنچے۔ مَیں نے سچے دِل سے یہ لکھا ہے مگر یاد رہے کہ ایسی آزمائش کرنے والا خود قادیان میں آوے اس کا کرایہ میرے ذمہ ہوگا۔ جانبین کی تحریرات چھپ جائیں گی۔ اگر خُدا نے اس کو ایسے عذاب سے **ہلاک** نہ کیا جسمیں انسان کے ہاتھوں کی آمیزش نہ ہو تو میں کاذب ٹھہرونگا۔ **اور تمام دُنیا گواہ** رہے۔ کہ اِس صُورت میں مَیں اُسی سزا کے لائق ٹھہرونگا جو مجرم قتل کو دینی چاہیئے میں اس جگہ سے دُوسرے مقام نہیں جا سکتا۔ مقابلہ کرنیوالے کو آپ آنا چاہیئے۔ مگر مقابلہ کرنیوالا ایک ایسا شخص ہو جو دل کا بہت بہادر اور جوان اور مضبوط ہو۔ اب بعد اسکے سخت بیحیائی ہو گی کہ کوئی غائبانہ میرے پر ایسے ناپاک شبہات کرے۔ مَیں نے طریق فیصلہ آگے رکھدیا ہے۔ اگر مَیں اِسکے بعد رُوگردان ہو جاؤں تو مجھ پر خُدا کی لعنت۔ اور اگر کوئی اعتراض کرنیوالا بہتانوں سے باز نہ آوے اور اس طریق فیصلہ سے طالب تحقیق نہ ہو تو اسپر لعنت۔ اے شتاب کار لوگو جیسا کہ تمہارا گمان ہے مجھے کسی قوم سے عداوت نہیں۔ ہر یک نوع انسان سے ہمدردی

ہے اور جہاں تک میرے بدن میں طاقت ہے اِس ہمدردی کے لئے مشغول ہوں اور مَیں جیساکہ قوموں کا ہمدرد ہوں ایسا ہی گورنمنٹ انگریزی کا شکر گذار اور سچے دل سے اُس کا خیر خواہ ہوں اور مفسدہ پردازیوں سے بدل بیزار ہوں*

ایک اور نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہو کہ پنڈت لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی اس کے وقوع سے سترہ برس پہلے براہین احمدیہ میں اس پیشگوئی کی خبر دیگئی ہے جیساکہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں یہ الہام ہے لَن ترضٰی عَنْكَ الیھودولا النّصارٰی۔ و خرقوا لہٗ بنین و بنات بغیر علم۔ قُل ھُواللّٰہُ احد اللّٰہ الصمد لم یلد و لم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ و یمکرون ویمکر اللّٰہ و اللّٰہ خیر الماکرین۔ الفتنۃ* ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم۔ قل ربّ ادخلنی مدخل صدق ولا تیئس من روح اللّٰہ الا انّ روح اللّٰہ قریب۔ الا ان نصراللّٰہ قریب۔ یاتیک من کل فجٍ عمیق۔ یاتون من کل فجٍ عمیق۔ ینصرك اللّٰہ من عندہ۔ ینصرك رجال نوحی الیھم من السماء۔ لا مبدل لکلمات اللّٰہ۔ انّا فتحنا لك فتحا مُبینا۔ یعنی پادری لوگ اور یہودی صفت مسلمان تجھ سے راضی نہیں

حاشیہ براہین احمدیہ میں تین فتنوں کا ذکر ہے۔ اوّل بڑا فتنہ عیسائی پادریوں کا جنھوں نے مکّاری سے تمام جہان میں شور مچادیا کہ آتھم کی پیشگوئی جھوٹی نکلی اور یہودی صفت مولویوں اور انکے ہم مشرب مسلمانوں کو ساتھ ملالیا۔ دیکھو صفحہ ۲۴۱۔ دُوسرا فتنہ جو دُوسرے درجہ پر ہے محمد حسین بٹالوی کا فتنہ ہے جس فتنہ کی نسبت براہین کے صفحہ ۵۱۰ میں یہ لکھا ہے واذ یمکر بك الذی کفر اوقد لی یاھامان لعلی اطلع الیٰ اِلٰہ مُوسٰی۔ و انی لاظنہ من الکاذبین۔ تبت یدا ابی لھب وتب ما کان لہ ان یدخل فیھا الاّ خائفا۔ وما اصابك فمن اللّٰہ۔ الفتنۃ ھٰھنا فاصبر کما صبر اولو العزم۔ الا انھا فتنۃ من اللّٰہ لیحب حبّا جمّا۔ حبّا مِن اللّٰہ العزیز الاکرم عطاءً غیر مجذوذ۔ یعنی وہ زمانہ یاد رکھ کہ جب ایک منکر تجھ سے مکر کریگا اور اپنے دوست ہامان کو کہیگا کہ فتنہ کی آگ بھڑکا کہ میں موسیٰ کے خدا پر اطلاع پانا چاہتا ہوں اور میں گمان کرتا ہوں کہ وہ جھوٹا ہے۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے اور وہ آپ بھی ہلاک ہوگیا اُسکو نہیں چاہیئے تھا کہ تکفیر اور تکذیب کے امر میں دخل دیتا مگر یہ کہ ڈرتا ہؤا۔ ان باتوں کو پُوچھ لیتا کہ جو اُسکو سمجھ نہیں آتی تھیں اور تجھے جو کچھ پہنچے گا۔ وُہ خدا کی طرف سے ہے۔

ہونگے۔ اور خدا کے بیٹے اور بیٹیاں اُنہوں نے بنا رکھی ہیں۔ انکو کہدے کہ خدا وہی ہے جو ایک ہے اور بے نیاز ہے نہ اُس کا کوئی بیٹا اور نہ وہ کسی کا باپ اور نہ کوئی اس کا ہم کفو اور یہ لوگ مکر کرینگے (یہ آتھم کی ظہور پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے) اور خدا بھی مکر کریگا کہ اُن کو ذرہ مہلت دیگا تا اپنے جھوٹے خیالات سے خوش ہو جائیں۔ اور پھر فرمایا کہ اس وقت پادریوں اور یہود صفت مسلمانوں کی طرف سے ایک فتنہ برپا ہو گا۔ پس تو صبر کر جیسا کہ اولو العزم نبیوں نے صبر کیا۔ اور خدا سے اپنے صدق کا ظہور مانگ یعنی دُعا کر کہ پیشگوئی کے

اس جگہ ایک فتنہ ہو گا پس تجھے صبر کرنا چاہیئے جیسا کہ اولو العزم نبی صبر کرتے رہے۔ یاد رکھ کہ وہ فتنہ خدا کی طرف سے ہوگا۔ تا وہ تجھ سے بہت ہی پیار کرے، خدا کا پیار جو اللہ عزیز اکرم ہے یہ وہ عطا ہے جو واپس نہیں لیجائیگی۔ اسوقت مجھے یہ سمجھ آیا ہے کہ الہام میں ہامان سے مُراد نذیر حسین محدث دہلوی ہے کیونکہ پہلے سب سے محمد حسین اسکی طرف التجا لے گیا۔ اور یہ کہا کہ اوقد لی یاھامان اس کا یہ مطلب ہے کہ تکفیر کی بنیاد ڈالدے تا دوسرے اُسکی پیروی کریں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نذیر حسین کی عاقبت تباہ ہے اگر توبہ کر کے نہ مرے۔ اور ممکن ہے کہ ابو لہب سے مراد بھی نذیر حسین ہی ہو۔ اور محمد حسین کا انجام اس آیت پر ہو۔ آمنت بالذی آمنت بہ بنو اسرائیل۔ کیونکہ بعض رویا اس عاجز کی اُس تاویل کی مؤید ہیں۔ پس خدا کے فضل سے کچھ تعجب نہیں کہ یہ متواتر تائیدوں کو دیکھ کر آخر توبہ کرے اور ہامان مارا جائے۔ تیسرا فتنہ جو تیسرے درجہ پر ہے لیکھرام کی موت کا فتنہ ہے یعنی آریوں کی بدگمانیں اور ضرر رسانی کے لئے پوشیدہ کوششیں جیسا کہ پیسہ اخبار میں بھی اُن کے قتل کے ارادوں کا ذکر ہے اور براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۷ میں اس فتنہ اور اُس کے ساتھ کے نشان کی نسبت یہ الہام ہے۔ **میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا، اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ الفتنة ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم فلما تجلّٰی ربّہ للجبل جعلہ دکًّا۔** یعنی اس جگہ ایک فتنہ ہو گا پس صبر کر۔ اور جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلی کرے گا۔ تو انھیں پاش پاش کر دے گا۔ یہ براہین احمدیہ کے الہام ہیں۔ مگر اس تحریر کے وقت ابھی ایک الہام ہوا اور وہ یہ ہے۔

سلامت بر تو اے مردِ سلامت

چھپانے میں جو جو پادریوں اور یہود صفت مسلمانوں نے لوگوں کو دھوکے دیئے ہیں وہ دھوکے دُور ہو جائیں۔ اور پھر فرمایا کہ خدا کی رحمت سے نومید نہ ہو۔ کیونکہ خدا کی رحمت اس ابتلا کے دِنوں کے بعد جلد آئے گی۔ خدا کی نصرت ہر ایک راہ سے آئیگی۔ لوگ دُور دُور سے تیرے پاس آئینگے۔ خدا نشان دکھلانے کیلئے اپنے پاس سے تیری مدد کریگا یعنی بلا واسطہ نشان دکھائیگا اور نیز وہ لوگ بھی مدد کرینگے جنکے دِلوں پر ہم خود آسمان سے وحی نازل کرینگے یعنی بعض نشان بالواسطہ بھی ہم ظاہر کرینگے۔ مطلب یہ کہ بعض پیشگوئیاں براہ راست ظہور میں آئیں گی۔ اور بعض کے ظہور کیلئے ایسے انسان واسطہ ٹھہر جائینگے جن کے دِلوں میں ہم ڈالدینگے۔ خدا کی باتیں کبھی نہیں ٹلینگی۔ اور کوئی نہیں جو انکو روک سکے۔ ہم پادریوں کے مکر کے بعد ایک کھلی کھلی فتح تجھ کو دینگے*

اِن الہامات میں خدا تعالیٰ نے صاف لفظوں میں فرما دیا کہ اوّل پادری لوگ اور یہود صفت مُسلمان مکر کے رُو سے ایک پیشگوئی کی حقیقت کو چُھپائیں گے۔ تا تیری سچائی چھپی رہے اور ظاہر نہ ہو۔ پھر بعد اسکے یُوں ہوگا کہ ہم ارادہ فرمائیں گے کہ تیری سچّائی ظاہر ہو۔ اور تیری پیشگوئیوں کی حقّانیت کُھلجائے۔ تب ہم دو قسم کے نشان ظاہر کرینگے۔ ایک وہ جنمیں انسانوں کے افعال کا دخل نہیں۔ جیسے مذہبی جلسہ میں پہلے سے ظاہر کیا گیا کہ یہ مضمون تمام مضامین پر غالب رہے گا۔ اور اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں انسانوں کا ذرہ دخل نہیں ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہؤا۔ بلکہ مخالفانہ کوششیں ہوئیں اور ہر ایک چاہتا تھا کہ میرا مضمون غالب رہے۔ آخر پیشگوئی کے مضمون کے موافق ہمارا مضمون غالب ہؤا۔ اور دُوسرے ان الہامات براہین احمدیہ میں یہ وعدہ تھا کہ ہم وہ نشان ظاہر کرینگے جن میں انسانوں کے افعال کا دخل ہوگا سو اسکے مطابق لیکھرام کی نسبت پیشگوئی ظہور میں آئی۔ کیونکہ یہ نشان بالواسطہ ظاہر ہؤا اور کسی نے لیکھرام کو قتل کر دیا۔ پس ظاہر ہے کہ اس پیشگوئی میں کسی انسان کے دِل کو خُدا نے اُبھارا تا اس کو قتل کرے اور ہر یک پہلو سے اس کو موقعہ دیا کہ تا وہ اپنا کام انجام تک پہنچا دے* پس خدا تعالیٰ نے جو فتح عظیم کے

* پیسہ اخبار اور سفیر گورنمنٹ میں لکھا ہے کہ لیکھرام کا ایک عورت سے ناجائز تعلق تھا یعنی وہ اس

ذکر کرنے سے پہلے پیشگوئی کے ظاہر کرنے کے لئے دو مختلف فقروں کو ذکر فرمایا اوّل یہ کہ ینصرك الله من عندہ دوم یہ کہ ینصرك رجال نوحی الیھم من السماء اِس تقسیم کی یہی وجہ ہے کہ خداتعالیٰ نے پادریوں کو شرمندہ کرنے کیلئے فرمایا کہ اگر تم نے ہمارے ایک نشان کو مخفی کرنا چاہا تو کیا حرج ہے ہم اسکے عوض میں دو نشان ظاہر کرینگے۔ ایک وہ نشان جو بلا واسطہ ہمارے ہاتھ سے ہوگا اور دُوسرا وہ نشان جو ایسے لوگوں کے ہاتھ سے ظہور میں آجائیگا جن کے دِلوں میں ہم ڈالدینگے کہ تم ایسا کرو تب فتح عظیم ہوگی۔ اَب انصاف سے دیکھو اور ایمان سے نظر کرو کہ یہ دونوں نشان یعنی نشان جلسہ مذاہب اور نشان موت لیکھرام ۱۷ برس بعد شائع ہونے براہین احمدیہ کے ظہور میں آئے ہیں کیا یہ انسان کی طاقت ہوسکتی ہے؟ +

یہ بھی ظاہر ہے کہ جلسہ مذاہب سے پہلے جو اشتہار الہامی شائع کئے گئے تھے اُن میں صاف طور پر لکھا گیا تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ مضمون تمام مضامین پر غالب رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوُا۔ دیکھو اخبار سول ملٹری گزٹ۔ اخبار آبزرور۔ مخبر دکن۔ پیسہ اخبار۔ سراج الاخبار۔ مشیر ہند۔ وزیر ہند سیالکوٹ۔ صادق الاخبار بہاولپور پس یہ خدا کا بلا واسطہ فعل تھا کہ ہر یک دِل کی خواہش کے مخالف اُن سے اقرار کرایا کہ وہی مضمون غالب رہا مگر دوسرے نشان میں قاتل کے دِل میں قتل کی خواہش ڈالدی اور اس طرح پر دونوں نشان بلا واسطہ اور بالواسطہ خلق اللہ کو دکھلا کر پادریوں اور اسلامی مولویوں اور ہندوؤں کے مکر کو ایک دم میں پاش پاش کر دیا۔ اور ممکن نہ تھا کہ وہ اپنی شرارتوں سے باز آجاتے جب تک خدا ایسے کھلے کھلے نشان ظاہر نہ کرتا۔ اسی کی طرف وہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۰۶ میں اشارہ فرماتا ہوا اور کہتا ہے

+ حاشیہ: عورت کے کسی وارث کے ہاتھ سے قتل کیا گیا۔ کیسی ذلّت کی موت ہے اور اگر اسی کا نام شہادت ہے تو گویا یُوں کہنا چاہیئے کہ وہ کسی عورت کی نگاہ کی چھُری سے شہید ہو چکا تھا آخر وُہی چھُری قہری صورت پر اُس کو لگ گئی۔ اگر قتل کا سبب یہی ہے تو لیکھرام کی پاک زندگی کا خوب ثبوت ہے۔ منہ

لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب و المشرکین منفکّین حتیٰ تاتیھم البیّنۃ وکان کیدھم عظیماً۔ یعنی ممکن نہ تھا کہ نصاریٰ اور مخالف مسلمان اور ہندو اپنے انکاروں سے باز آجاتے جبتک انکو کھلا کھلا نشان نہ ملتا۔ اور ان کا مکر بہت بڑا تھا۔ پھر بعد اسکے اسی صفحہ میں فرمایا کہ اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دُنیا میں اندھیر پڑجاتا۔ یہ اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ پادریوں نے آتھم کی پیشگوئی کو بباعث اپنے اخفا کے لوگوں پر مشتبہ کردیا تھا پس اگر لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی تھی جسکی شوخیوں نے ثابت کردیا تھا کہ وہ رجوع کرنیوالا نہیں ایسی ہی مخفی رہجاتی تو تمام حق خاک میں ملجاتا۔ اور نادان لوگو کے خیالات سخت ناپاک ہو جاتے اور جاہل قریب قریب دہریوں کے بنجاتے۔ سو آسمانوں اور زمینوں کے مالک نے چاہا کہ لیکھرام حق کے اظہار کا فدیہ ہو اور سچے دین کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے بطور بلیدان کے ہو جائے۔ سو وہی ہؤا جو خدا نے چاہا۔ ایک انسان کے مارے جانے کی ہمدردی بجائے خود ہے۔ مگر یہ بات بہت دلوں کو تاریکی سے نکالنے والی ہے کہ خدا نے جلسہ مذاہب کے نشان کے بعد یہ ایک عظیم الشان نشان دکھلایا۔ چاہیئے کہ ہر یک روح اس ذات کو سجدہ کرے جس نے ایک بندہ کی جان لیکر ہزاروں مردوں کو زندہ کرنے کی بُنیاد ڈالی۔ اور پھر اسی پیشگوئی کی طرف براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۲۲ میں یہ الہام اشارہ فرماتا ہے کہ "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان کا مُدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں"۔ پس جس عظیم الشان نشان کا اس الہام میں وعدہ ہے وہ یہی ہے جس سے مطابق الہام ہذا کے اعلاء کلمہ اسلام ہؤا اور صفحہ ۵۵۷ براہین احمدیہ میں اسی نشان کا ذکر ہے جس کا پہلا فقرہ یہ ہے کہ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ یعنی ایک جلالی نشان ظاہر کرونگا۔ اور سُرمہ چشم آریہ میں ایک کشف ہے جس کو گیارہ برس ہوگئے۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ خدا نے ایک خون کا نشان دکھلایا وہ خون کپڑوں پر پڑا جو اَب تک موجود ہے یہ خون کیا تھا وہی لیکھرام کا خون تھا۔ خدا کے آگے جھک جاؤ کہ وہ برتر اور بے نیاز ہے!!!

بعض آریہ اخبار والوں نے یہ تعجب کیا کہ لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی ہے اور اسکی مدت بتائی گئی۔ دن بتایا گیا۔ موت کا ذریعہ بتایا گیا۔ یہ باتیں کب ہو سکتی ہیں جب تک ایک بھاری سازش اسکی بنیاد نہ ہو۔ چنانچہ پرچہ ضمیمہ سماچار لاہور ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء اور ضمیمہ انیس ہند میرٹھ ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء نے اس بارے میں بہت زہر اگلا ہے۔ ایڈیٹر انیس ہند اپنے پرچہ کے ۳۱ صفحہ میں یہ بھی لکھتا ہے کہ "ہمارا ماتھا تو اسی وقت ٹھنکا تھا جب مرزا غلام احمد قادیانی نے آپکی وفات کی بابت پیشینگوئی کی تھی ورنہ ان حضرت کو کیا علم غیب تھا؟" اب واضح ہو کہ یہ تمام صاحب آپ اس بات کو تنقیح طلب ٹھہراتے ہیں کہ کیا خدا نے اس شخص کو علم غیب دیا تھا؟ اور کیا خدا سے ایسا ہونا ممکن ہے؟ سو اسوقت ہم بطور نمونہ بعض اور پیشگوئیوں کو درج کرتے ہیں تا ان نظائر کو دیکھ کر آریہ صاحبوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ یہ ہیں:-

اوّل۔ احمد بیگ ہوشیارپوری کی موت کی پیشگوئی جسکی نسبت لکھا گیا تھا کہ وہ تین برس کی میعاد میں فوت ہو جائیگا۔ اور ضرور ہے کہ اپنے مرنے سے پہلے اور مصیبتیں بھی دیکھے۔ چنانچہ اس نے اس اشتہار کے بعد اپنے پسر کے فوت ہونیکی مصیبت دیکھی۔ اور پھر اسکی ہمشیرہ عزیزہ کی وفات کا ناگہانی واقعہ اسکی نظر کے سامنے وقوع میں آیا۔ اور بعد اس کے وہ تین سال کی میعاد کے اندر خود بمقام ہوشیارپور فوت ہو گیا* اب

* اس پیشگوئی کے دو حصے تھے ایک احمد بیگ کی نسبت اور ایک اسکے داماد کی نسبت۔ اور پیشگوئی کے بعض الہامات میں جو پہلے سے شائع ہو چکے تھے یہ شرط تھی کہ توبہ اور خوف کے وقت موت میں تاخیر ڈالدی جائیگی سو افسوس کہ احمد بیگ کو اس شرط سے فائدہ اٹھانا نصیب نہ ہوا کیونکہ اسوقت اسکی بدقسمتی سے اسنے اور اسکے تمام عزیزوں نے پیشگوئی کو انسانی مکر اور فریب پر حمل کیا اور ٹھٹھا اور ہنسی شروع کر دی اور وہ ہمیشہ ٹھٹھا اور ہنسی کرتے تھے کہ پیشگوئی کے وقت نے اپنا منہ دکھلا دیا اور احمد بیگ ایک محرقہ تپ کے ایک دو دن کے حملہ سے ہی اس جہان سے رخصت ہو گیا۔ تب تو انکی آنکھیں کھل گئیں اور داماد کی بھی فکر پڑی اور خوف اور توبہ اور نماز روزہ میں عورتیں لگ گئیں اور مارے ڈر کے انکے کلیجے کانپ اٹھے۔ پس ضرور تھا کہ اس درجہ کے خوف کے وقت خدا اپنی شرط کے موافق عمل کرتا۔ سو وہ لوگ سخت احمق اور کاذب اور ظالم ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ داماد کی نسبت پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ وہ بدیہی طور پر حالت موجودہ کے موافق پوری ہو گئی۔ اور دوسرے پہلو کی انتظار ہے۔ منہ

بتاؤ کہ اسکی موت میں میری طرف سے کس کے ساتھ سازش ہوئی تھی۔ کیا آپ محرقہ کے ساتھ ؟! ✤

دُوسری پیشگوئی شیخ مہر علی رئیس ہوشیارپور کی مصیبت کے بارے میں تھی، جو اُسپر ناحق کے خون کا الزام لگایا گیا تھا۔ شیخ مذکور ہوشیارپور میں زندہ موجود ہے۔ اُس کو پُوچھو کہ کیا اس مقدمہ کے آثار ظاہر ہونے سے پہلے میں نے اپنے خدا سے خبر پاکر اطلاع اس کو دی ہے یا نہیں ؟ ✤

تیسری پیشگوئی سردار محمد حیات خان جج کی نسبت اسوقت کی گئی تھی جبکہ سردار مذکور ایک ناحق کے الزام میں ماخوذ ہوگیا تھا۔ اب پُوچھنا چاہیئے کہ کیا درحقیقت کوئی ایسی پیشگوئی نامبردہ کی مخلصی کے بارے میں پیش از وقت کی گئی تھی یا اب بنائی گئی ہے اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس پیشگوئی کا براہین میں بھی ذکر ہے ✤

چوتھی پیشگوئی سیّد احمد خان کے سی ایس آئی کی نسبت خدا تعالیٰ سے الہام پاکر اشتہار یکم فروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی کہ انکو کوئی سخت صدمہ پہنچنے والا ہے۔ اب سیّد احمد خان صاحب کو پُوچھنا چاہیئے کہ اس پیشگوئی کے بعد آپکو کوئی ایسا سخت صدمہ پہنچا ہے یا نہیں جو معمولی ہم وغم نہ ہو بلکہ وہ امر ہو جو جان کو زیروزبر کرنیوالا ہو ✤

پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدایش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کیلئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اَب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہؤا اور اب نویں سال میں ہے ✱

✱ بعض جاہل محض جہالت کیوجہ سے یہ شبہ پیش کرتے ہیں کہ جب پہلے لڑکے کا اشتہار دیا تھا اُسوقت لڑکی کیوں پیدا ہوئی۔ مگر وہ خوب جانتے ہیں کہ اس اعتراض میں وہ سراسر خیانت کر رہے ہیں۔ اگر وہ سچے ہیں تو ہمیں دکھلادیں کہ پہلے اشتہار میں یہ لکھا تھا کہ پہلے ہی حمل میں بلاواسطہ لڑکا پیدا ہوجائیگا اور اگر پیدا ہونے کیلئے کوئی وقت اُس اشتہار میں بتلایا نہیں گیا تھا تو کیا خدا کو اختیار نہیں تھا کہ جسوقت چاہتا اپنے وعدہ کو پُورا کرتا۔ ہاں سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلاتوقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ سو محمود پیدا ہوگیا۔ کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے اگر خدا کا خوف ہے تو پاک دل کے ساتھ سوچو! منہ

چھٹی پیشگوئی۔ شریف کے بارے میں جو میرا تیسرا لڑکا ہے کیگئی تھی۔ اور رسالہ نور الحق میں پیش از وقت خوب شائع ہوگئی تھی۔ چنانچہ اسکے موافق لڑکا پیدا ہُوا۔ جو اب خدا کے فضل سے چند روز تک دُوسرے سال کو ختم کرنیوالا ہے ؂

ساتویں پیشگوئی اشتہار ۱۸۸۶ء میں دلیپ سنگھ کے بارے میں تھی جو وہ قصد پنجاب سے ناکام رہیگا۔ اور صدہا ہندو اور مسلمانوں کو عام جلسوں میں یہ پیشگوئی سُنادی گئی تھی ؂

آٹھویں پیشگوئی جلسہ مذاہب کے نتیجہ کی نسبت تھی کہ اسمیں میرا مضمون غالب رہیگا۔ اور یہ اشتہارات لاہور اور دُوسرے مقامات میں پیش از وقت ہزاروں ہندو مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے گئے تھے۔ اب سول ملٹری کو پُوچھو اور آبزرور سے سوال کرو اور مشیر ہند اور وزیر ہند اور پیسہ اخبار اور صادق الاخبار اور سراج الاخبار اور مخبر دکن کو ذرہ غور سے پڑھو تا معلوم ہو کہ کس زور سے الہام الٰہی نے اپنی سچائی ظاہر کی ؂

نویں پیشگوئی قادیان کے ایک ہندو بشمبر داس نام کے ایک فوجداری مقدمہ کے متعلق تھی۔ یعنی بشمبر داس بقید ایک سال مقید ہوگیا تھا۔ اور اسکے بھائی شرمپت نام نے جو سرگرم آریہ ہے مجھ سے دُعا کی التجا کی تھی اور نیز یہ پُوچھا تھا کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ میں نے دُعا کی اور کشفی نظر سے مَیں نے دیکھا کہ میں اس دفتر میں گیا ہوں جہاں اسکی قید کی مثل تھی۔ مَیں نے اس مثل کو کھولا اور برس کا لفظ کاٹ کر اُسکی جگہ چھ مہینے لکھدیا اور پھر مجھے الہام الٰہی سے بتلایا گیا کہ مثل چیف کورٹ سے واپس آئیگی اور برس کی جگہ چھ مہینے رہجائیگی لیکن بری نہیں ہوگا۔ چنانچہ میں نے یہ تمام کشفی واقعات شرمپت آریہ کو جو ابتک زندہ موجود ہے نہایت صفائی سے بتلادیئے۔ اور جب میں نے بتلایا اور بعینہ وہ باتیں ظہور میں آگئیں تو اُس نے میری طرف لکھا کہ آپ خدا کے نیک بندے ہو اسلئے اُس نے آپ پر غیب کی باتیں ظاہر کر دیں۔ پھر مَیں نے براہین احمدیہ میں یہ تمام الہام

نوٹ۔ پنڈت لیکھرام کا اس طرز سے مارا جانا آریہ صاحبوں کو ایک سبق دیتا ہے اور وہ یہ کہ آیندہ کسی نومسلم کے شدھ کرنے کیلئے کوشش نہ کریں۔ اگر کوئی اسلام میں داخل ہوتا ہے تو اُسکو ہونے دیں۔

اور کشف شائع کر دیا۔ یہ شخص شرمپت نہایت متعصب آریہ ہے جسکو میرے خیال ہیں

آخر شدہ ہونے والے کو دیکھ لیا کہ اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ اور دوسرے اس واقعہ سے یہ بھی سبق ملتا ہو کر آئندہ یہ خواہشیں نہ کریں کہ کوئی دوسرا لیکھرام یعنی بدزبانیوں میں اُس کا ثانی تلاش کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر فی الواقعہ وہ بات صحیح ہے جو پیسہ اخبار اور سفیر میں لکھی گئی ہے یعنی یہ کہ اسکے قتل کا سبب صرف بدکاری ہے اور یہ کام کسی غیرتمند لڑکی کے باپ یا خاوند کا ہے جیسا کہ بقول پیسہ اخبار کثرت رائے اسی طرف ہے تو آئندہ نیک چلن واعظ تلاش کرنا چاہیئے۔ اتعجب کی بات ہو کہ جس حالت میں بموجب بیان پیسہ اخبار کے زیادہ مشہور روایت یہی ہے کہ واردات قتل کا موجب کوئی ناجائز تعلق ہو تو کیوں اس طرف تحقیقات کیلئے توجہ نہیں کیجاتی اور کیوں ایسے ہندوؤں کے اظہار نہیں لئے جاتے جنکے منہ سے یہ باتیں نکلیں اور کیا بعید ہے کہ وہی بات ہو کہ **ڈھنڈورا شہر میں اور لڑکا بغل میں** منہ

نوٹ بعض صاحب عیسائیوں میں سے اعتراض کرتے ہیں کہ اگرچہ لیکھرام کی نسبت پیشگوئی پوری ہوگئی مگر ہندوؤں نے اس کو مرنے کے بعد ذلت کی نظر سے نہیں دیکھا۔ ایسا عذر ایک عیسائی کے منہ سے نکلنا نہایت افسوس کی بات ہے۔ بھلا منصف بتلادیں کہ جب ہم نے پیشگوئی کے پورا ہونے کو اسلام کی سچائی کا ایک معیار ٹھہرایا تھا اور خدا نے لیکھرام کو مار کر مسلمانوں کی ہندوؤں پر ڈگری کر دی تو اِس حالت میں نہ صرف لیکھرام بلکہ بحیثیت مذہبی اس تمام فرقہ کی عزت میں فرق آگیا۔ رہی لاش کی عزت تو لاش کا ڈاکٹر کے ہاتھ سے چیرا جانا کیا یہ عزت کی بات ہے اور چال چلن کی عزت کا یہ حال ہے کہ پیسہ اخبار ۱۳ مارچ ۱۸۹۷ء میں لکھا ہے کہ "اس شخص کے مارے جانے کی مشہور روایت یہ ہے کہ یہ شخص کسی عورت سے ناجائز تعلق رکھتا تھا اور یہی عام طور پر کہا جاتا اور یقین کیا جاتا ہے۔" فقط۔ بس اس سے زیادہ ذلت کا اور کیا نمونہ ہوگا کہ جان بھی گئی اور اکثر شہر کے لوگ اِس کی وجہ بدکاری ٹھہراتے ہیں۔ منہ

نوٹ ایک نشان عقلمندوں کے لئے یہ ہے کہ شیخ نجفی نے چالیس دقیقہ میں نشان دکھلانے کا وعدہ کیا تھا۔ اور ہم نے یکم فروری ۱۸۹۷ء سے چالیس روز میں۔ دیکھو حاشیہ اشتہار یکم فروری ۱۸۹۷ء صفحہ ۲ جسکی عبارت یہ ہے۔ اگر نشانے از ما دریں مدت یعنی چہل روز بظہور آمد

داز ایشاں یعنی از شیخ نجفی چیزے بظہور نیامد ہمیں دلیل بر صدق ما و کذب شاں خواہد بود سو یکم فروری ۱۸۹۷ء سے ۳۵ دن تک یعنی چالیس روز کے اندر نشان موت پنڈت لیکھرام وقوع میں آگیا۔ نجفی صاحب یہ تو بتلادیں کہ یکم فروری ۱۸۹۷ء سے آج تک کتنے دقیقے گذر گئے ہیں۔ افسوس کہ نجفی نے کسی منارہ سے گر کے بھی نہ دکھلایا۔ گر ہمیں لاف و گذاف شیخی است

شیخ نجدی بہتر از صد نجفی است

آریہ مذہب کی حمایت میں خدا کی بھی کچھ پروا نہیں۔ مگر بہرحال خدا نے اُس کو میرا گواہ بنا دیا۔ اگر مَیں نے اس قصہ میں ایک ذرہ جھوٹ بولا ہے تو وہ قسم کھا کر ایک اشتہار اس مضمون کا شائع کر دے کہ مَیں پرمیشر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ بیان سراسر جھوٹ ہے اور اگر جھوٹ نہیں تو میرے پر ایک برس تک سخت عذاب نازل ہو*۔ پس اگر اُس پر وہ **فوق العادت عذاب نازل نہ ہوا کہ خلقت بول اُٹھے کہ یہ خدا کا عذاب ہے تو مجھے جس** موت سے چاہو ہلاک کرو۔ اس میں میری طرف سے یہ شرط ہے کہ انسان کے ذریعہ سے وہ عذاب نہ ہو محض بلا واسطہ آسمانی عذاب ہو۔

یہ تو ممکن ہے کہ یہ شخص قوم کی رعایت سے یونہی انکار کر دے۔ یا بغیر اس قسم پیش کردہ کے اشتہار بھی دیدے۔ کیونکہ مَیں نے اس قوم میں خدا کا خوف نہیں پایا۔ مگر ممکن نہیں کہ وہ قسم کھاوے اگرچہ دوسرے آریہ اُسکو ہلاک کر دیں۔ لیکن اگر قسم کھا لے تو خدا کی غیرت ایک بھاری نشان دکھائیگی۔ ایسا نشان دکھائیگی کہ دُنیا میں فیصلہ ہو جائیگا۔ اور زمین آسمانی نور سے بھر جائیگی۔

دسواں نشان یہ ہے کہ خدا نے پنڈت دیانند کے مرنے سے تین مہینے یا چار مہینے پہلے اُسکی موت کی مجھ کو خبر دی اور مَیں نے اسی آریہ کو جس کا قبل اس سے ذکر ہو چکا ہے خبر دیدی اور نیز اور کئی لوگوں کو اطلاع کی۔ چنانچہ اُس الہام کے بعد عرصہ مذکورہ بالا تک پنڈت مذکور کے مرنے کی خبر آگئی یہ پیشگوئی بھی براہین احمدیہ میں درج ہے۔ اگر وہ آریہ منکر ہو تو میرا وہی جواب ہے جو مَیں پہلے دے چکا ہوں۔

گیارھویں پیشگوئی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے الہام سے مجھے خبر دی تھی کہ تجھے زبان عربی میں ایک اعجازی بلاغت و فصاحت دی گئی ہے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہیں کریگا۔ اس پیشگوئی کی طرف براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۹ میں اشارہ ہے جہاں فرمایا ہے ان ھذا

---

* جو کچھ شرمپت آریہ کا قصہ بیان کیا گیا ہے اسمیں ایک ذرہ مبالغہ کی آمیزش نہیں۔ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ بالکل سچ اور صحیح ہے۔ پس جو شخص میرے پر مبالغہ اور بات کو زیادہ کر دینے کی تہمت لگاوے وہ ظلم کرتا ہے اور ظلم کا علاج وہی ہے جو مَیں نے لکھ دیا ہے۔ منہ

الّا قول البشر و اعانه علیه قوم آخرون۔ قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ ھٰذا من رحمۃ ربّک یتم نعمتہ علیک لیکون آیۃ للمومنین۔ یعنے مخالف کہینگے کہ یہ تو انسان کا قول ہے اور لوگوں نے اسکی مدد کی ہے۔ کہہ اسپر دلیل لاؤ اگر تم سچّے ہو یعنی مقابلہ کر کے دکھلاؤ۔ بلکہ یہ خدا کی رحمت سے ہے۔ تا وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے اور تا مومنوں کیلئے نشان ہو۔ یعنی تیری سچائی پر یہ ایک نشان ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا*۔ اس عرصہ میں بہت سی عمدہ عمدہ کتابیں زبان عربی میں بالتزام محاسن ادب و بلاغت و فصاحت اس عاجز نے لکھیں اور مخالفین کو انکے مقابلہ کیلئے ترغیب دلائی یہانتک کہ پانچہزار روپیہ تک انعام دیتا کیا اگر وہ نظیر بنا سکیں لیکن وہ بمقابل اُن کتابوں کے کچھ بھی نہ لکھ سکے سو اگر یہ خدا تعالیٰ کا فعل نہ ہوتا تو صدہا کتابیں مقابلہ پر لکھی جاتیں خصوصًا اس حالت میں کہ جبکہ اپنے صدق و کذب کا مدار انھیں پر رکھا گیا تھا اور صاف لفظوں میں کہدیا گیا تھا کہ اگر وہ اس نشان کو بالمقابل کسی تالیف کے پیش کرنے سے توڑ سکیں تو ہمارا دعویٰ جھوٹا ٹھہریگا۔ لیکن وہ لوگ مقابلہ سے بالکل عاجز رہے۔ اور ایسا ہی وہ پادری صاحبان جو ادنیٰ ادنیٰ جاہل مرتد کا نام مولوی رکھدیتے ہیں اِس مقابلہ اور معارضہ سے ایسے عاجز ہوئے جو اس طرف اُنہوں نے مُنہ بھی نہیں کیا۔ اور اس پیشگوئی میں کمال یہ ہے کہ یہ اُن عربی کتابوں کے وجود سے سولہ سترہ برس پہلے لکھی گئی۔ کیا انسان ایسا کر سکتا ہے۔؟!!

بارھویں پیشگوئی جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۸ اور ۲۳۹ میں لکھی ہے علم قرآن ہے

اِس پیشگوئی کا ماحصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تجھ کو علم قرآن دیا گیا ہے ایسا علم جو باطل کو نیست کریگا۔ اور اسی پیشگوئی میں فرمایا کہ دو انسان ہیں جنکو بہت ہی برکت دیگئی۔ ایک وہ معلم جس کا نام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ایک یہ متعلم یعنی اس کتاب کا لکھنے والا۔ اور یہ اُس آیت کی طرف بھی اشارہ ہے جو قرآن شریف میں اللہ جلشانہ

* اسی پیشگوئی کا مؤید براہین احمدیہ کا وہ الہام ہے جو اسکے بہان لکھا ہے یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک یعنی اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی ہے یعنے فصاحت بلاغت منہ

فرماتا ہے و آخرین منھم لما یلحقوا بھم[1]۔ یعنی اس نبی کے اور شاگرد بھی ہیں جو ہنوز ظاہر نہیں ہوئے اور آخری زمانہ میں انکا ظہور ہوگا۔ یہ آیت اسی عاجز کیطرف اشارہ تھا کیونکہ جیسا کہ ابھی الہام میں ذکر ہو چکا ہے یہ عاجز رُوحانی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردوں میں سے ہی اور یہ پیشگوئی جو قرآنی تعلیم کیطرف اشارہ فرماتی ہے۔ اسی کی تصدیق کیلئے کتاب کرامات الصادقین لکھی گئی تھی۔ جسکی طرف کسی مخالف نے رُخ نہیں کیا۔ اور مجھے اُس خدا کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مجھے قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک رُوح پر غلبہ دیا گیا ہے۔ اور اگر کوئی مولوی مخالف میرے مقابل پر آتا جیسا کہ میں نے قرآنی تفسیر کے لئے بار بار اُنکو بلایا تو خدا اُسکو ذلیل اور شرمندہ کرتا۔ سو فہم قرآن جو مجھ کو عطا کیا گیا یہ اللہ جلشانہٗ کا ایک نشان ہے۔ میں خدا کے فضل سے اُمید رکھتا ہوں کہ عنقریب دُنیا دیکھے گی کہ میں اس بیان میں سچا ہوں۔ اور مولویوں کا یہ کہنا کہ قرآن کے معنے اسی قدر درست ہیں جو احادیث صحیحہ سے نکل سکتے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر بیان کرنا معصیت ہے چہ جائیکہ موجب کمال سمجھا جائے۔ یہ سراسر خیالات باطلہ ہیں۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن اصلاح کامل اور تزکیہ اتم اور اکمل کے لئے آیا ہے اور وہ خود دعویٰ کرتا ہے کہ تمام کامل سچائیاں اُس کے اندر ہیں جیسا کہ فرماتا ہے فیھا کتب قیمۃ[2] تو اس صورت میں ضرور ہے کہ جہاں تک سلسلہ معارف اور علوم الٰہیہ کا مُمتد ہو سکے وہاں تک قرآنی تعلیم کا بھی دامن پہنچا ہوا ہو۔ اور یہ بات صرف میں نہیں کہتا بلکہ قرآن خود اس صفت کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور اپنا نام اکمل الکتب رکھتا ہے پس ظاہر ہے کہ اگر معارف الٰہیہ کے بارے میں کوئی حالت منتظرہ باقی ہوتی جس کا قرآن شریف نے ذکر نہیں کیا تو قرآن شریف کا حق نہیں تھا کہ وہ اپنا نام اکمل الکتب رکھتا۔ حدیثوں کو ہم اس سے زیادہ درجہ نہیں دے سکتے کہ وہ بعض مقامات میں بطور تفصیل اجمالات قرآنی ہیں۔ سخت جاہل اور نااہل وہ اشخاص ہیں کہ جو قرآن شریف کی تعریف اس طور سے نہیں کرتے جو قرآن شریف میں موجود ہے بلکہ اُسکو معمولی اور کم درجہ پر لانے کیلئے کوشش کر رہے ہیں۔ غرض ایک پیشگوئی یہ بھی ہے جو جناب الٰہی کی طرف سے مجھ کو عطا ہوئی جس کا

[1] الجمعۃ: ۴ [2] البینۃ: ۴

مقابلہ کوئی مخالف نہیں کر سکا۔ اور خدا نے تمام معاندین کو ذلیل کیا۔ قرآن کے اعجازی معارف جو غیر محدود ہیں اُن پر ایک یہ بھی دلیل ہے کہ ظاہر اور معمولی معنے تو ہر ایک مومن اور فاسق اور مسلم اور کافر کو معلوم ہیں اور کوئی وجہ نہیں جو معلوم نہ ہوں۔ تو پھر نبیوں اور عارفوں کو اُن پر کیا فوقیت ہوئی۔ اور پھر اسکے کیا معنے ہوئے کہ لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ[1]۔

تیرھویں پیشگوئی وہ ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں لکھی گئی ہے اور وہ یہ ہے اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ۔ یَاْتِیْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یعنی خدا کی مدد تجھے دُور دُور سے پہنچے گی اور لوگ دُور دُور سے تیرے پاس آئیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہؤا۔ اور ہمارے مخالف بھی مانتے ہیں کہ ہندوستان کے کناروں تک ہمارے سلسلہ کے مددگار موجود ہیں۔ اور پشاور سے لیکر بمبئی اور مدراس اور کلکتہ تک لوگ دُور دُور کا سفر اُٹھا کر قادیان میں پہنچتے ہیں اور یہ پیشگوئی سترہ سال کی ہے اور اسوقت لکھی گئی تھی کہ جب اس رجوع خلائق کا نام و نشان نہ تھا۔ اب سوچنا چاہیئے کہ کیا یہ انسان کا فعل ہے؟ کیا انسان اِس بات پر قادر ہے کہ ایسی پوشیدہ اور نہاں در نہاں باتیں کہ ایک عمر کے بعد ظاہر ہونے والی تھیں پہلے سے بتلاوے۔؟!

چودھویں پیشگوئی جو براہین احمدیہ کے اسی صفحہ ۲۳۹ میں ہی یہ ہے۔ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ* لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ظُلِمُوْا وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرٌ۔ یعنی خدا وہ ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ اُن پر ظلم ہؤا اور خدا اُن کی مدد کریگا۔ یہ آیات قرآنی الہامی پیرایہ میں اس عاجز کے حق میں ہیں اور رسول سے مراد مامور اور فرستادہ ہے جو دین اسلام کی تائید کے لئے ظاہر ہؤا۔ اِس پیشگوئی کا ماحصل یہ ہے کہ خدا نے جو اس مامور کو مبعوث فرمایا ہے یہ اسلئے فرمایا کہ تا

* حدیثوں میں جو یہ پیشگوئی ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں تمام ملتیں ہلاک ہو جائینگی مگر اسلام۔ اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ بجز اسلام کوئی مذہب باقی نہیں رہیگا کیونکہ ایسا ہونا تو قرآن کے منافی ہے اُن آیتوں میں غور کرو جہاں لکھا ہے کہ یہود اور نصاریٰ قیامت تک رہیں گے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ تمام مذاہب مُردہ اور ذلیل ہو جائینگے اور اسلام کے مقابل پر مر جائینگے مگر اسلام کہ وہ اپنی روشنی اور زندگی اور غلبہ ظاہر کریگا۔ منہ

[1] الواقعة : ۸۰

اس کے ہاتھ سے دین اسلام کو تمام دینوں پر غلبہ بخشے اور ابتداء میں ضرور ہے کہ اس مامور اور اسکی جماعت پر ظلم ہو لیکن آخر میں **فتح ہوگی** اور یہ دین اس مامور کے ذریعہ سے تمام ادیان پر غالب آجائیگا اور دوسری تمام ملتیں بینہ کے ساتھ ہلاک ہو جائینگی۔ دیکھو! یہ کسقدر عظیم الشان پیشگوئی ہے اور یہ **وہی پیشگوئی** ہے جو ابتدا سے اکثر علماء کہتے آئے ہیں کہ **مسیح موعود کے حق میں ہے اور اسکے وقت میں پوری ہوگی** اور براہین احمدیہ میں سترہ برس سے مسیح موعود کے دعوے سے پہلے درج ہے تا خدا اُن لوگوں کو شرمندہ کرے کہ جو اس عاجز کے دعویٰ کو انسان کا افترا خیال کرتے ہیں۔ براہین خود گواہی دیتی ہے کہ اُسوقت اس عاجز کو اپنی نسبت مسیح موعود ہونے کا خیال بھی نہیں تھا اور پُرانے عقیدہ پر نظر تھی۔ لیکن خدا کے الہام نے اسی وقت گواہی دی تھی کہ تو مسیح موعود ہے۔ کیونکہ جو کچھ آثار نبویہ نے مسیح کے حق میں فرمایا تھا الہام الٰہی نے اس عاجز پر جما دیا تھا۔ **یہاں تک** کہ اسی براہین احمدیہ میں نام بھی **عیسیٰ** رکھ دیا۔ چنانچہ صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے یا عیسیٰ انی متوفیك و رافعك الیّ و جاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ ثُلّة من الاولین وثُلّة من الاخرین۔ یعنے اے عیسیٰ میں تجھے طبعی وفات دُونگا اور اپنی طرف اُٹھاؤنگا۔ اور تیرے تابعین کو اُن لوگوں پر غلبہ بخشونگا جو مخالف ہونگے اور تیرے تابعین دو قسم کے ہوں گے پہلا گروہ اور پچھلا گروہ۔ یہ آیت حضرت مسیح پر اسوقت نازل ہوئی تھی کہ جب اُنکی جان یہودیوں کے منصوبوں سے نہایت گھبراہٹ میں تھی اور یہودی اپنی خباثت سے اُنکے مصلوب کرنے کی فکر میں تھے تا مجرمانہ موت کا داغ انپر لگ کر توریت کی ایک آیت کے مواقق انکو ملعون ٹھہرا دیں کیونکہ توریت میں لکھا تھا کہ جو لکڑی پر لٹکایا جائے وہ لعنتی ہے۔ چونکہ صلیب کو جرائم پیشہ سے قدیم طریق سزا دہی کی وجہ سے ایک مناسبت پیدا ہو گئی تھی اور ہر ایک خونی اور نہایت درجہ کا بدکار صلیب کے ذریعہ سے سزا پاتا تھا اسلئے خدا کی تقدیر نے راستبازوں پر صلیب کو حرام کر دیا تھا تا پاک کو پلید سے مشابہت پیدا نہ ہو۔ پس یہ عجیب بات ہے کہ کوئی نبی مصلوب نہیں ہوا تا انکی سچائی عوام کی نظر

میں مشتبہ نہ ہو جائے ✦

غرض اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کو ایسے اضطراب کے زمانہ میں تسلّی دی تھی کہ جب یہودی انکے مصلوب کرنے کی فکر میں تھے۔ اب جو یہ آیت براہین احمدیہ میں اِس عاجز پر بطور الہام نازل ہوئی تو اسمیں ایک باریک اشارہ یہ ہے کہ اس عاجز کو بھی ایسا واقعہ پیش آئے گا کہ **لوگ قتل کرنے یا مصلوب کرانے** کے منصوبے کرینگے تا یہ عاجز جرائم پیشہ کی سزا پاکر حق مشتبہ ہو جائے۔ سو اس آیت میں اللہ تعالیٰ اِس عاجز کا نام عیسٰی رکھکر اور وفات دینے کا ذکر کرکے ایما فرماتا ہے کہ یہ منصوبے **پیش نہیں جائینگے** اور میں انکی شرارتوں سے **محافظ** ہونگا۔ اور اسی الہام کے آگے جو صفحہ ۵۵۷ میں الہام ہے اُسمیں ظاہر فرمایا گیا کہ ایسا کب ہوگا اور اُسدن کا نشان کیا ہے۔ یعنے ایسے منصوبے جو قتل کے لئے کئے جائینگے وہ کب اور کس وقت میں ہونگے اور کن اُمور کا ان سے پہلے ظاہر ہونا ضروری ہے۔ سو اِسی الہام کے بعد میں جو الہام ہے اسمیں اسکی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے **میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤنگا** (یہ رافعک الیّ کی تفسیر ہے) **دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خُدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کردے گا۔** اِس الہام میں اللہ تعالیٰ نے صاف لفظوں میں فرمادیا کہ قتل کی سازشوں کا وقت وہ ہوگا کہ جب ایک چمکدار نشان حملہ کی صورت پر ظاہر ہوگا۔ چنانچہ اِس الہام کے بعد جو عربی میں الہام ہے وہ بھی اِس مضمون قتل کے فتنہ کیطرف اشارہ کرتا ہے اور وہ یہ ہے الفتنة ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم۔ فلمّا تجلّٰی ربّه للجبل جعله دکّا۔ قوة الرحمٰن لعُبَید اللّٰه الصمد۔ مقام لا تترقی العبد فیه بسعی الاعمال۔ ترجمہ یہ ہے کہ جب یہ حمکتا ہوا نشان ظاہر ہوگا۔ تو اس وقت ایک فتنہ* برپا ہوگا۔

---

* حاشیہ۔ آریوں اور ہندوؤں نے جس قدر جابجا خفیہ جلسے اور پوشیدہ مشورے اِس عاجز کے قتل کیلئے کئے ہیں اُنکی نسبت ابتک میرے پاس پچاس کے قریب خط پہنچے ہیں بعض اُن میں سے گمنام ہندوؤں کے خط ہیں اور بعض معزز مسلمانوں کے خط ہیں جنکو ان مشوروں

(یہ وہی فتنہ سازش قتل ہے جسکی مناسبت سے الہام مذکورہ میں اس عاجز کو یا عیسٰے کرکے پکارا گیا تھا یعنے قتل کرنے یا مصلوب کرانے کے ارادہ کا فتنہ) اِس الہام میں پہلے اس عاجز کا نام عیسٰی رکھا گیا اور پھر وعدہ کیا گیا ہے کہ مَیں تجھے وفات دُونگا اور وُہی آیت جو قرآن شریف میں حضرت عیسٰی کے وفات کے وعدہ کے متعلق ہے اس عاجز کے حق میں

بقیہ حاشیہ

کی اطلاع ہوئی۔ اسوقت خطوط کی نقل کی اِس جگہ ضرورت نہیں وہ سب میرے پاس محفوظ ہیں۔ لیکن ہندو اخبار میں سے کچھ بطور نمونہ نقل کرتا ہوں تا معلوم ہو کہ وہ ابتلاء جو یہود کی شرارتوں سے حضرت عیسٰی کو پیش آیا تھا وہی مجھ کو پیش آگیا۔ اور اس فتنہ کے لفظ سے جو الہام الفتنۃ ھھنا میں پایا جاتا ہے وہی ابتلا مراد ہے۔ اور اسی بنا پر معہ بعض دُوسرے وجوہ کے اِس عاجز کا نام عیسٰی رکھا گیا۔ یہود کا فتنہ دو حصہ پر مشتمل تھا۔ ایک وہ حصّہ تھا جو حضرت عیسٰی کے قتل کیلئے انکے اپنے منصوبے تھے۔ اور دُوسرا وہ حصّہ تھا کہ جو وہ گورنمنٹ رومیہ کو حضرت عیسٰی کی گرفتاری اور قتل کیلئے افروختہ کرتے تھے۔ سو ان دنوں میں بھی وُہی معاملہ پیش آیا۔ صرف فرق اتنا رہا کہ وہاں یہود تھے اور یہاں ہنود۔ سو پہلا حصّہ جو قتل کے لئے خانگی سازشیں ہیں انکا نمونہ ایم آر بشیشر داس کے اُس مضمون سے معلوم ہوتا ہے جو اُس نے اخبار آفتاب ہند مطبوعہ ۱۸۔ مارچ ۱۸۹۷ء کے صفحہ ۵ پہلے کالم میں چھپوایا ہے جس کا عنوان یہ ہے "**مرزا قادیانی خبردار**" اور پھر بعد اسکے لکھا ہے کہ "مرزا قادیانی بھی امروز فردا کا مہمان ہے بکری کی ماں کب تک خیر منا سکتی ہے آجکل ہنود کے خیالات مرزا قادیانی کی نسبت بہت بگڑے ہوئے ہیں۔ پس مرزا قادیانی کو خبردار رہنا چاہیئے کہ وہ بھی بکرعید کی قربانی نہ ہو جائے" اور پھر اخبار رہبر ہند لاہور ۱۵۔ مارچ ۱۸۹۷ء میں صفحہ ۱۲ پہلے کالم میں لکھا ہے "کہتے ہیں کہ ہندو قادیان والے کو قتل کرائیں گے"۔

اور دوسرا حصہ جو گورنمنٹ کے افروختہ کرنے کے متعلق ہے اس کا اخبارات مفصلہ ذیل ہیں جو ہندوؤں کیطرف سے نکلے ہیں بیان ہے۔ چنانچہ اخبار پنجاب سماچار ۲۷۔ مارچ ۱۸۹۷ء جو ایک ہندو پرچہ لاہور سے نکلتا ہے اِس طرح اپنے صفحہ پانچ میں گورنمنٹ کو افروختہ کرتا ہے۔ "سب سے اوّل اِس خیال کو (یعنے سازش قتل کے خیال کو) پَیدا کرنے والی مرزا غلام احمد قادیانی

الہام ہوئی یعنی یاعیسٰی انّی متوفّیك ورافعك الیّ ۔ اور جیسا کہ ابھی میں لکھ چکا ہوں۔ اِس بشارت کی حضرت عیسٰی کے حق میں بھی ضرورت پڑی تھی کہ اس وقت

کی پیشگوئی ہے" پھر اسی اخبار کے صفحہ ۶ میں لکھا ہے کہ" مرزا صاحب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ پنڈت جی کی موت دُوسری شوال کو ہونی تھی" یعنے پیشگوئی میں جو دُوسری شوال کی طرف اشارہ تھا اور ویسا ہی وقوع میں آیا تو بس یہ کافی دلیل ہے کہ پیشگوئی کرنے والے کی سازش سے یہ قتل ظہور میں آیا۔ پھر یہی اخبار ۱۰۔ مارچ ۱۸۹۷ء کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ "ایک حضرت نے (یعنی اس عاجز نے) اپنی معتنفہ کتاب موعود مسیحی میں یہ پیشگوئی بھی کی تھی پنڈت لیکھرام چھ سال کے عرصہ میں عید کے دن نہایت دردناک حالت میں مریگا" اب یہ پرچہ عید کے دن کا نام لیکر گورنمنٹ کو اِس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ ایسا پتہ دینا انسان کے منصوبہ پر دلالت کرتا ہے۔ مگر عید کا دن بیان کرنے میں غلطی کرتا ہے۔ الہام الٰہی میں دوسری شوال کیطرف اشارہ پایا جاتا ہے۔* پھر اسی پرچہ کے صفحہ ۲ میں لکھتا ہے" قتل کے لئے آدمی مقرر کیا گیا۔ اُدھر سے مصنف موعود مسیحی کی پیشگوئی بھی قریب تھی کیونکہ غالباً ۱۸۹۷ء چھٹا سال تھا اور پانچ مارچ سنہ حال آخری عید چھٹے سال کی تھی" اِسمیں جس قدر غلطیاں ہیں حاجت بیان نہیں۔ بہرحال اس تقریر سے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ منصوبہ مقرر کیا گیا تھا کہ عید پر یا عید کے قریب قتل کیا جائے۔ پھر اسی خیال کو قوت دینے کے لئے اسی اخبار میں لکھتا ہے کہ" یہ قتل کئی ایک اشخاص کی مُدت کی سوچی اور سمجھی ہوئی اور پختہ سازش کا نتیجہ ہے جسکی تجاویز امرتسر اور گورداسپورہ کے نزدیک اور دہلی اور بمبئی کے اردگرد مدت سے ہو رہی تھیں۔ کیا یہ غیر اغلب ہے کہ اِس سازش کا جنم اُن اشخاص سے ہُوا ہو کہ جو علانیہ بذریعہ تحریر و تقریر کہا کرتے تھے کہ پنڈت کو مار ڈالینگے اور مزید براں یہ کہ پنڈت اِس عرصہ میں اور فلاں دن ایک دردناک حالت میں مریگا۔ کیا آریہ دھرم کے مخالف چند ایک کتب کے ایک خاص مصنّف کو

* خداتعالیٰ نے الہام میں لیکھرام کا نام عجل جسد لہ خوار رکھا ہے یعنی گوسالہ سامری۔ اِسمیں بھی یہی اشارہ ہے کہ عید کے دنوں میں وہ ہلاک ہوگا کیونکہ توریت میں ابتک لکھا ہُوا موجود ہے کہ سامری کا گوسالہ بھی عید کے دن نیست ُ نابود کیا گیا تھا۔ اور عید کا دُوسرا دن بھی عید کے حکم میں ہے۔ منہ

یہودیوں کی ہر روز کی دھمکیوں سے اُنکی جان خطرہ میں تھی۔ اور یہودی لوگ ایک ایسی موت کی انکو دھمکی دیتے تھے جس موت کو ایک مجرمانہ موت سمجھ سکتے ہیں! اور جسپر توریت کے رُو سے بھی راستبازی کی شان کو دھبہ لگتا ہے اسلئے خدا تعالیٰ نے ایسے پُرخطر وقت میں ایسی پلید اور لعنتی موت سے انکو بچالیا۔ پس اس الہام میں جو اسی آیت کے ساتھ اس عاجز کو ہؤا یہ ایک نہایت لطیف پیشگوئی ہے جو آج کے دن سے سترہ برس پہلے کیگئی اور یہ باآواز بلند بتلا رہی ہے کہ وہی واقعہ اس جگہ بھی پیش آئیگا۔ اور اس عاجز کو عیسٰے کے نام سے مخاطب کرکے یہ کہنا کہ اے عیسٰی میں تجھے وفات دُونگا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا۔ یہ درحقیقت اُس واقعہ کا نقشہ دکھلانا ہے جو حضرت عیسٰی کو پیش آیا تھا اور وہ واقعہ یہ تھا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵

اس سازش سے کوئی تعلق نہیں ہے" اسمیں گورنمنٹ کو یہ پرچہ یہ جتلانا چاہتا ہے کہ کیا ایسا شخص جس نے میعاد مقرر کردی قتل کا دن بتلا دیا اور زبان سے کہتا رہا کہ فلاں دن مریگا اس کو قتل کے منصوبہ میں کچھ سازش نہیں؟ پھر ایک اور اخبار جسکا نام اخبار عام ہے اس کے پرچہ ۱۶۔ مارچ ۱۸۹۷ء صفحہ ۳ میں لیکھرام کے قاتل کی نسبت لکھا ہے "کہ طرح طرح کی افواہیں مشہور ہیں۔ اور قادیانی صاحب کا رویہ سب سے نرالا ہے۔ . . . . . سخت افسوس سے قبول کرنا پڑتا ہے کہ مرزا قادیانی صاحب کا فرض ہے کہ جب الہام کے زور سے انہوں نے لیکھرام کے قتل کی پیشگوئی کی تھی اسی الہام کے زور سے بتلادیں کہ قاتل اس کا کون ہے" پھر ایڈیٹر اخبار عام اپنے پرچہ ۱۰۔ مارچ ۱۸۹۷ء میں لکھتا ہے کہ "اگر ڈپٹی صاحب یعنی آتھم کے ساتھ ایسا واقعہ ہو جاتا جس کا خمیازہ لیکھرام کو بھگتنا پڑا تب اور صورت تھی" یعنے اس حالت میں گورنمنٹ پیشگوئی کرنے والے سے ضرور مواخذہ کرتی۔ ایسا ہی ایس ہند میرٹھ لیکھرام کے مارے جانے کی طرف اشارہ کرکے اپنے پرچہ مارچ میں لکھتا ہے کہ "ہمارا ماتھا تو اُسی وقت ٹھنکا تھا کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے لیکھرام کی موت کی نسبت پیشگوئی کی تھی کیا اس کو علم غیب تھا"

اور ایسا ہی کئی اور ہندو اخباروں میں متفرق طریقوں سے اپنے مُفسدانہ خیالات کو ظاہر کیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اِس سے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ پنجاب میں انکے مفسدانہ منصوبوں کا ایسا شور پڑا ہؤا ہے کہ شاذ نادر کوئی ان سے بے خبر ہوگا۔ منہ

کہ یہود نے اس ارادہ سے اُنکو قتل کرنا چاہا تھا کہ انکا کاذب ہونا ثابت کریں۔ اور اُنھوں نے یہ پہلو ہاتھ میں لیا تھا کہ ہم صلیب کے ذریعہ سے اُسکو قتل کرینگے۔ اور مصلوب لعنتی ہوتا ہی۔ اور لعنت کا مفہوم یہ ہے کہ انسان بے ایمان اور خدا سے برگشتہ اور دُور اور مہجور ہو۔ اور اِس طرح پر اُنکا کاذب ہونا ثابت ہو جائے گا۔ اور خدا نے اُن کو تسلّی دی کہ تُو ایسی موت سے نہیں مرے گا جس سے یہ نتیجہ نکلے کہ تو لعنتی اور خُدا سے دُور اور مہجور ہے بلکہ مَیں تجھے اپنی طرف اُٹھاؤنگا یعنی زیادہ سے زیادہ تیرا قرب ثابت کرونگا* اور یہود اپنے اس ارادہ میں نامراد رہیں گے۔ پس لفظ رفع کے مفہوم میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی بھی ایک پیشگوئی مخفی تھی کیونکہ جس سچائی کے زیادہ ظاہر ہونے کا وعدہ تھا وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے وقوع میں آئی۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے ایک سچے نبی کو بغیر شہادت کے نہ چھوڑا۔

غرض یہی پیشگوئی اس عاجز کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے موجود ہے اور آج سے سترہ برس پہلے شائع ہو چکی۔ سو یہ الہام وہی شانِ نزول اپنے ساتھ رکھتا ہے جو حضرت مسیح کے متعلق ہونے کی حالت میں اُسکے ساتھ تھی یعنے جیسا کہ اُس وقت میں یہ وحی اسی غرض سے حضرت عیسٰی پر نازل ہوئی تھی کہ انکو پیش از وقت خبر دیجائے کہ تیری نسبت قتل کے منصوبے ہونگے اور مَیں تجھ کو بچالونگا۔ اِسی غرض سے یہ الہام بھی ہی۔ اگر فرق ہی تو صرف اتنا ہے کہ اُس وقت قتل کے منصوبے کرنیوالے یہود تھے اور اب ہنود ہیں۔ اور یہود نے حضرت مسیح کی تکذیب کے لئے یہ پہلو سوچا تھا کہ اُنکو مصلوب کر کے توریت کے رُو سے اُن کا لعنتی ہونا

* حاشیہ۔ یہ وعدہ اس عاجز کو بھی دیا گیا کہ مَیں تجھے وفات دُونگا اور اپنی طرف اُٹھاؤنگا۔ چنانچہ اُسی آیت کو بطور الہام اِس عاجز کے حق میں بھی نازل فرمایا ہے جس سے ہمارے علماء رفع عنصری مُراد لیتے ہیں۔ اور مَیں دلائل سے ثابت کر چکا ہوں کہ یہ آیت میرے حق میں بھی الہام ہوئی ہی۔ تو اب کیا میری نسبت بھی یہ عقیدہ رکھنا چاہیئے کہ مَیں معہ جسم عنصری آسمان کی طرف اُٹھایا جاؤنگا۔ اگر کہو تمہارا الہام ثابت نہیں تو یہ عُذر فضول ہوگا کیونکہ جس لطیف پیشگوئی پر یہ الہام مشتمل ہے وہ ظہور میں آگئی ہے پس اسی دلیل سے الہام کا سچا ہونا ثابت ہو گیا۔ منہ

کھلجائیگا اور سچا پیغمبر لعنتی نہیں ہو سکتا۔ پس اس طرح پر اُنکا جھوٹا ہونا دلوں پر جم جائیگا اور ایسی ذلّت کے ساتھ زندگی کا خاتمہ ہوکر پھر اُن کا کوئی بھی نام نہیں لے گا۔ اِسی ذلّت کی موت کا بھاری غم تھا جس نے تمام رات حضرت عیسٰی علیہ السلام کو دُعا کرنے کا جوش دیا اور عین صلیب کے وقت "ایلی ایلی لما سبقتنی" انکے مُنہ سے کہلایا۔ ورنہ ایک نبی کو اپنی موت کا کیا غم ہو سکتا ہے۔ یہ بہادر قوم تو موت کے غم کو پَیروں کے نیچے کچلتی ہو۔ ایسا ڈر نبی کے دل کیطرف کیونکر منسوب کر سکیں بلکہ لعنت کے فتنہ کا ڈر تھا جو انکے دل کو کھا گیا تھا۔ آخر اُس راستباز کو خدا نے بچالیا اور براہین احمدیہ کی اِس پیشگوئی میں یہ اشارہ ہے کہ یہی منصوبہ تمہارے لئے ایک قوم کریگی۔ چنانچہ ان دنوں میں لیکھرام کی موت کے بعد ہنود نے یہی کیا اور کر رہے ہیں۔ لیکن انھوں نے میری تکذیب کیلئے یہ دُوسرا پہلو سوچا ہے کہ اگر ممکن ہو تو اسکو بھی عید کے قریب قریب قتل کر دیں اور اس طرح پر الٰہی پیشگوئی کو برباد کرکے دلوں سے اسلامی عظمت کو مٹا دیں اور لوگوں کو اس طرف توجہ دلاویں کہ جیسا کہ لیکھرام ایک پیش از وقت پیشگوئی کے موافق قتل ہو گیا۔ ایسا ہی یہ شخص بھی پیش از وقت ہماری پیشگوئی کے موافق قتل ہو گیا۔ پس اگر وہ خدا کا الہام ہو سکتا ہو تو ہماری بات کو بھی خدا کا الہام کہنا چاہیئے۔ سو اِس طرح پر دُنیا میں ایک گڑبڑ پڑ جائیگا۔ اور لوگ ہندوؤں کے ایک مُردہ کے مقابل مسلمانوں کے ایک مُردہ کو دیکھ کر اس نتیجہ تک پہنچ جائینگے کہ دونوں انسانی منصوبے ہیں۔ اور اس طرح پر بآسانی اُس شخص کا کاذب ہونا ثابت ہو جائیگا۔ سو یہود اور ہنود تکذیب کی مدعا میں واحد ہیں صرف جُدا جُدا دو پہلو انکو سُوجھے۔ پس خدا نے اسوقت سے سترہ برس پہلے سمجھا دیا کہ جیسا کہ یہود اپنے ارادہ میں ناکام رہے ہنود بھی اپنے ارادہ میں ناکام رہیں گے اور صاف لفظوں میں سمجھا دیا کہ یہ منصوبہ قتل اسوقت ہوگا کہ جب ایک چمکتا ہوا نشان حملہ کے رنگ میں ظہور میں آئیگا اور اُس حملہ کے بعد ایک فتنہ ہوگا اُسی فتنہ کے مشابہ جو مسیح کی نسبت ہوا تھا۔ اور پھر اسی الہام کے ساتھ عربی میں الہام ہے جسکے یہ معنے ہیں کہ خدا مشکلات کے پہاڑ دور کردیگا اور یہ سب رحمان کی قوت سے ہوگا۔

اور پھر اسی الہام کی تائید میں براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۰۶ میں ایک الہام ہے جس میں ہندوؤں اور عیسائیوں کے لئے ایک کھلے کھلے نشان کا وعدہ کیا ہے جیساکہ فرمایا ہے لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیھم **البینہ** وکان کیدھم عظیما۔ یعنی مشرک اور عیسائی بجز ایک کھلے کھلے نشان کے اپنی تکذیب سے باز آنیوالے نہیں تھے اور اُن کا مکر بہت بڑا تھا۔ اور پھر فرمایا کہ اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دُنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔ یہ وہی کھلا کھلا نشان ہے جسکو دُوسری جگہ چمکار کے لفظ سے تعبیر کیا ہے جو لیکھرام کی موت کا نشان ہے اور صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے نہایت صفائی سے اس نشان کو ظاہر کیا ہے کیونکہ اس پیشگوئی میں میعاد بتلائی گئی تھی۔ عید کا دُوسرا دن بتلایا گیا تھا۔ اور موت بذریعہ قتل بتلائی گئی تھی۔ اور کشفی عبارت صاف بتلاتی تھی کہ موت اتوار کو ہوگی اور رات کے وقت ہوگی۔ سو یہ ساری باتیں اسی طرح ظہور میں آگئیں جیساکہ پہلے سے کہی گئی تھیں۔ اور ہندوؤں کا سازش کا الزام اور قتل کرنیکے ارادہ کا الزام اس پیشگوئی کی صفائی پر کچھ غبار نہیں ڈال سکتا کیونکہ ابھی ہم بیان کر چکے ہیں کہ براہین احمدیہ میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ اس نشان کے ظہور کے وقت ایک فتنہ ہوگا۔ اور وہ فتنہ اُس فتنہ سے مُشابہ ہوگا کہ جو حضرت عیسیٰؑ کی نسبت یہود نے اُٹھایا تھا۔ یعنی یہ کہ گورنمنٹ کے ذریعہ سے مصلوب کروانے کی کوشش یا خود قتل کرنے کا منصوبہ کرنا۔

اور اس جگہ یاد رہے کہ جو کچھ ہندو اور ہمارے دوسرے مخالف اِس پیشگوئی پر گرد و غبار ڈالنا چاہتے ہیں ایسا کبھی نہیں ہوگا کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے اسلئے خدا تعالیٰ اسکو ہرگز ضائع نہیں کریگا۔ بلکہ وہ روز بروز اسکی صفائی ظاہر کریگا۔ اور جیسے جیسے لوگوں کو یہ پیشگوئی سمجھ آتی جائیگی ویسے ویسے اسکی طرف کھنچے جائیں گے۔ کیا اس پیشگوئی کی عظمت کیلئے یہ کافی نہیں کہ علاوہ ان تمام تصریحات کے جو اس پیشگوئی میں موجود ہیں۔ براہین احمدیہ میں بھی سترہ برس پہلے اس واقعہ سے اِس پیشگوئی کی خبر دیگئی ہے۔

پندرھویں پیشگوئی ڈپٹی عبداللہ آتھم کی نسبت پیشگوئی ہے جو نہایت

صفائی سے پوری ہوگئی۔ آتھم مذکور کی نسبت پیشگوئی کے الہام میں صاف طور پر یہ شرط تھی کہ اگر حق کیطرف رجوع کریگا تو موت میں تاخیر ڈالدی جائیگی۔ چنانچہ اُس نے پیشگوئی کی میعاد میں اپنے اقوال اور افعال سے حق کی طرف رجوع کرنا ثابت کر دکھلایا۔ اس نے نہ صرف خوف کا اقرار کیا بلکہ وہ پیشگوئی کی میعاد میں اپنے گوشہ خلوت میں مردہ کی طرح پڑا رہا* اس عرصہ میں ایک مرتبہ اُسکو بخار آیا تو وہ روتا ہؤا بولا کہ "ہائے میں پکڑا گیا" اُس نے میعاد کے اندر تمام مباحثات چھوڑ دیئے گویا اُسکے مُنہ میں زبان نہ تھی میعاد کے دنوں میں اُس نے اپنی عجیب تبدیلی دکھلائی کہ گویا یہ وہ آتھم ہی نہیں ہے پس اگرچہ یہ تبدیلی اور ہراس اور غم کہ اُسکے چہرہ سے نمایاں تھا رجوع کیلئے کافی دلیل تھی۔ لیکن اس سے بڑھ کر اُس نے یہ بھی ثبوت دیدیا کہ میں نے اُسکو کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تو میعاد کے اندر ضرور ڈرتا رہا اور عیسائیت کے بیباکانہ طرز سے ضرور دستکش ہو کر ہیبت اسلام سے متأثر ہو گیا تھا جو رجوع کے اقسام میں سے ایک قسم ہے اور اگر یہ بات صحیح نہیں ہے تو تجھے قسم کھانا چاہیئے جسپر ہم چار ہزار روپیہ بلا توقف تجھے دیدینگے۔ لیکن اُس نے قسم نہ کھائی اور نہ نالش سے اپنے اُن جھوٹے الزاموں کو ثابت کیا جو اپنے خوف کی بنا ٹھہرائی تھی۔ یعنے یہ الزام کہ گویا ہم نے ایک سانپ تعلیم یافتہ اُسکی طرف چھوڑا تھا اور بعض مسلح سپاہی بھیجے تھے۔ پس اُسکی اس کارروائی سے صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ ضرور اُس نے رجوع کیا۔ اور الہامی عبارت میں یہ بھی تھا کہ اگر رجوع پر قائم نہ رہیگا اور حق کو چھپائے گا تو جلد مر جائیگا۔ چنانچہ وہ حق کا اخفا کر کے ہمارے آخری اشتہار سے سات ماہ کے اندر فوت ہو گیا۔ الہام کے موافق اُس کا مَرنا بھی صاف گواہی دیتا ہے کہ وہ صرف رجوع کے باعث سے کچھ دنوں تک زندہ رہ سکا تھا۔ یہ کیسی صاف بات ہے کہ الہام الٰہی میں آتھم کیلئے ایک زندہ رہنے کا پہلو تھا اور ایک مَرنے کا پہلو۔ سو خدا نے پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق دونوں پہلوؤں کو پورا کر کے دکھلا دیا۔ کیا زندہ رہنے کا پہلو جو شرط الہامی سے پیچھے بنا دیا ہے اور پہلے الہام میں درج نہیں تھا؟ اگر ایسی ہی سمجھ ناقص ہے تو ایک موٹے طور پر سمجھ لو کہ الہام کے لفظوں میں ہاویہ کا ذکر تھا اور ہاویہ کا کمال موت سے تعبیر کیا گیا تھا۔ اب سچ کہو کہ کیا آتھم پیشگوئی کی

* آتھم پیشگوئی کی میعاد میں جو پندرہ مہینے تھی اپنی پہلی عادتیں یعنی مباحثات اور مناظرات سے ایسا دستکش ہو گیا کہ اُسکی نظیر اُسکی

میعاد کے اندر بے چینی میں نہیں رہا جو ہاویہ کا مصداق ہے؟ کیا کہہ سکتے ہو کہ وہ آرام اور تسلی سے رہا؟ کیا یہ سچ نہیں کہ وہ میعاد سے خارج ہو کر اور عیسائیت پر اصرار کر کے ہمارے آخری اشتہار سے سات ماہ تک مر گیا؟ کیا دکھلا سکتے ہو کہ ابتک وہ کہیں زندہ بیٹھا ہے؟ کیا یہ ایسی باتیں ہیں جو کسی کو سمجھ نہیں آسکتیں؟ سو انکار پر اصرار اگر بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ دُنیا کسی پہلو سے خوش نہیں ہو سکتی۔ آتھم نے نرمی اور شرم اختیار کی اور اُس کا دِل خوف سے بھر گیا۔ سو خدا نے الہام کی شرط کے موافق خوف کے ایام میں اُس کو مُہلت دیدی مگر دُنیا کے لوگوں نے پھر یہی کہا کہ "آتھم کیوں نہیں مَرا" اور لیکھرام نے کچھ خوف نہ کیا اور شوخی دکھلائی۔ اِسلئے خدا تعالیٰ نے ٹھیک ٹھیک میعاد کے اندر اسکو ہلاک کیا اور دُنیا کے لوگوں نے کہا کہ "کیوں لیکھرام مر گیا ضرور کوئی خفیہ سازش ہوگی"۔ سو وہ جو میعاد کے اندر مَرنے سے بچایا گیا اُسپر بھی مخالفوں کا شور اُٹھا کہ کیوں بچایا گیا اور جو میعاد کے اندر پکڑا گیا اُسپر بھی شور اُٹھا کہ کیوں پکڑا گیا۔

اور جیسا کہ لیکھرام کی نسبت سترہ برس پہلے براہین احمدیہ میں خبر موجود ہے ایسا ہی آتھم کی نسبت بھی براہین احمدیہ میں خبر موجود ہے جو شخص براہین احمدیہ کا صفحہ ۲۴۱ غور سے پڑھے گا اُسکو اِس بات کو ماننا پڑیگا کہ درحقیقت براہین احمدیہ میں اِس فتنہ نصاریٰ کی جو آتھم کی میعاد گذرنے کے بعد ظہور میں آیا خبر دیگئی ہے۔ ان باتوں پر غور کرنے سے ایک ایماندار کا ایمان قوت پاتا ہے۔ لیکن افسوس کہ ہمارے مخالف دن بدن بے ایمانی میں بڑھتے جاتے ہیں نہ معلوم انکی قسمت میں کیا لکھا ہے۔ مولویوں کی حالت پر تو بہت ہی افسوس ہے کہ انکو آثار نبویہ کے ذریعہ سے آتھم کی پیشگوئی کی نسبت خبر دیگئی تھی مگر اُنھوں نے اس خبر کی بھی کچھ پرواہ نہیں کی۔ ایک دانشمند انسان جب براہین احمدیہ کو کھولکر صفحہ ۲۴۱ میں نصاریٰ کے ذکر اور انکے مکر اور حق پوشی کی پیشگوئی کے بعد پھر اس الہام کو پڑھے گا الفتنة ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم۔ اور پھر آگے چلکر جب پانسو گیارہ ۵۱۱ صفحہ پر ایک مفتری اور بیباک مسلمان کے ذکر کے بعد پھر اس الہام کو پڑھیگا الفتنة ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم اور پھر آگے چلکر جب صفحہ ۵۵۷ میں ایک چمکتے ہوئے نشان

کے ذکر کے بعد پھر اس الہام کو پڑھے گا الفتنۃ ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم تو ان تین فتنوں کے تصور سے جو صفحہ ۲۴۱ اور صفحہ ۵۱۱ اور صفحہ ۵۵۷ براہین احمدیہ میں اسوقت سے سترہ برس پہلے لکھی ہوئی ہیں طبعاً اُسکے دل میں ایک سوال پیدا ہوگا کہ یہ تین فتنے کیسے ہیں جنمیں سے ایک عیسائیوں سے تعلق رکھتا ہی اور ایک کسی منصوبہ باز مسلمان سے اور ایک کھلے کھلے نشان کے ظہور کے وقت سے۔ اور پھر جب واقعات کی تلاش میں پڑے گا تو وہ تین بھاری بلوے اسکی نظر کے سامنے آجائینگے جو ہر ایک انمیں سے فتنہ عظیم کہلانے کا مستحق ہے۔ تب خدا کا عمیق علم دیکھ کر ضرور سجدہ کریگا جس نے اسوقت یہ خبریں دیں جبکہ ان تینوں فتنوں کا نام ونشان نہ تھا اگر یہ تینوں فتنے چیستاں کے طور پر کسی واقعات کے جاننے والے کے سامنے پیش کئے جائیں تو فی الفور وہ جواب دیگا کہ ایک فتنہ آتھم کی پیشگوئی کے متعلق کا ہے جو عیسائیوں اور اُنکے حامی بخیل مسلمانوں سے ظہور میں آیا یعنے اُن مسلمانوں سے جن کا نام اِس پیشگوئی میں یہود رکھا ہے۔ اور دُوسرا فتنہ محمد حسین بٹالوی کی تکفیر کا فتنہ ہے۔ اور تیسرا وہ فتنہ جو ہندوؤں کی طرف سے نشانِ الٰہی کے ظہور کے بعد وقوع میں آیا۔ یہ تین فتنے ہیں جو پُر شور و بلوہ کی طرح ظہور میں آئے جنکی خدا نے سترہ برس پہلے خبر دیدی تھی !!!

اِس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ان تینوں میں سے کوئی فتنہ بھی قومی شور و غوغا سے خالی نہ تھا اور ہر ایک میں انتہائی درجہ کا جوش بھرا ہوا تھا۔ اور ہر ایک میں غیر معمولی غل غپاڑہ اُٹھا تھا۔ چنانچہ عیسائیوں کا فتنہ اُسوقت وقوع میں آیا تھا جب آتھم میعاد پیشگوئی کے بعد زندہ پایا گیا۔ پادریوں کو خوب معلوم تھا کہ الہامی پیشگوئی میں صریح شرط تھی کہ آتھم رجوع کی حالت میں جو ایک دلی فعل ہی میعاد میں مرنے سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے اور یہ بھی وہ خوب جانتے تھے کہ آتھم پیشگوئی کی ہیبت سے ضرور ڈرتا رہا۔ اور وہ ایام میعاد میں عیسائیت کے تعصب پر قائم نہیں رہ سکا۔ اور انکی مجلسوں سے بھاگ کر فیروزپور کے گوشہ خلوت میں جا بیٹھا۔ اور نیز انکو خوب معلوم تھا کہ ایک بیماری کے وقت میں اُس نے یہ بھی کہا کہ "میں پکڑا گیا" اور خوب جانتے تھے کہ فطرتاً اُس کی رُوح ڈرنے

والی تھی۔ اور انھیں کما حقہٗ اس بات کا علم تھا کہ اُس نے اپنی حرکات سے خوف ظاہر کیا استقامت ظاہر نہیں کی اور پہلی وضع متعصبانہ کو ایسا بدل دیا کہ اثناء میعاد میں دین اسلام کی مخالفت میں کبھی دو سطر کا مضمون بھی کسی اخبار میں نہیں چھپوایا اور نہ کوئی رسالہ نکالا جیسا کہ اسکی قدیم سے عادت تھی اور نہ کسی مسلمان سے بحث کی بلکہ اس طرح پر دنوں کو گذارا جیسا کہ کسی نے خاموشی کا روزہ رکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور پھر طرفہ یہ کہ چار ہزار روپیہ دینے پر بھی قسم نہ کھائی۔ اور مارٹن کلارک۔ سر پیٹ پیٹ کر رہ گیا مگر نالش نہ کی۔ اور تعلیم یافتہ سانپ وغیرہ الزاموں کو ثابت نہ کر سکا۔ ان تمام وجوہات سے پادری صاحبوں کو یقینی علم تھا کہ وہ بزدل اور ڈرپوک نکلا۔ اور میعاد کے بعد بھی وہ اپنا قصہ یاد کر کے رویا۔ لیکن پادریوں نے خدا تعالیٰ کا خوف نہ کیا اور امرت سر کے بازاروں میں اسکو لئے پھرے کہ دیکھو آتھم صاحب زندہ موجود ہے اور پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ بہت سے پلید طبع مولوی جو نام کے مسلمان تھے اور چند نالائق اور دنیا پرست اخبار والے انکے ساتھ ہو گئے اور لعن طعن اور تکذیب اور تبرّا بازی میں اُنکے بھائی بن بیٹھے اور بڑے جوش سے اسلام کی خفت کرائی۔ پھر کیا تھا عیسائیوں کو اور بھی موقعہ ہاتھ لگا۔ پس انھوں نے پشاور سے لیکر الہ آباد اور بمبئی اور کلکتہ اور دُور دُور کے شہروں تک نہایت شوخی سے ناچنا شروع کیا اور دین اسلام پر ٹھٹھے کئے اور یہ سب مولوی یہودی صفت اور اخباروں والے ان کے ساتھ خوش خوش اور ہاتھ میں ہاتھ ملائے ہوئے تھے۔ اُنپر آسمان سے خدا کی لعنت برس رہی تھی۔ مگر انکو نظر نہیں آتی تھی۔ اسوقت وہ غضب الٰہی کے نیچے تھے۔ مگر نفسانی جوش کے گرد و غبار سے اندھے کی طرح ہو رہے تھے۔ یہ لوگ اسوقت شیطان کی آواز کے مصدّق تھے۔ اور آسمان کی آواز کی کچھ پرواہ نہ تھی۔ اُنھیں دنوں میں ایک بے نصیب نالائق مسلمان ایڈیٹر نے لاہور سے اپنے اخبار میں آتھم کو مخاطب کر کے اور میرا نام لیکر لکھا کہ "آتھم صاحب خلق اللہ پر احسان کرینگے اگر نالش کر کے اِس شخص کو سزا دلائینگے"۔ اِس نادان نے اپنے ان پُر جوش لفظوں سے مُردہ کو بلانا چاہا۔ مگر چونکہ وہ مر چکا تھا اِس لئے ہل نہ سکا۔ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں خود چاہتا تھا کہ اگر آتھم نے قسم نہیں کھائی تو بارے نالش ہی کرتا۔ مگر آتھم

تو مُردہ تھا۔ زندہ خدا کی پیشگوئی کا رُعب اسکو ہلاک کر گیا تھا گو بظاہر جیتا نظر آتا تھا۔ مگر اسمیں جان نہ تھی۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر یہ سب لوگ اُسکو ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیتے تب بھی وہ کبھی نالش نہ کرتا۔ اور اگر میں ایک کروڑ روپیہ بھی اُسکو دیتا تو کبھی قسم نہ کھاتا۔ اُس کا دِل میرا قائل ہوگیا تھا اور زبان پر انکار تھا۔ اور مَیں خوب جانتا ہوں کہ اس معاملہ میں آتھم سے زیادہ میری سچائی کا اور کوئی گواہ نہ تھا۔ غرض پادریوں نے آتھم کے معاملہ میں حق پوشی کر کے بہت شوخی کی اور امرت سر سے شروع کر کے پنجاب اور ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں ناچتے پھرے اور بہروپ نکالے اور ایسا شور و غوغا کیا کہ ابتداء عملداری انگریزی سے آج تک اسکی کوئی نظیر نہیں مل سکتی اور اس جھوٹی خوشی میں جسکے مقابل اُنھیں کا کانشنس اُنکے مُنہ پر طمانچے مارتا تھا بہت بُرا نمونہ دکھایا اور گندی گالیوں سے بھرے ہوئے میری طرف خط بھیجے اور وہ شور کیا اور وہ شوخی ظاہر کی کہ گویا ہزاروں فتح اُن کے نصیب ہوگئیں اور ہزاروں اشتہار چھپوائے مگر پھر بھی اتنے اور اس قدر جوش کے ساتھ **آتھم کا مُردہ جنبش نہ کر سکا** اور اس جھوٹی فتح کی خوشی میں اُس نے کوئی دو ورقہ رسالہ بھی شائع نہ کیا۔ بلکہ ایک اخبار میں شائع کر دیا کہ یہ تمام فتنہ اور شور و غوغا جو عیسائیوں کی طرف سے ہوا یہ میری خلاف مرضی ہوا ہے میں انکے ساتھ متفق نہیں۔ اور گو سچی گواہی کو چھپایا۔ مگر مخالفانہ تیزی اور چالاکی سے بھی چُپ رہا یہاں تک کہ الہام الٰہی کے موافق ہمارے آخری اشتہار سے سات مہینہ کے اندر فوت ہوگیا۔ غرض بڑا بھاری فتنہ یہ تھا جسمیں دین اسلام پر ٹھٹھا کیا گیا اور جسمیں بدبخت مولویوں اور دُوسرے جاہل مُسلمانوں نے پادریوں کی ہاں کے ساتھ ہاں ملا کر اپنا مُنہ کالا کیا۔ اور ایک الہامی پیشگوئی کی ناحق تکذیب کی اور اسلام کی سخت توہین کے مرتکب ہوئے۔ اب صفحہ ۲۴۲ براہین احمدیہ غور سے پڑھو اور انصاف کرو کہ کیسی صفائی سے اس فتنہ کی اس میں خبر ہے اور کیسا صاف صاف لکھا ہے کہ اوّل عیسائی مکر کرینگے اور پھر صدق ظاہر ہو جائے گا۔

دُوسرا فتنہ جو دُوسرے درجہ پر تھا محمد حسین بٹالوی کی تکفیر کا فتنہ تھا۔ اسمیں بھی عوام کا شور و غوغا پادریوں کے شور و غور سے کچھ کم نہ تھا۔ اسی فتنہ کی تقریب پر بمقام دہلی سات یا آٹھ ہزار

کے قریب مکفر اور مکذّب جامع مسجد میں میرے مقابل پر اکٹھے ہوئے تھے۔ اگر عنایت الٰہی شامل نہ ہوتی تو ایک خطرناک بلوہ برپا ہو جاتا۔ غرض اس فتنہ کا بانی محمد حسین بٹالوی تھا۔ اور اُسکے ساتھ نذیر حسین دہلوی تھا جسکی نسبت اللہ تعالیٰ نے اس الہام میں فرمایا جو صفحہ ۵۱۱ میں درج ہے تبت یدا ابی لھب وتب ما کان له ان ید خل فیھا الاخائفا یعنی دونوں ہاتھ ابی لہب کے ہلاک ہو گئے جس سے اُس نے فتویٰ تکفیر لکھا اور وہ آپ بھی ہلاک ہو گیا۔ اُسکو نہیں چاہیئے تھا کہ اس مقدمہ میں دخل دیتا مگر ڈرتا ہُوا۔ یہ فتنہ بھی پشاور سے لیکر کلکتہ بمبئی حیدر آباد اور تمام بلاد پنجاب اور ہندوستان میں پھیل گیا۔ اور جاہل مسلمانوں نے رافضیوں کی طرح مجھ پر لعنت بھیجنا ثواب کا موجب سمجھا۔ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات ٹوٹ گئے اور بھائی بھائی سے اور بیٹا باپ سے علیحدہ ہو گیا۔ سلام ترک کیا گیا یہاں تک کہ ہماری جماعت میں سے کسی مُردہ کا جنازہ پڑھنا بھی موجب کفر سمجھا گیا*

تیسرا فتنہ جو تیسرے درجہ پر ہے وہ فتنہ ہے جو اب لیکھرام کی موت پر کُھلا کُھلا نشان ظاہر ہونے کے وقت ہندوؤں سے وقوع میں آیا اور انہوں نے جہانتک اُنکی طاقت تھی فتنہ کو انتہا تک پہنچایا اور قتل کے منصوبے کئے اور کر رہے ہیں اور گورنمنٹ کو اُکسایا اور اُکسا رہے ہیں*۔ اس فتنہ کے ساتھ چونکہ ایک کُھلا کُھلا نشان ہے جس سے مخالفوں کے دلوں پر زلزلہ آ گیا ہے اور فتح عظیم حاصل ہوئی ہے۔ اور بہت سے اندھے سوجاکھے ہوتے جاتے ہیں۔ اِس لئے یہ فتنہ تیسرے درجہ پر ہے*

یہ تین فتنے ہیں جن کا براہین احمدیہ میں آج سے سترہ برس پہلے ذکر ہے۔ اب اگر بڑے سے بڑے متعصب مسلمان یا عیسائی یا ہندو کے سامنے یہ کتاب براہین احمدیہ رکھ دی جائے اور ان تینوں فتنوں کے مقامات اُسکو دکھلائے جائیں اور حلفاً اُس سے پوچھا جائے کہ یہ تینوں فتنے واقعی طور پر وقوع میں آچکے یا نہیں۔ اور کیا یہ پیشگوئی کے طور پر براہین احمدیہ میں لکھے گئے تھے یا نہیں۔ اور کیا یہ واقعات ثلثہ جو بڑے زور

* ۸۔اپریل ۱۸۹۷ء کو صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی معرفت خانہ تلاشی کرائی۔ منہ

شور سے ظہور میں آچکے۔ نہیں بتلاتے اور گواہی نہیں دیتے کہ حقیقت میں **ایک فتنہ** عیسائیوں کی طرف سے بھی ہوا جسمیں لاکھوں انسانوں کا شور و غوغا ہوا اور گروہ کے گروہ نہایت پُر جوش صورت میں بازاروں میں پھرتے تھے اور بہروپ نکالتے تھے اور **دوسرا فتنہ** حقیقت میں **محمد حسین** بٹالوی کیطرف سے ہوا جس نے مسلمانوں کے خیالات کو اس عاجز کی نسبت بھڑکتی ہوئی آگ کے حکم میں کر دیا اور بھائیوں کو بھائیوں سے اور باپوں کو بیٹوں سے اور دوستوں کو دوستوں سے علیحدہ کر دیا اور رشتے ناطے توڑ ڈالے اور **تیسرا فتنہ** لیکھرام کی موت کے وقت اور نشانِ الٰہی کے ظاہر ہونے کے حسد سے ہندوؤں کی طرف سے ہوا اس فتنہ کے جوش میں کئی معصوم بچے قتل کئے گئے راولپنڈی میں قریباً چالیس ۴۰ آدمیوں کو زہر دیا گیا اور مجھ کو قتل کی دھمکیاں دی گئیں اور گورنمنٹ کو مشتعل کرنے کیلئے سعی کی گئی اور آیندہ معلوم نہیں کہ کیا کچھ کرینگے* اب بتلاؤ کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جیسے **براہین احمدیہ** میں تصریح اور تفصیل کے ساتھ تین فتنوں کا ذکر کیا گیا تھا وہ تینوں فتنے ظہور میں آگئے۔ کیا محمد حسین بٹالوی۔ یا سید احمد خان صاحب کے سی ایس آئی۔ یا نذیر حسین دہلوی یا عبد الجبار غزنوی یا رشید احمد گنگوہی یا محمد بشیر بھوپالی یا غلام دستگیر قصوری یا عبد اللہ ٹونکی پروفیسر لاہور۔ یا مولوی محمد حسن رئیس لدھیانہ **قسم** کھا سکتے ہیں کہ یہ تین فتنے جن کا ذکر پیشگوئی کے طور پر براہین احمدیہ میں کیا گیا ہے ظہور میں نہیں آگئے۔ اگر کوئی صاحب اِن صاحبوں میں سے میرے الہام کی سچائی کے منکر ہیں تو کیوں خلقت کو تباہ کرتے ہیں میرے مقابل پر قسم کھا جائیں کہ یہ تینوں فتنے جو براہین احمدیہ میں بطور پیشگوئی ذکر کئے گئے ہیں یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں اور اگر پوری ہوگئی ہیں تو اے خدائے قادر اکتالیس دن تک ہم پر وہ عذاب نازل کر جو مجرموں پر نازل ہوتا ہے پس اگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے اور بلا واسطہ کسی انسان کے وہ عذاب جو آسمان سے اُترتا اور کھا جانیوالی آگ کی طرح کذاب کو نابود کر دیتا ہے اکتالیس روز کے اندر نازل نہ ہوا تو میں جھوٹا اور میرا تمام کار و بار جھوٹا ہوگا اور مَیں حقیقت میں تمام لعنتوں کا مستحق ٹھہرونگا اور اگر وہ کسی دُوسرے شخص کی طرف سے اس قسم کی پیشگوئیاں جنکو خود بیان کرنیوالے نے

* ۸- اپریل ۱۸۹۷ء کو میرے گھر کی تلاشی کی گئی - منہ

اپنی تحریروں اور چھپی ہوئی کتابوں کے ذریعہ سے مخالفوں اور موافقوں میں پیش از وقت شائع کر دیا ہوا اور اپنی عظمت میں میری پیشگوئیوں کے مساوی ہوں اس زمانہ میں دکھاویں۔ جن میں الٰہی قوت محسوس ہو تب بھی میں جھوٹا ہو جاؤں گا ۔ اور قسم کیلئے ضروری ہوگا کہ جو صاحب قسم کھانے پر آمادہ ہوں وہ قادیان میں آکر میرے رُوبرو قسم کھاویں میں کسی کے پاس نہیں جاؤں گا۔ یہ دین کا کام ہے پس جو لوگ باوجود مولویت کی لاف کے اسمیں سستی کریں تو خود کاذب ٹھہرینگے۔ اگر میرے جیسے شخص کو جس کا نام دجّال رکھتے ہیں مغلوب کرلیں تو گویا تمام دُنیا کو بدی سے چھڑا دینگے۔ اور قسم کے وقت یہ شرط نہایت ضروری ہوگی کہ میں اُنکی قسم سے پہلے پورے دو گھنٹے تک عام جلسہ میں ان پیشگوئیوں کی سچائی کے دلائل انکے سامنے بیان کرونگا تا وہ جلدی کر کے ہلاک نہ ہو جائیں اور نیز اُنپر حجت پوری ہو اور اُن کا حق نہیں ہوگا کہ بجز قسم کھانے کے ایک کلمہ بھی مُنہ پر لائیں خاموشی سے دو گھنٹے تک میرے بیان کو سُنیں گے پھر حسب نمونہ مذکورہ قسم کھا کر اپنے گھروں میں جائینگے اور یاد رہے کہ میں نے سیّد احمد خان صاحب کا نام منکرین کی مد میں اسلئے لکھا ہے کہ اُنکو خدا کے اُس الہام بلکہ وحی سے بھی انکار ہے جو خدا سے نازل ہوتی اور علم غیب کی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے چونکہ وہ بھی اب عمر کی منزل کو طے کر چکے ہیں میں نہیں چاہتا کہ وہ یورپ کے کورانہ خیالات کی پیروی کر کے اِس غلطی کو قبر میں لیجائیں۔ اب گو وہ متوجہ نہ ہوں اور اِس بات کو ٹھٹھے میں اڑا ئیں مگر میں نے تو جو تبلیغ کرنی تھی وہ کر چکا ہوں میں ڈرتا ہوں کہ میں پوچھا نہ جاؤں کہ ایک بندہ گم شدہ کو تم نے کیوں تبلیغ نہ کی ۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ ہر دفع عذاب اور موت کی پیشگوئیاں کیوں کی جاتی ہیں۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ ہر ایک نبیؑ انذاری پیشگوئیاں کرتا رہا ہے اگر یہ روا نہیں ہے تو اِسکے کیا معنے ہیں کہ مسیح موعود کے دم سے مخالف مرینگے ۔

غرض یہ نو صاحب ہیں جو قسم کھانے کیلئے منتخب کئے گئے ہیں کیونکہ ہر ایک ان میں سے ایک جماعت اپنے ساتھ رکھتا ہے پس اُس کے ساتھ فیصلہ کرنے سے جماعت کا فیصلہ تو ضمناً ہو جائیگا۔ قسم کا یہی مضمون ہوگا کہ یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں اور یہ پہلے

سے براہین احمدیہ میں انکا ذکر نہیں ہے۔ اِس بات کو بخوبی یاد رکھنا چاہیئے کہ اگرچہ منکرین اپنی جہالت اور نادانی سے بات بات میں تکذیب کرتے ہیں اور ہر ایک پیشگوئی کو خلاف واقعہ قرار دیتے ہیں مگر وہ تکذیب اُنکی جو ایک ہولناک فتنہ کے رنگ میں پیدا ہوئی اور بلوہ کی حد تک پہنچ گئی جس کے ساتھ ایک طوفان بے تمیزی کا اُٹھا اور خطرناک نتیجے پیدا ہوئے وُہ صرف تین مرتبہ وقوع میں آئی اُسی کا نام براہین احمدیہ میں تین فتن عظیمہ رکھا گیا۔ اور یہ کتاب یعنے براہین احمدیہ آج کے دن سے سترہ برس پہلے تمام ملک بلکہ بلاد عرب اور فارس تک شائع ہو چکی ہے۔ اور یہ تین فتنے جس قوت اور عظمت سے ظہور میں آئے اور جس ہیبت ناک شور کے ساتھ اس ملک کے کناروں تک اُنکو پھیلایا گیا۔ یہ ایسا امر نہیں ہے جو کسی سے مخفی رہا ہو بلکہ پنجاب اور ہندوستان کے مرد اور عورت اور ہندو اور مسلمان ان تینوں فتنوں کو ایسے طور سے یاد رکھتے ہیں کہ ہرگز اُمید نہیں کہ کبھی تذکرہ **ان فتن ثلثہ** کا صفحۂ تواریخ میں سے مٹ سکے پس جو شخص ان تینوں فتنوں کے پُر ہیبت واقعات پر اطلاع پا کر پھر براہین احمدیہ میں ان کی خبر دیکھنا چاہے یا براہین احمدیہ میں ان تینوں فتنوں کی پیشگوئی پڑھ کر پھر واقعات خارجیہ میں اُن کا نمونہ دیکھنا چاہے تو ان دونوں صورتوں میں یقین کامل اُس کو ہو جائے گا کہ براہین احمدیہ میں اُنھیں تین فتنوں کا ذکر ہے جو ظہور میں آ گئے یا یوں کہو کہ جو تین فتنے ظہور خارجی میں مشاہدہ کئے گئے وہ وہی تینوں ہیں جو براہین احمدیہ میں پہلے سے مندرج ہیں۔ اَب سوچو کہ آتھم کے متعلق جو پیشگوئی تھی جس کی نسبت عیسائیوں اور یہودی صفت مولویوں نے شور مچایا۔ اور لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی تھی جس کی نسبت آریوں نے طوفان برپا کیا یہ دونوں کس چٹان مضبوط پر رکھی گئی ہیں۔ **اے مسلمانوں کی اولاد** حد سے بڑھتے نہ جاؤ ممکن ہے کہ انسان اپنی عقل اور اپنے اجتہاد سے ایک رائے کو صحیح سمجھے اور دراصل وہ رائے غلط ہو اور ممکن ہے کہ ایک شخص کو کاذب خیال کرے اور دراصل وہ سچا ہو تم سے پہلے بہت لوگوں کو دھوکے لگے تم کیا چیز ہو کہ تمہیں نہ لگیں پس ڈرو اور تقویٰ کی راہ اختیار کرو تا امتحان میں نہ پڑو میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ انسان کا فعل ہوتا تو کب کا تباہ کیا جاتا اور قبل اسکے جو تمہارا ہاتھ اُٹھتا خدا کا ہاتھ اس کو تباہ

کر دیا دیکھو خدا فرماتا ہے فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ[1] یعنی غیب کو چُنے ہوئے فرستادوں کے سوا کسی پر نہیں کھولا جاتا۔ اب سوچو اور خوب غور سے اس کتاب کو پڑھو کہ کیا وہ غیب جسکی اس آیت میں تعریف ہے کامل طور پر پیش نہیں کیا گیا میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ تمہیں دکھایا گیا اگر ان اندھوں کو دکھایا جاتا کہ اس صدی سے پہلے گذر گئے تو وہ اندھے نہ رہتے سو تم روشنی کو پاکر اُسکو رد نہ کرو خدا تمہیں روشن آنکھیں دینے کے لئے طیار ہے اور پاک دل بخشنے کیلئے مستعد ہے وہ نئے طور سے اپنی ہستی تم پر ظاہر کرنا چاہتا ہے اُسکے ہاتھ ایک نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کے لئے لمبے ہوئے ہیں سو تم مزاحمت مت کرو اور سعادت سے جلد جُھک جاؤ تم اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو اور اپنی ذرّیت کے دشمن نہ بنو تا خدا تم پر رحم کرے اور تا وہ تمہارے گناہ بخشے اور تمہارے دِنوں میں برکت دے۔ دیکھو آسمان کیا کر رہا ہے اور زمین کو کیونکر خدا کھینچ رہا ہے افسوس کہ تم نے صدی کے سر کو بھی بھلا دیا۔

پندرھویں پیشگوئی جو آتھم کی پیشگوئی اور لیکھرام کی پیشگوئی سے نہایت مناسبت رکھتی ہے وہ الہام ہے جو آتھم کی میعاد گذرنے کے بعد رسالہ انوار الاسلام میں شائع کیا گیا تھا وہ یہ ہے اطلع اللّٰہ علٰی ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ وَلن تجد لِسُنَّۃِ اللّٰہ تبدیلًا ولا تعجبوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔ وبعزّتی وجلالی انّك انت الاعلٰی۔ ونمزق الاعداء کلّ ممزق۔ انا نکشف السرّ عن ساقہٖ۔ یومئذ یفرح المؤمنون۔ ثلّۃ من الاولین وثلّۃ من الاٰخرین۔ ھٰذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الٰی ربہٖ سبیلا۔ یعنی خدا نے دیکھا کہ آتھم کا دِل ہم وغم سے بھر گیا۔ اور خدا کی سنّت میں تو تبدیلی نہیں پائیگا یعنی وہ ڈرنے والے دل کے لئے عذاب کی پیشگوئی کو تاخیر میں ڈالدیتا ہے یہی اسکی سُنّت ہے۔ اور پھر فرمایا کہ جو واقعہ پیش آیا اُس سے تعجب مت کرو۔ اور اگر تم ایمان پر قائم رہوگے تو آخر غلبہ تمہیں کو ہوگا۔ اور مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ آخر تو ہی غالب ہوگا۔ اور ہم دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے ہم الہامی پیشگوئی کے مخفی امور کو اُسکی پنڈلی سے ننگا کرکے دکھائیں گے اُس دن مومنین خوش ہونگے

[1] الجن : ۲۷-۲۸

پہلا گروہ بھی اور پچھلا گروہ بھی یہ خدا کی طرف سے ایک یاد دہانی ہے سو جو چاہے قبول کرے۔
اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی تین برس سے کچھ زیادہ عرصہ کی یعنی اُسوقت کی کہ جب آتھم کی میعاد کا آخری دن تھا اسمیں خداتعالیٰ کا وعدہ تھا کہ یہ اثر پیشگوئی کا جو نادانوں پر مشتبہ ہے اُسکو ہم ننگا کر کے دکھلا دینگے پس اُس نے لیکھرام کے نشان کے بعد اپنے وعدے کے موافق اُس مخفی امر کو ننگا کر کے دکھلا دیا اور براہین احمدیہ کی پیشگوئیوں کو ایک آئینہ کی طرح آگے رکھ دیا۔ پس اُس کا یہ فضل اس زمانہ پر ہے جو اُس نے نئی معرفت کا سرچشمہ کھولا مبارک وہ جو اس سے لیوے اور یہ جو فرمایا تھا کہ پہلا گروہ بھی اُسوقت خوش ہوگا اور پچھلا گروہ بھی۔ یہ تمام پیشگوئیاں اُسوقت ظہور میں آگئیں چنانچہ لیکھرام کے نشان کے ظاہر ہونے سے اہلِ ایمان کی قوتِ ایمانی بہت بڑھ گئی اور اُنکو وہ خوشی پہنچی جس کا اندازہ کرنا مشکل ہے ہزاروں ایمانداروں پر رقت طاری ہوگئی اور وجد کے جوش سے خوشی آنسوؤں کے راہ سے نکلی گویا پوشیدہ خدا کو انھوں نے آنکھوں سے دیکھ لیا۔ یہ عجیب واقعہ پیش آیا کہ ہندو اور آریہ تو لیکھرام کے غم سے روئے اور ایمانداروں اور صادقوں کا گروہ زیادت معرفت کی خوشی سے رویا براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۲ میں جو الہامات مندرجہ ذیل میں جو ایک پیشگوئی تھی وُہ اسی نشان کے بعد کامل طور پر مَیں نے پوری ہوتی دیکھی اور وہ یہ ہے:۔

اصحابُ الصُّفّۃ وما ادرٰلک ما اصحاب الصُّفّۃ تریٰ اعینھم تفیض من الدمع یصلّون علیك۔ ربّنا انّنا سمعنا منادیًا ینادی للایمان وداعیًا الی اللّٰہ وسراجًا منیرا۔ اَملوا۔ ترجمہ حجرہ کے ہمنشین۔ اور تو کیا جانتا ہی کہ کیا ہیں حجرہ کے ہمنشین۔ تو دیکھے گا کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ تجھ پر درود بھیجیں گے۔ اے ہمارے خدا ہم نے ایک منادی کرنیوالے کو سُنا جو تیرے نام کی منادی کرتا اور لوگوں کو ایمان کیطرف بُلاتا ہے اور خدائے واحد لاشریک کیطرف دعوت کرتا ہے اور ایک چمکتا ہوا چراغ ہے لکھ لو+ اور انوار الاسلام کی مذکورہ بالا پیشگوئی میں یہ بھی صاف طور پر لکھا ہے کہ اس نشان کے بعد ایک اور گروہ بھی اس جماعت کے ساتھ شامل ہو جائیگا اور وہ دونوں گروہ اُس نشان پر خوش ہونگے۔ چنانچہ یہ پیشگوئی اَب پُوری ہو رہی ہے

اور بہت مخالفوں کے انکساری کے خط پر خط آرہے ہیں جو ہم غلطی پر تھے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ؀

سولہویں پیشگوئی براہین احمدیہ کے ص۲۲۷ میں ایک آریہ کے متعلق ایک پیشگوئی ہے جس کا نام ملاوامل ہے وہ ابھی تک بقید حیات ہے یہ شخص دق کے مرض میں مبتلا ہوگیا تھا ایک دن وہ میرے پاس آکر اور زندگی سے نااُمید ہوکر بہت بیقراری سے رویا مجھے یاد پڑتا ہے کہ اُس نے اُس روز متوحش خواب بھی دیکھا تھا جہانتک مجھے یاد ہے خواب یہ تھا کہ اُسکو ایک زہریلے سانپ نے کاٹا ہے اور تمام بدن میں زہر سرایت کرگیا ہے۔ اس خواب نے اُسکو نہایت غمگین کردیا تھا۔ اور پہلے سے ایک نرم تپ تھی جو کھانے کے بعد تیز ہو جاتی تھی سخت گھبراہٹ میں اُسکو ڈالا ہوا تھا اس لئے وہ بیقراری اور قریب قریب مایوسی کی حالت میں تھا وہ میرے پاس آکر رویا اسلئے میرا دل اُسکی حالت پر نرم ہوا اور میں نے حضرت احدیت میں اُس آریہ کے حق میں دُعا کی جیساکہ اُس پہلے آریہ کے حق میں دُعا کی تھی جس کا نام شرمپت ہے تب مجھے یہ الہام ہوا جو براہین کے ص۲۲۷ میں موجود ہے قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا یعنی ہم نے تپ کی آگ کو کہا کہ سرد اور سلامتی ہو۔ چنانچہ اُسی وقت اُسکو جو موجود تھا اُس الہام سے خبر دیگئی اور کئی اور لوگوں کو اطلاع دیگئی کہ وہ ضرور میری دُعا کی برکت سے صحت پاجائیگا چنانچہ بعد اسکے ایک ہفتہ نہیں گذرا ہوگا کہ وہ آریہ خدا کے فضل سے صحت پاگیا۔ اگرچہ اب آریوں کی ایسی حالت ہے کہ اُنکو سچی گواہی ادا کرنا موت سے بدتر ہے لیکن میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ یہ واقعہ سراسر صحیح ہے اور ایک ذرہ اسمیں آمیزش مبالغہ نہیں اگر ان واقعات کے مضمون کے کسی حصہ میں مجھے شک ہوتا تو میں ان واقعات کو ہرگز نہ لکھتا اور مبالغہ کرنا اور اپنی طرف سے زیادہ باتیں ملادینا لعنتی انسانوں کا کام ہے اور یہ دونوں واقعات شرمپت اور ملاوامل کے ۱۷ برس سے براہین احمدیہ میں لکھے ہوئے ہیں پس جو لوگ ان شبہات میں پڑتے ہیں کہ مخالفوں کیلئے ضرررسانی کے ہی الہام ہوتے ہیں وہ ان دونوں الہاموں پر غور کریں کیونکہ یہ دونوں آریہ ہیں ہمارا کام تمام مخلوق کی ہمدردی ہے بھلا آریہ ہی کوئی مثال دیں کہ اُنھوں نے

اس قسم کی ہمدردی کسی مسلمان سے کی ہو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ سچی محبت سے خدا کے بندوں کی خیر خواہی کرنا بجز سچے مسلمان کے کسی سے ممکن ہی نہیں ہاں ریاکاری کے ساتھ ممکن ہو تو ہو مگر دل کے پاک انشراح سے ٹھیک ٹھیک اصول پر قدم مار کر دوسروں کو یہ باتیں حاصل نہیں ہو سکتیں مسلمان بالطبع مدارات کو چاہتے ہیں اسلئے کھانے پینے میں بھی ہندوؤں سے پرہیز نہیں کرتے مگر ہندوؤں میں نفرت بھی ایک بخل کی نشانی ہے۔ ہاں کسی نافرمان پر خدا کا غضب ہونا خواہ وہ مسلمان ہو یا عیسائی یا ہندو یہ اور بات ہے ہمدردی کے اصول سے اس کو کچھ تعلق نہیں ✤

اور مَیں نے جو ان دونوں آریوں کے واقعات پیش کرنے کے وقت قسم کھائی ہے یہ اسلئے کہ مَیں باور نہیں کرتا کہ وہ کم سے کم اسقدر حق پوشی کیلئے طیار نہ ہو جائیں کہ میری نسبت یہ الزام دیں کہ اس نے اصل واقعات میں کمی بیشی کردی ہے اور نیز اسلئے قسم کھائی ہے کہ آجکل آریوں کو اسلام کے ساتھ ایک خاص بغض ہے ✤

اور مَیں دوبارہ اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایک ذرہ ان واقعات میں تفاوت نہیں خدا موجود ہے اور جھوٹے کے جھوٹ کو خوب جانتا ہے اگر مَیں نے جھوٹ بولا ہے یا مَیں نے ان قصوں کو ایک ذرہ کم و بیش کردیا ہے تو نہایت ضروری ہے کہ ایسا ظلم کرنیوالا خدا کی قسم کے ساتھ اشتہار دیدے کہ مَیں جانتا ہوں کہ اس شخص نے جھوٹ بولا ہے یا اس نے کم و بیش کردیا ہے اور اگر نہیں کیا تو ایک سال تک اس تکذیب کا وبال مجھ پر پڑے اور ابھی مَیں بھی قسم کھا چکا ہوں پس اگر مَیں جھوٹا ہونگا یا مَیں نے ان قصوں کو کم و بیش کیا ہوگا تو اس دروغگوئی اور افترا کی سزا مجھے بھگتنی پڑے گی۔ لیکن اگر مَیں نے پوری دیانت سے لکھا ہے اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ مَیں نے پوری دیانت سے لکھا ہے تب مکذّب کو خدا بے سزا نہیں چھوڑیگا یقیناً سمجھو کہ خدا ہے اور وہ ہمیشہ سچائی کی مدد کرتا ہے اگر کوئی امتحان کیلئے اٹھے تو عین مراد ہے کیونکہ امتحان سے خدا ہم میں اور مخالفوں میں فیصلہ کردیگا۔ ہمارے مخالف مولویوں کے لئے بھی یہ موقع ہے کہ ان لوگوں کو اٹھاویں جیسا کہ آتھم کے اٹھانے کیلئے کوشش کی تھی۔ فیصلہ ہو جانا ہر ایک کیلئے مبارک ہے اس سے دنیا کو پتہ لگ جائیگا کہ خدا موجود ہے اور

سچّوں کی دُعائیں قبول کرتا ہے۔ دیانند اور لیکھرام اس کا چیلہ اس جہان سے گذر گئے۔ مگر دہریت اور بخل اور تعصب کی بدبو باقی چھوڑ گئے اور مَیں چاہتا ہوں کہ وُہ بدبُو دُور ہو اسلئے مَیں اس آریہ سے بھی قسم سے فیصلہ چاہتا ہوں جیسا کہ پہلے آریہ سے درخواست کی گئی ہے اور مَیں یقیناً جانتا ہوں بلکہ آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ خدا راستی کا حامی ہے اور راستی کے مخالف کا دشمن ہے سچی بات کی گواہی دینی ایک ایماندار کیلئے مشکل نہیں مگر آریوں کیلئے آجکل بہت مشکل ہے۔ غرض اگر کوئی مکذّب ہو یہ آریہ ہو یا وہ آریہ تو قسم کھا کر مجھ سے فیصلہ کرلے۔ مَیں جانتا ہوں کہ وُہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھا جانیوالی آگ ہے وہ جھوٹے کو کبھی نہیں چھوڑے گا۔ لیکن اگر سچا ہوگا تو اُس کا کوئی نقصان نہیں۔ اب دیکھو ثبوت اسے کہتے ہیں کہ دین کے دشمنوں کے حوالہ سے اس بابرکت پیشگوئی کی سچائی ظاہر کی گئی ہے۔ دُنیا میں اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ ایسے دین کے دشمن جیسا کہ آجکل آریہ ہیں خدا کی پیشگوئیوں کی سچائی کے گواہ ہوں کیا ایسی گواہیاں اور ایسے موجودہ نشان عیسائیوں کے پاس بھی ہیں؟ اگر ہیں تو ایک آدھ بطور نظیر کے پیش تو کریں پس یقیناً سمجھو کہ سچا خدا وُہی خدا ہے جس کیطرف قرآن شریف بُلاتا ہے اُس کے سوا سب انسان پرستیاں یا سنگ پرستیاں ہیں۔
بیشک مسیح ابن مریم نے بھی اُس چشمہ سے پانی پیا ہے جس سے ہم پیتے ہیں اور بلاشبہ اُس نے بھی اُس پھل میں سے کھایا ہے جس سے ہم کھاتے ہیں لیکن ان باتوں کو خدائی سے کیا تعلق اور ابنیت سے کیا علاقہ ہے عیسائیوں نے مسیح کو ایک معبود خدا بنانے کا ذریعہ بھی خوب نکالا یعنی لعنت اگر لعنت نہ ہو تو خدائی بیکار اور ابنیت لغو۔ لیکن باتفاق تمام اہل لغت ملعون ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ خدا سے دل برگشتہ ہو جائے۔ بے ایمان ہو جائے۔ مُرتد ہو جائے۔ خدا کا دشمن ہو جائے۔ سیاہ دل ہو جائے۔ کتّوں اور سؤروں اور بندروں سے بدتر ہو جائے جیسا کہ توریت بھی گواہی دے رہی ہے پس کیا یہ مفہوم بھی ایک سکنڈ کیلئے مسیح کے حق میں تجویز کر سکتے ہیں کیا اُس پر ایسا زمانہ آیا تھا کہ وُہ خدا کا پیارا نہیں رہا تھا۔ کیا اُس پر وُہ وقت آیا تھا کہ اُس کا دِل خُدا سے برگشتہ ہو گیا تھا۔ کیا کبھی اُس نے بے ایمانی کا ارادہ کیا تھا۔ کیا کبھی ایسا ہؤا کہ وُہ خُدا کا دشمن اور خُدا اُس کا دشمن

تھا۔ پس اگر ایسا نہیں ہوا تو اُس نے اُس لعنت میں سے کیا حصّہ لیا جس پر نجات کا تمام مدار ٹھہرایا گیا ہے۔ کیا توریت گواہی نہیں دیتی کہ مصلوب لعنتی ہے۔ پس اگر مصلوب لعنتی ہوتا ہے تو بیشک وہ لعنت جو عام طور پر مصلوب ہونیکا نتیجہ ہے مسیح پر پڑی ہوگی لیکن لعنت کا مفہوم دُنیا کے اتفاق کی رُو سے خُدا سے دُور ہونا اور خدا سے برگشتہ ہونا ہے فقط کسی پر مصیبت پڑنا یہ لعنت نہیں ہے بلکہ لعنت خدا سے دُوری اور خدا سے نفرت اور خُدا سے دشمنی ہے اور لعین لغت کی رُو سے شیطان کا نام ہے۔ اَب خدا کے لئے سوچو کہ کیا روا ہے کہ ایک راستباز کو خدا کا دشمن اور خُدا سے برگشتہ بلکہ شیطان نام رکھا جائے اور خُدا کو اُس کا دشمن ٹھہرایا جائے۔ بہتر ہوتا کہ عیسائی اپنے لئے دوزخ قبول کر لیتے۔ مگر اُس برگزیدہ انسان کو ملعون اور شیطان نہ ٹھہراتے۔ ایسی نجات پر لعنت ہے جو بغیر اُس کے جو راستبازوں کو بے ایمان اور شیطان قرار دیا جائے مل نہیں سکتی۔ قرآن شریف نے یہ خوب سچائی ظاہر کی کہ مسیح کو صلیبی موت سے بچا کر لعنت کی پلیدی سے بری رکھا اور انجیل بھی یہی گواہی دیتی ہے کیونکہ مسیح نے یونس کے ساتھ اپنی تشبیہ پیش کی ہے اور کوئی عیسائی اس سے بیخبر نہیں کہ یونس مچھلی کے پیٹ میں نہیں مرا تھا پھر اگر یسوع قبر میں مُردہ پڑا رہا تو مُردہ کو زندہ سے کیا مناسبت اور زندہ کو مُردہ سے کونسی مشابہت۔ پھر یہ بھی معلوم ہے کہ یسوع نے صلیب سے نجات پا کر شاگردوں کو اپنے زخم دکھلائے پس اگر اُسکو دوبارہ زندگی جلالی طور پر حاصل ہوئی تھی تو اُس پہلی زندگی کے زخم کیوں باقی رہ گئے کیا جلال میں کچھ کسر باقی رہ گئی تھی اور اگر کسر رہ گئی تھی تو کیونکر امید رکھیں کہ وہ زخم پھر کبھی قیامت تک مل سکینگے یہ بیہودہ قصّے ہیں جنپر خدائی کا شہتیر رکھا گیا ہے۔ مگر وقت آتا ہے بلکہ آگیا کہ جس طرح رُوئی کو دُھنکا جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ ان تمام قصّوں کو ذرہ ذرہ کر کے اُڑا دے گا۔ افسوس کہ یہ لوگ نہیں سوچتے کہ یہ کیسا خدا تھا جسکے زخموں کیلئے مرہم بنانے کی حاجت پڑی تم سُن چکے ہو کہ عیسائی اور رُومی اور یہودی اور مجوسی دفتروں کی قدیم طبّی کتابیں جو اَب تک موجود ہیں گواہی دے رہی ہیں کہ یسوع کی چوٹوں کے لئے ایک مرہم طیار کیا گیا تھا جس کا نام مرہم عیسیٰ ہے جو ابتک قرابادینوں میں موجود ہے نہیں کہہ سکتے کہ وہ مرہم نبوت کے زمانہ

سے پہلے بنایا ہوگا کیونکہ یہ مرہم حواریوں نے طیار کیا تھا اور نبوت سے پہلے حواری کہاں تھے۔ یہ کبھی نہیں کہہ سکتے کہ ان زخموں کا کوئی اور باعث ہوگا نہ صلیب کیونکہ نبوت کے تین برس کے عرصہ میں کوئی اور ایسا واقعہ بجز صلیب ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ایسا دعویٰ ہو۔ تو بارِ ثبوت بذمہ مدعی ہے۔ جائے شرم ہے کہ یہ خدا اور یہ زخم اور یہ مرہم واقعی صحیح اور سچی حقیقتوں پر کہاں کوئی پردہ ڈال سکتا ہے اور کون خدا کے ساتھ جنگ کر سکتا ہے۔ ہمیشہ کے لئے حیّ قیّوم صرف وہ اکیلا خدا ہے جو تجسّم اور تحیز سے پاک اور ازلی ابدی ہے۔ اور جھوٹے خدا کے لئے اتنا ہی غنیمت ہے کہ اُس نے ایکہزار نوسو برس تک اپنی خدائی کا سکہ قلب چلا لیا۔ آگے یاد رکھو کہ یہ جھوٹی خدائی بہت جلد ختم ہونیوالی ہے۔ وہ دن آتے ہیں کہ عیسائیوں کے سعادت مند لڑکے سچے خدا کو پہچان لینگے اور پرانے بچھڑے ہوئے وحدہٗ لاشریک کو روتے ہوئے آملیں گے۔ یہ مَیں نہیں کہتا بلکہ وہ رُوح کہتی ہے جو میرے اندر ہے جسقدر کوئی سچائی سے لڑ سکتا ہے لڑے۔ جسقدر کوئی مکر کر سکتا ہے کرے۔ بیشک کرے۔ لیکن آخر ایسا ہی ہوگا۔ یہ سہل بات ہے کہ زمین و آسمان مبدّل ہو جائیں یہ آسان ہے کہ پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں لیکن یہ وعدے مبدّل نہیں ہونگے *

ستر ھویں پیشگوئی یہ پیشگوئی وہ ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۹ میں درج ہے اور وہ یہ ہے یتم نعمتہ علیک لیکون اٰیۃ للمؤمنین۔ یعنی خدا اپنی نعمتیں تجھ پر پُوری کریگا۔ تا وہ مومنین کیلئے نشان ہوں یعنی دُنیا کی زندگی میں جو کچھ تجھے نعمتیں دیجائینگی وہ سب بطور نشان ہونگی یعنی قول بھی نشان ہوگا۔ جیسا کہ لوگوں نے جلسہ مذاہب لاہور اور عربی کتابوں میں دیکھ لیا۔ اور فعل بھی نشان ہوگا۔ جیسا کہ خدا کے فعل بطور نشان میرے واسطہ سے ظہور میں آرہے ہیں اور اولاد بھی نشان ہوگی خدا نے نیک اور بابرکت اولاد کا وعدہ دیا اور پُورا کیا۔ اور خدا کی مالی نصرت بھی نشان ہوگی جیسا کہ خدا نے براہین احمدیہ میں مالی نصرت کا وعدہ دیا ہے اور وہ وعدہ اب پُورا ہوا اور پُورب اور پچھم سے لوگ آئے اور مشرق اور مغرب سے معاون پیدا ہوئے اور جیسا کہ صفحہ ۲۴۱ میں فرمایا تھا ینصرک رجال نوحی الیھم من السّماء یأتون من کل فج عمیق

یعنی وہ لوگ تیری مدد کریں گے جنکے دلوں میں ہم آپ ڈالینگے وہ دُور دُور سے اور بڑی گہری راہوں سے آئینگے۔ چنانچہ اب وہ پیشگوئی جو آج کے دن سے سترہ برس پہلے لکھی گئی تھی ظہور میں آئی کس کو معلوم تھا کہ ایسے سچے اخلاص اور محبت سے لوگ مدد میں مشغول ہو جائینگے دیکھو کہاں اور کس فاصلہ پر مدراس ہے جسمیں سے خدا تعالیٰ کا ارادہ سیٹھ عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا کو معہ اُن کے تمام عزیزوں اور دوستوں کے کھینچ لایا جنہوں نے آتے ہی اخلاص اور خدمات میں وہ ترقی کی کہ صحابہ کے رنگ میں محبت پیدا کرلی۔ اور کہاں ہے بمبئی جس میں منشی زین الدین ابراہیم جیسے مخلص پُرجوش طیار کیئے گئے اور کہاں ہے حیدرآباد دکن جسمیں ایک جماعت پُرجوش مخلصوں کی طیار کی گئی۔ کیا یہ وُہی باتیں نہیں جن کی نسبت پہلے سے براہین میں خبر دیگئی تھی +

اٹھارھویں پیشگوئی یہ پیشگوئی وہ ہے کہ جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۰ میں مندرج ہے یعنے یہ قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مؤمنون۔ قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مسلمون۔ یعنی کہہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے پس کیا تم اُسپر ایمان لاؤ گے۔ کہہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اُس کو قبول کروگے۔ یہ دونوں فقرے بطور پیشگوئی کے ہیں اور ایسے نشانوں کی طرف اشارہ کررہے ہیں جو بطور پیشگوئی کے ہوں کیونکہ خدا کی گواہی نشان دکھلاتی ہے چنانچہ بعد اس کے یہ گواہی دی کہ خسوف کسوف رمضان میں کیا جیسا کہ آثار میں مہدی موعود کی نشانیوں میں آچکا تھا۔ پھر دوسری گواہی خدا نے یہ دی کہ آتھم کی پیشگوئی پر عیسائیوں نے واقعات کو چھپا کر مکر کیا اور یہودی صفت مولویوں نے انکی ہاں کے ساتھ ہاں ملائی اور وہ شیطانی آواز تھی جو عیسائیوں کی حمایت میں زمین کے شیطانوں یعنے مولویوں نے دی۔ پھر خدا نے اخفائے شہادت کے بعد آتھم کو ہلاک کیا اور اس پیشگوئی کی تصدیق کیلئے لیکھرام کے نشان کو ظاہر کیا اور وہ آسمانی آواز تھی۔ جس نے شیطانی آواز کو کالعدم کردیا یہی آثار نبویہ میں پہلے سے لکھا ہوا تھا جو آتھم کی پیشگوئی میں پورا ہوا تیسری خدا کی گواہی وہ پیشگوئی تھی جو جلسہ مذاہب سے پہلے شائع کی گئی تھی۔ چوتھی

خدا کی گواہی لیکھرام کے مارے جانے کا نشان تھا جس نے مخالفوں کی کمر توڑ دی۔ یہ پیشگوئی جن لوازم اور تصریحات کے ساتھ بیان کیگئی اور شائع کی گئی تھی وہ تمام لوازم ایسے تھے کہ کوئی دانا باور نہیں کریگا کہ اُن کا انجام دینا انسان کے حد اختیار میں ہو سکتا ہے کیونکہ اسمیں میعاد بتلائی گئی تھی دن بتلایا گیا تھا* تاریخ بتلائی گئی تھی وقت بتلایا گیا اور

*حاشیہ خروج باب ۳۲ سے ثابت ہوتا ہے کہ گوسالہ سامری کے نیست و نابود کرنے کا ارادہ یہود کی عید کے دن میں کیا گیا تھا مگر آگ میں جلانا اور باریک پیسنا اور غبار کی مانند بنانا جیسا کہ ۳۲/۲۰ خروج میں لکھا ہے یہ فرصت طلب کام تھا اس بڑے کام نے ضرور رات کا کچھ حصہ لیا ہوگا کیونکہ حضرت موسیٰ اُس وقت اُترے تھے جب گوسالہ پرستی کا میلہ خوب گرم ہو گیا تھا اور یہ وقت غالباً دوپہر کے بعد میں ہوگا اور پھر کچھ عرصہ ناراضگی اور غضب میں گذرا۔ لہذا یہ قطعی امر ہے کہ سونے کا جلانا اور خاک کی طرح کرنا کچھ حصہ رات تک جو دوسرے دن میں محسوب ہوتے ہی ختم ہوا ہوگا۔ سو خدا تعالیٰ نے جو لیکھرام کے لئے گوسالہ سامری کا نام اختیار فرمایا۔ اس نام میں یہ بھید پوشیدہ تھا کہ عید کے دوسرے دن میں اسکی تباہی کا سامان ہوگا جیسا کہ گوسالہ سامری کا ہوا۔ اور چونکہ گوسالہ پر اکثر چھری پھرتی ہے اسلئے عجل کے لفظ میں بھی جو الہام میں اختیار کیا گیا ہے یہ طریق موت مخفی ہے اور لیکھرام کی موت کی نسبت جو یہ پیشگوئی ہے کہ وہ عید کے دوسرے دن قتل کیا جائے گا۔ اِس میں الہام الٰہی وُہ ہو کہ جو کتاب کرامات الصادقین کے صفحہ ۵۴ میں لکھا ہوا ہے یعنی ستعرف یوم العید والعید اقرب اسکے پہلے کا شعر یہ ہے ؎ الا انّنی فی کل حربٍ غالبٌ ۔ فکدنی بما زوّرت فالحق یغلب یعنی میں ہر ایک جنگ میں غالب ہوں پس دروغ آرائی سے جس طرح چاہے مکر کر پس حق غالب ہو جائے گا۔ اور پھر دوسرے شعر میں اس شعر کی تشریح کی کہ حق کیونکر غالب ہوگا۔ اور وہ یہ ہے ؎ وبشّرنی ربّی وقال مبشرا ۔ ستعرف یوم العید والعید اقرب۔ یعنی میرے رب نے مجھے بشارت دی اور بشارت دے کر کہا کہ تو عنقریب عید کے دن کو یعنی خوشی کے دن کو پہچان لے گا۔ اور اُس دن سے معمولی عید بہت قریب ہوگی۔ یعنی حق کے غالب ہونے کا وہ دن ہوگا۔ اِس لئے مومنوں کی وہ عید ہوگی اور معمولی عید اُس سے ملی ہوئی ہوگی۔ اور اسی شعر کی تشریح ٹائیٹل پیج یعنی سرورق کے صفحہ اخیر اسی کتاب کرامات الصادقین میں لکھی ہوئی ہے۔ اور یہی لفظ بشّرنی ربّی جو اس شعر کے سر پر ہے وہاں بھی موجود ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ وبشّرنی ربّی بموتہٖ فی ستّ سنۃٍ ان فی ذٰلک لاٰیۃ للطالبین۔ یعنی خدا تعالیٰ نے مجھے بشارت دی

صورتِ موت بتلائی گئی تھی یعنی یہ کہ کس طرح مرے گا بیماری سے یا قتل سے اور پیشگوئی کے اشارات یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ جن لوگوں نے اس گوسالہ کی ثناخوانی کو پرستش تک پہنچایا اور سچائی کا خون کیا اور اس کی تعریف میں غلو کیا وہ بھی خدا تعالیٰ کی نظر میں اُس قوم کی طرح ہیں جنہوں نے سامری کے گوسالہ کی پرستش کی تھی اللہ تعالیٰ سُورۃ الاعراف میں فرماتا ہے ان الذین اتخذوا العجل سینالھم غضبٌ من ربھم

کہ لیکھرام چھ سال کے عرصہ میں مَرجائے گا۔ اور اسی بشارت کی طرف انجام آتھم کے قصیدہ میں وہ شعر جو بماہ ستمبر ۱۸۹۶ء شیخ محمد حسین بٹالوی کو مخاطب کرکے لکھے گئے ہیں اشارہ کر رہے ہیں اور جیساکہ تعرف کا لفظ شعر ستعرف یوم العید میں موجود ہے۔ اس قصیدہ میں بھی محمد حسین کو مخاطب کرکے ستعرف موجود ہے اور جیساکہ وہ قصیدہ جس میں یہ الہام ہے یعنی ستعرف العید والعید اقربُ محمد حسین کیلئے اور اُس کو مخاطب کرکے لکھا گیا تھا۔ ایسا ہی اس قصیدہ میں بھی محمد حسین بٹالوی مخاطب ہے

اور وہ شعر یہ ہیں:-

تب ایھا الغالی وتاتی ساعة ۔۔۔ تمشی تعض یمینک الشلاء
اے غلو کرنیوالے توبہ کر کیونکہ وہ وقت آتا ہے ۔۔۔ کہ تو اپنے خشک ہاتھ کو کاٹے گا

تاتیک ایاتی فتعرف وجھھا ۔۔۔ فاصبر ولا تترک طریق حیاء
میرے نشان تیرے تک پہنچینگے پس تو انہیں شناخت کریگا ۔۔۔ پس صبر کر اور حیا کا طریق مت چھوڑ

انی لشر الناس ان لم یاتنی ۔۔۔ نصر من الرحمٰن للاعلاء
مَیں تمام مخلوقات میں سے بدتر ہوں گا ۔۔۔ اگر خدا کی مدد مجھ کو میرے بلند کرنیکے لئے نہ پہنچے

ھل تطمع الدنیا مذلة صادق ۔۔۔ ھیھات ذالک تخیل السفھاء
کیا دُنیا اُمید رکھتی ہے کہ صادق ذلیل ہو جائیگا ۔۔۔ یہ کہاں ممکن ہے بلکہ یہ تو سادہ لوحوں کا خیال ہے

من ذالذی یخزی عزیز جنابه ۔۔۔ الارض لا تفنی شموس سماء
خدا کے عزیز کو کون ذلیل کرسکتا ہے۔ ۔۔۔ کیا زمین کو طاقت ہے جو آسمانی آفتاب کو فنا کرے

یا ربنا افتح بیننا بکرامة ۔۔۔ یا من یری قلبی ولب لحائی
اے میرے رب ایک کرامت دکھلا کر ہم میں فیصلہ کر ۔۔۔ اے وہ خدا جو میرے دل اور میرے وجود کے مغز کو جانتا ہے
منہ

وذلة فی الحیٰوۃ الدنیا وکذٰلك نجزی المفترین[1] یعنی جنہوں نے گوسالہ پرستی کی اُن پر غضب کا عذاب پڑے گا اور دُنیا کی زندگی میں اُن کو ذلت پہنچے گی اور اسی طرح ہم دوسرے مفتریوں کو سزا دینگے اور یہ ایک لطیف اشارہ اُن گوسالہ پرستوں کی طرف بھی ہے جو اس دُوسرے گوسالہ یعنی لیکھرام کی پرستش کرنے میں ظلم اور خونریزی کے ارادوں تک پہنچ گئے خدا تعالیٰ کے علم سے کوئی شے باہر نہیں وہ خوب جانتا تھا کہ ہندو بھی لیکھرام کی پرستش کر کے اُسکو گوسالہ بنائیں گے۔ اِس لئے اُس نے کذٰلك کے لفظ سے لیکھرام کے قصّہ کی طرف اشارہ کر دیا۔ توریت خروج باب ۳۲ آیت ۳۵ سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر گوسالہ پرستی کے سبب سے مُوت بھیجی تھی یعنی ایک وبا اُنمیں پڑ گئی تھی جس سے وہ مر گئے تھے۔ اور اس عذاب کی خبر کے وقت اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جو لوگ ایمان لائیں گے مَیں اُن کو نجات دُونگا۔ جیساکہ فرماتا ہے۔ وَالذین عملوا السیاٰت ثم تابوا مِنۢ بعدِھا وَاٰمنوا ان ربّك مِنۢ بعدھا لغفور رحیم[2]۔ یعنی جنہوں نے گوسالہ پرستی کی دُھن میں بُرے کام کئے پھر بعد اسکے توبہ کی اور ایمان لائے تو خدا تعالیٰ ایمان کے بعد اُنکے گناہ بخشدے گا اور اُن پر رحم کرے گا کیونکہ وہ غفور اور رحیم ہے ٭

اور لیکھرام کے مقدمہ میں آیت کریمہ کا یہ اشارہ ہے کہ جنہوں نے ناحق الہام کی تکذیب کی اور قتل کی سازشیں کیں اور گورنمنٹ کو قتل کیلئے بھڑکایا اور پھر بعد اسکے توبہ کی اور ایمان لائے تو خدا اُن پر رحم کرے گا۔ اسی مقام کے متعلق اس عاجز کو الہام ہُوا ہے یا مسیح الخلق عدوانا یعنی اے خلقت کے لئے مسیح ہماری متعدی بیماریوں کے لئے توجہ کر اور براہین احمدیہ کے ص ۵۱۹ میں اسی کی طرف اشارہ ہے جیساکہ وہ عزّ اسمہٗ فرماتا ہے انت مبارك فی الدنیا وَالاٰخرۃ امراض الناس وبرکاتہ ان ربّك فعال لما یرید یعنی تجھے دُنیا اور آخرت میں برکت دیگئی ہے خدا کی برکتوں کے ساتھ لوگوں کی بیماریوں کی خبر لے کہ تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ دیکھو یہ کس زمانہ کی خبریں ہیں! اور نہ معلوم کس وقت پُوری ہونگی ایک وہ وقت ہے جو دُعا سے مرتے ہیں اور

[1] الاعراف : ۱۵۳ [2] الاعراف : ۱۵۴

دوسرا وہ وقت آتا ہے جو دُعا سے زندہ ہونگے ✦

انیسویں پیشگوئی یہ پیشگوئی جو براہین کے صفحہ ۲۴۰ میں ہے یہ ہے رب ارنی کیف تحی الموتی رب اغفر و ارحم من السماء۔ رب لا تذرنی فردًا و انت خیر الوارثین۔ رب اصلح امۃ محمد۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح و انتھی امر الزمان الینا الیس ھذا بالحق۔ ترجمہ یعنی اے میرے رب مجھے دِکھلا کہ تو کیونکر مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ اے میرے رب مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔ اے میرے رب مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے۔ اے میرے رب اُمت محمدیہ کی اصلاح کر۔ اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے اور تو سب فیصلہ کرنیوالوں سے بہتر ہے۔ یہ لوگ ارادہ کرینگے کہ خدا کے نور کو اپنے مُنہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور خدا اپنے نور کو پُورا کریگا۔ اگرچہ کافر کراہت ہی کریں۔ جب خدا کی مدد آئیگی اور اس کی فتح نازل ہوگی اور دِلوں کا سلسلہ ہماری طرف رجوع کرے گا اور ہماری طرف آ ٹھہرے گا۔ تب کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہیں تھا۔ اس تمام الہام میں یہ پیشگوئی ہے کہ ضروری ہے کہ قوم مخالفت کرے۔ اور اس سلسلہ کے نابود کرنے کے لئے پُوری کوشش کرے اور ہرگز نہ چاہے کہ یہ سلسلہ قائم رہ سکے لیکن خدا اس سلسلہ کو ترقی دے گا یہاں تک کہ زمانہ اسی طرف اُلٹ آئے گا اور بعد اسکے کہ لوگوں نے اکیلا چھوڑ دیا ہوگا پھر اس طرف رجوع کریں گے۔ اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی کیسی صفائی سے پُوری ہوئی۔ براہین احمدیہ کے زمانہ میں علماء کا کچھ شور و غوغا نہ تھا بلکہ جو تکفیر کے فتنہ کا بانی ہے اُس نے کمال ثناء و صفت سے براہین احمدیہ کا ریویو لکھا تھا۔ پھر ایک مدّت دراز کے بعد تکفیر کا طوفان اُٹھا اور ایک مُدّت تک اپنا زور دِکھلاتا رہا۔ اور اب پھر الہام الٰہی کے موافق وہ سیلاب کچھ کم ہوتا جاتا ہے اور وہ وقت آتا ہے کہ نُور کی نمایاں فتح اور تاریکی کی کُھلی کُھلی شکست ہو ✦

بیسویں پیشگوئی یہ پیشگوئی براہین احمدیہ میں آتھم کی نسبت ہے جو صفحہ ۲۴۱

میں ہے اور ہم اُسکو مفصل لکھ چکے ہیں اور مدت ہوئی کہ آتھم صاحب اس دُنیا سے کوچ کر کے اپنے ٹھکانہ پر پہنچ گئے ہیں۔ ہمارے مخالفوں کو اب اسمیں تو شک نہیں کہ آتھم مرگیا ہے جیسا کہ لیکھرام مرگیا ہے اور جیسا کہ احمد بیگ مرگیا ہے لیکن اپنی نابینائی سے کہتے ہیں کہ آتھم میعاد کے اندر نہیں مرا۔ اسے نالایق قوم جو شخص خدا کے وعید کے موافق مرچکا اب اُسکی میعاد غیر میعاد کی بحث کرنا کیا حاجت ہے بھلا دکھلاؤ کہ اب وہ کہاں اور کس شہر میں بیٹھا ہے۔ تم سُن چکے ہو کہ اُسپر تو میعاد کے اندر ہی ھاویہ کی آنچ شروع ہوگئی تھی شرط پر اُس نے عمل کیا اس لئے کوئی روز نیم جان کی طرح بسر کئے آخر اُس آگ نے اُس کو نہ چھوڑا اور بھسم کر دیا ✽

یہ خدا تعالیٰ کی غیبی قدرتوں کا ایک بھاری نمونہ ہو کہ آتھم کے قصہ کی سترہ برس پہلے براہین احمدیہ میں خبر درج کر دیگئی پہلے اس بحث کیطرف اشارہ کر دیا جو توحید اور تثلیت کے بارہ میں بمقام امرتسر ہوئی تھی اور اسکے بارہ میں فرمایا کہ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہٗ کفوا احد ۰ پھر عیسائیوں کے اس مکر کی خبر دیگئی جو حق پوشی کیلئے میعاد کے گذرنے کے بعد انھوں نے کیا پھر اُس مکارانہ فتنہ پر اطلاع دیگئی جو عیسائیوں کیطرف سے نہایت متعصبانہ جوش کے ساتھ ظہور میں آیا اور پھر آخر صدق کے ظاہر ہونے کی بشارت دی گئی اور پھر اس الہام کے ساتھ جو صلا۲۴ میں ہے یعنی انا فتحنا لک فتحا مُبینا فتح عظیم کی خوشخبری سُنائی گئی۔ اب بتلاؤ کیا یہ اِنسان کا کام ہے آنکھ کھولو اور دیکھو کہ آتھم کی پیشگوئی کیسی عظیم الشان غیب کی خبریں اپنے ساتھ رکھتی ہے ✽

اکیسویں پیشگوئی

یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے صلا۲۴ میں درج ہے۔ فتح الولی فتح وقربناہ نجیا اشجع الناس۔ ولو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ۔ انار اللہ برھانہ ترجمہ فتح وہی ہی جو اس ولی کی فتح ہے اور ہم نے ہمرازی کے مقام پر اسکو قرب بخشا ہے۔ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر ہے۔ اگر ایمان ثریا پر چلا گیا ہوتا تو یہ اُسکو وہاں سے لے آتا خدا اسکے برہان کو روشن کر لے گا ✽

بائیسویں پیشگوئی۔ یہ پیشگوئی بھی براہین احمدیہ ص۲۴۲ میں ہے اور وہ یہ ہے کہ انك باعیننا یرفع اللہ ذکرك ویتم نعمتہ علیك فی الدنیا والاٰخرۃ۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے خدا تیرا ذکر اونچا کریگا اور خدا اپنی نعمتیں دُنیا اور آخرت میں تیرے پر پوری کر دیگا۔ اور یہ جو فرمایا کہ تیرا ذکر اونچا کر دے گا۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ دُنیا اور دین کے خاص لوگ تعریف کے ساتھ تیرا ذکر کریں گے۔ اور اُونچے مرتبے والے تیری ثنا میں مشغول ہونگے۔ اب کیا یہ تعجب نہیں کہ جو شخص کافر اور حقیر شمار کیا جاتا ہے اور دجّال اور شیطان کہا جاتا ہے اُس کا انجام یہ ہو۔ کہ دین اور دُنیا کے بلند مراتب والے سچے دِل کے اُس کی تعریفیں کریں گے۔

تئیسویں پیشگوئی۔ یہ پیشگوئی براہین کے ص۲۴۲ میں مرقوم ہے۔ اِنِّیْ رَافِعُكَ اِلَیَّ۔ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنَّ لَھُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّھِمْ۔ واتل علیھم مااوحی الیك من ربك ولاتصعر لخلق اللہ ولاتسئم من الناس۔ ترجمہ میں تجھے اپنی طرف اُٹھاؤنگا اور میں اپنی طرف سے محبت تیرے پر ڈالوں گا۔ یعنی بعد اسکے کہ لوگ دشمنی اور بغض کرینگے یکدفعہ محبت کیطرف لوٹائے جائینگے جیساکہ یہی مہدی موعود کے نشانوں میں سے ہے۔ اور پھر فرمایا کہ جو لوگ تیرے پر ایمان لائیں گے اُنکو خوشخبری دے کہ وہ اپنے رب کے نزدیک قدم صدق رکھتے ہیں۔ اور جو میں تیرے پر وحی نازل کرتا ہوں تو اُن کو سُنا۔ خلق اللہ سے مُنہ مت پھیر اور اُنکی ملاقات سے مت تھک۔ اور اسکے بعد الہام ہُوا۔ ووسع مکانك یعنی اپنے مکان کو وسیع کرلے۔ اس پیشگوئی میں صاف فرمادیا کہ وہ دن آتا ہے کہ ملاقات کرنیوالوں کا بہت ہجوم ہو جائے گا یہاں تک کہ ہر ایک کا تجھ سے ملنا مشکل ہو جائے گا۔ پس تو نے اُسوقت ملال ظاہر نہ کرنا اور لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ جانا۔ سُبحان اللہ یہ کس شان کی پیشگوئی ہے اور آج سے ۱۷ برس پہلے اُسوقت بتلائی گئی ہے کہ جب میری مجلس میں شاید دو تین آدمی آتے ہونگے اور وہ بھی کبھی کبھی۔ اس سے کیسا علم غیب خدا کا ثابت ہوتا ہے۔

چوبیسویں پیشگوئی۔ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے ص ۴۸۹ میں ہو اور وہ یہ ہے
أنت وجیه فی حضرتی اخترتك لنفسی۔ أنت منی بمنزلة توحیدی و
تفریدی فحان ان تعان وتعرف بین الناس۔ یعنی تو میری جناب میں وجیہ ہے
میں نے تجھے چن لیا۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید۔ پس وہ وقت آگیا
جو تیری مدد کی جائیگی اور تو لوگوں میں مشہور کیا جائے گا۔ یہ اُسوقت کی پیشگوئی ہے کہ
اِس چھوٹے سے گاؤں میں بھی بہتیرے ایسے تھے جو مجھ سے ناواقف تھے۔ اور اب جو
اس پیشگوئی پر ۲۰ برس گذر گئے تو پیشگوئی کے مفہوم کے مطابق اِس عاجز کی شہرت اُس
حد تک پہنچ گئی ہے کہ اس ملک کے غیر قوموں کے بچے اور عورتیں بھی اِس عاجز سے بے خبر
نہیں ہونگی۔ جس شخص کو ان دونوں زمانوں کی خبر* ہو گی کہ وہ وقت کیا تھا اور اب کیا ہے۔
تو بلا اختیار اُسکی رُوح بول اُٹھے گی کہ یہ عظیم الشان علم غیب انسانی طاقتوں سے ایسا بعید
ہے کہ جیساکہ ایک مکھی کی طاقت سے ایک قوی ہیکل ہاتھی کا کام ٭

پچیسویں پیشگوئی۔ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۰ میں موجود ہے اور
وہ یہ ہے۔ سبحان اللّٰہ تبارك وتعالٰی زاد مجدك ینقطع اٰباءك ویبدء منك
ترجمہ۔ پاک ہے وُہ خدا جو مبارک اور بلند ہے۔ تیری بزرگی کو اُس نے زیادہ کیا۔ اب
یُوں ہوگا کہ تیرے باپ دادا کا نام منقطع ہو جائیگا اور اُن کا ذکر مستقل طور پر کوئی نہیں کریگا۔
اور خدا تیرے وجود کو تیرے خاندان کی بُنیاد ٹھہرائے گا ٭

اِس پیشگوئی میں دو وعدے ہیں (۱) اوّل یہ کہ خدا لائق اور اچھی اولاد اِس خاندان میں
پیدا کرے گا۔ اور دُوسرے یہ کہ تمام شرف اور مجد کا ابتدا اِس عاجز کو ٹھہرا دیا جائیگا۔ اور وہ
پیشگوئی جو ایک مبارک لڑکے کے لئے کی گئی تھی وہ الہام بھی درحقیقت اسی الہام کا
ایک شعبہ ہے۔ اُسوقت نادانوں نے شور مچایا تھا کہ پیشگوئی کے قریب زمانہ میں لڑکا پیدا
نہیں ہوا بلکہ لڑکی پیدا ہوئی۔ یہ تمام شور اس لئے تھا کہ یہ نادان خیال کرتے تھے کہ پیشگوئی

* نوٹ اس خاکسار سراج الحق جمالی نے خدا کے فضل سے دونوں زمانے دیکھے اور ایمان میں ترقی ہوئی۔ اور
خدا سے دُعا ہے کہ آگے کو پُورا کمال اور ترقی اس امام برحق اور معصوم کی دکھلائے اور اس صادق کی
معیت میں رکھ کر ایمان کو بڑھائے۔ (جمالی)

کا بلا فاصلہ پوری ہونا ضروری ہے اور الہامات میں خدا تعالیٰ کی یہ غرض نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر ہزار لڑکی پیدا ہو کر بھی پھر ان صفات کا لڑکا پیدا ہوا تو بھی کہا جائے گا کہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ ہاں اگر الہام الٰہی میں بلا فاصلہ کا لفظ موجود ہوتا تو تب اس لفظ کی رعایت سے پیشگوئی کا ظہور میں آنا ضروری ہوتا۔

چھبیسویں پیشگوئی۔ چھبیسویں پیشگوئی براہین احمدیہ کے ص ۴۹۱ میں یہ ہے۔ وما کان اللہ لیترکک حتے یمیز الخبیث من الطیب واللہ غالبٌ علیٰ امرہ ولکنّ اکثر النّاس لا یعلمُون۔ ترجمہ۔ خدا تجھے نہیں چھوڑے گا جبتک پاک اور پلید میں فرق نہ کر لے۔ اور خدا اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

ستائیسویں پیشگوئی۔ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے ص ۴۹۲ میں ہے اور وہ یہ ہے اردتّ ان استخلف فخلقت آدم یعنی مَیں نے خلیفہ بنانے کا ارادہ کیا سو مَیں نے آدم کو پیدا کیا۔ اور دوسرے مقام میں اسی کی تشریح میں یہ الہام ہے وقالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا قال انّی اعلم مَا لا تعلمون۔ یعنی لوگوں نے کہا کہ کیا تو ایسے آدمی کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد برپا کرے گا۔ خدا نے کہا کہ میں اسمیں وہ چیز جانتا ہوں جسکی تمہیں خبر نہیں۔ جیسا کہ دوسرے الہام میں اسی براہین میں فرمایا ہے۔ انت منّی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق یعنی تو مجھ سے اُس مقام پر ہے جس سے دُنیا کو خبر نہیں۔ اب ظاہر ہے کہ یہ پیشگوئی تو سترہ سال سے براہین احمدیہ میں شائع ہو چکی۔ اور جس فتنہ کی طرف یہ پیشگوئی اشارہ کرتی ہے وہ سالہا سال بعد میں ظہور میں آیا۔ چنانچہ مولویوں نے اس عاجز کو مُفسد ٹھہرایا۔ کفر کے فتوے لکھے گئے۔ نذیر حسین دہلوی نے (علیہ مایستحقہ) تکفیر کی بُنیاد ڈالی اور محمد حسین بٹالوی نے کفار مکہ کی طرح یہ خدمت اپنے ذمہ لے کر تمام مشاہیر اور غیر مشاہیر سے کفر کے فتوے اُسپر لکھوائے اور جیسا کہ الہام الٰہی سے ظاہر ہوتا ہے براہین احمدیہ میں پہلے سے خبر دیگئی تھی کہ ایسے فتوے لکھے جائیں گے۔ اور آثار نبویہ میں بھی ایسا ہی آیا تھا کہ اُس مہدی موعود پر کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا۔ سو وہ سب لکھا ہوا پورا ہوا۔

اٹھائیسویں پیشگوئی۔ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے ص۴۹۶ میں ہے اور وہ یہ ہے
یحیي الدّین ویقیم الشریعۃ یا اٰدم اسکن انت وزوجك الجنّۃ۔ یا مریم اسکن
انت وزوجك الجنّۃ یا احمد اسکن انت وزوجك الجنّۃ۔ نفخت فیك
من لدنی روح الصدق (ترجمہ) دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔
اے آدم تو اور تیرا زوج بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ اے مریم تُو اور تیرا زوج بہشت
میں داخل ہو جاؤ۔ اے احمد تو اور تیرا زوج بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ مَیں نے اپنے
پاس سے صدق کی رُوح تجھ میں پھونکی۔ یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ اور تین ناموں
سے تین واقعات آئندہ کی طرف اشارہ ہے جن کو عنقریب لوگ معلوم کرینگے۔ اور اس
الہام میں جو لفظ لَدُنْ کا ذکر ہے اسکی شرح کشفی طور پر یوں معلوم ہوئی۔ کہ ایک فرشتہ
خواب میں کہتا ہے کہ یہ مقام لدن جہاں تجھے پہنچایا گیا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں ہمیشہ
بارشیں ہوتی رہتی ہیں اور ایک دم بھی بارش نہیں تھمتی +

انتیسویں[29] پیشگوئی۔ یہ وہ پیشگوئی ہے جو براہین احمدیہ کے ص۵۰۶ میں درج
ہے اور وہ یہ ہے۔ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ مُنْفَکِّیْنَ
حَتّٰی تَاْتِیَھُمُ الْبَیِّنَۃُ اور پھر فرمایا کہ اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دُنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔
یہ خدا کے ایک ایسے نشان کی طرف اشارہ ہے جو دُنیا کو ہلاک ہونے سے بچا لے گا۔ اور
الہام کے یہ معنی ہیں کہ ممکن نہ تھا کہ اہل کتاب اور ہندو اپنے تعصب اور عداوت
سے باز آجاتے جب تک میں ایک کھلا کھلا نشان اُن کو نہ دیتا اور اگر مَیں ایسا نہ کرتا۔ تو
دُنیا میں اندھیر پڑ جاتا اور حق مشتبہ ہو جاتا +

تیسویں[30] پیشگوئی۔ یہ وہ پیشگوئی ہے جو براہین احمدیہ کے ص۵۱۵ میں درج
ہے اور وہ یہ ہے اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِیَغْفِرَ لك الله ما تقدم من ذنبك
وما تاخر یعنی ایک کھلی کھلی فتح ہم تجھ کو دینگے تا ہم تیرے اگلے پچھلے گناہ بخشدیں۔ یہ استعارہ
اپنی رضامندی ظاہر کرنے کے لئے بیان فرمایا ہے۔ مثلاً ایک آقا اپنے کسی غلام سے ایسے
حکیمانہ طور سے وقت بسر کرتا ہے جو نادان خیال کرتے ہیں کہ وہ اُس پر ناراض ہی۔ تب اُس

آقا کی غیرت جوش مارتی ہے اور اُس غلام کی سرفرازی کے لئے کوئی ایسا کام کرتا ہے کہ گویا اُس نے اُسکے اگلے پچھلے تمام گناہ بخشدیئے ہیں یعنی ایسی رضامندی ظاہر کرتا ہے کہ لوگوں کو یقین ہو جاتا ہے کہ ایسا مہربان اُسپر کبھی ناراض نہیں ہوگا یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے پھر اسکے بعد اسی صفحہ میں ایک تصویر دکھلائی گئی ہے اور وہ تصویر اس عاجز کی ہے سبز پوشاک ہے اور تصویر نہایت رعبناک ہے جیسے سپہ سالار مسلح فتحیاب اور دائیں بائیں تصویر کے یہ لکھا ہے حجۃ اللہ القادر۔ سلطان احمد مختار۔ اور تاریخ یہ لکھی ہے سوموار کا روز اُنیسویں ذی الحجہ ۱۳۰۰ھ مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۸۸۳ء اور ششم کاتک سمت ۱۹۴۰ بکرم۔ یہ تمام عبارت براہین کے ص۵۱۵ اور ص۵۱۶ میں موجود ہے۔ یہ کشف بتلا رہا ہے کہ ہتھیار کے ذریعہ سے ایک نشان ظاہر ہوگا سو لیکھرام کا نشان اسی طرح وقوع میں آیا۔ پھر اسکے بعد ص۵۱۶ میں یہ الہامی عبارت ہے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ فبرّاہ اللّٰہ ممّا قالوا وکان عند اللّٰہ وجیھا۔ فلمّا تجلّی ربّہ للجبل جعلہ دکّا واللّٰہ موھن کید الکافرین۔ ولنجعلہ اٰیۃ للناس ورحمۃ منّا وکان امرا مقضیا۔ یعنی کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہیں ہے۔ پس خدا نے اُسکو اُس الزام سے بری کیا جو کافروں نے اُسپر لگایا اور وہ خدا کے نزدیک وجیہ ہے اور خدا نے مشکلات کے پہاڑ کو پاش پاش کیا اور کافروں کے مکر کو سست کیا اور ہم اُس کو اپنی رحمت سے ایک نشان ٹھہرائیں گے۔ اور ابتدا سے ایسا ہی مقدر تھا۔ اس الہام میں خدا تعالیٰ ظاہر فرماتا ہے کہ ہندو لیکھرام کے قتل کے بعد سازش قتل کا ایک الزام لگائینگے اور ایک مکر کرینگے تا وہ الزام پختہ ہو جائے۔ ہم اس ملہم کی بریت ظاہر کر دینگے اور اُنکے مکر کو سست کر دیں گے اور مشکلات کے پہاڑ آسان ہو جائیں گے۔

اب کچھ ضرور نہیں کہ ہم کسی کو اس پیشگوئی کیطرف توجہ دلاویں خود اہل انصاف سوچیں اور اسقدر کھلے کھلے غیبی اُمور سے انکار کر کے اپنی عاقبت کو خراب نہ کریں۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس پیشگوئی میں جو لیکھرام کو جو عجل سے نسبت دیگئی اس میں کئی مناسبتوں کا لحاظ ہے (۱) اوّل یہ کہ جیسا کہ گوسالہ سامری بے جان تھا ایسا ہی یہ بھی

بے جان تھا اور سچائی کی رُوح اُسمیں نہیں تھی (۲) دوسرے یہ کہ جیساکہ اُس بے جان گوسالہ کے اندر سے مُہمل آواز آتی تھی ایسا ہی اُسکے اندر سے بھی مُہمل آواز آتی تھی (۳) تیسرے یہ کہ جیساکہ وہ بے جان گوسالہ عید کے دن نیست و نابود کیا گیا تھا ایسا ہی عید کے دِنوں ہی میں یہ بھی نیست و نابود کیا گیا (۴) چوتھے یہ کہ جیساکہ وہ گوسالہ قوم کے سونے کے زیور سے بنایا گیا تھا ایسا ہی یہ گوسالہ بھی قوم کی مالی جمعیت کی وجہ سے طیار ہوا (۵) پانچویں یہ کہ جیساکہ وُہ گوسالہ آخر قوم کے مفتری لوگوں کے لئے طرح طرح کے عذاب اور دُکھوں کا موجب ہؤا ایسا ہی اِس گوسالہ کے مُفتری پُجاریوں کا انجام ہوگا +

اکتیسویں ۳۱ پیشگوئی۔ یہ وُہ پیشگوئی ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۲۲ میں درج ہے بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمّدیاں بر منارِ بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مُصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کردے گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا۔ ربّ الافواج اس طرف توجّہ کریگا۔ اِس نشان کا مُدّعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں جناب الٰہی کے احسانات کا دروازہ کُھلا ہے اور اُسکی پاک رحمتیں اس طرف متوجّہ ہیں +

بتیسویں پیشگوئی۔ یہ وُہ پیشگوئی ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۶ اور صفحہ ۵۵۷ پر درج ہے اور وہ یہ ہے۔ یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قُدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خُدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچّائی ظاہر کر دے گا الفتنة ھٰھُنا فاصبر کما صبر اولوا العزم۔ یہ پیشگوئی لیکھرام کے حق میں تھی جو پُوری ہوگئی اور تفصیل اس کی گذر چکی ہے۔ اور اس کا بقیہ اور نشان بھی آنے والے ہیں۔ اور اِسی کے متعلق براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۶۰ اور صفحہ ۵۱۰ میں یہ الہام ہے۔ و یخوفونك من دونه۔ ائمة الکفر لا تخف انك انت الاعلیٰ ینصرك الله فی

مواطن۔ ان یومی لفصل عظیم۔ یعنی تجھے کافر ڈرائیں گے مگر آخر غلبہ تجھ ہی کو ہوگا۔ خدا کئی میدانوں میں تیری فتح کرے گا۔ میرا دن بڑے فیصلہ کا دن ہوگا۔ یظل ربك علیك ویعینك۔ ویرحمك یعصمك اللہ من عندہ وان لم یعصمك الناس۔ ان لم یعصمك الناس یعصمك اللہ من عندہ۔ انی منجیك من الغم۔ انت منی بمنزلۃ لایعلمہا الخلق۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی لامبدل لکلماتہ (ترجمہ) خدا اپنی رحمت کا سایہ تجھ پر کرے گا اور تیرا فریادرس ہوگا اور تجھ پر رحم کرے گا۔ وہ تجھے آپ بچائیگا اگرچہ انسانوں میں سے کوئی بھی نہ بچاوے پر وہ تجھے آپ بچائے گا۔ میں تجھے غم سے بچاؤنگا۔ تو مجھ سے وہ قرب رکھتا ہے جس کا خلقت کو علم نہیں۔ خدا نے یہ لکھ چھوڑا ہی کہ میں اور میرے رسول غالب ہونگے۔ سو خدا کے کلمے کبھی نہیں بدلیں گے۔

تینتیسویں ۳۳ پیشگوئی۔ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے ص۵۵۸ اور ص۵۵۹ میں درج ہے اور وہ یہ ہی۔ سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ اِنَّکَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ۔ حِبُّ اللہِ خَلِیْلُ اللہِ۔ اَسَدُ اللہِ اَلَمْ نَجْعَلْ لَکَ سُھُوْلَۃً فِیْ کُلِّ اَمْرٍ بَیْتُ الْفِکْرِ۔ وَ بَیْتُ الذِّکْرِ۔ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا۔ مُبَارِکٌ وَّمُبَارَکٌ وَّکُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَکٍ یُّجْعَلُ فِیْہِ رُفِعَتْ وَجُعِلَتْ مُبَارَکًا۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ۔ ترجمہ۔ تیرے پر سلام اے ابراہیم آج تو ہمارے نزدیک بامرتبہ اور امین ہے خدا کا دوست۔ خدا کا خلیل۔ خدا کا شیر۔ ہم نے ہر ایک امر میں تیرے لئے آسانی کردی۔ بیت الفکر اور بیت الذکر۔ اور جو اسمیں داخل ہوا وہ امن میں آگیا۔ وہ بیت الذکر برکت دینے والا اور برکت دیا گیا ہے۔ اور ہر ایک برکت کا کام اُس میں کیا جائے گا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور کسی ظلم سے ایمان کو مکدر نہیں کیا۔ اُنھیں کو امن دیا جائے گا اور وہی ہدایت یافتہ ہوں گے۔

بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو گھر کے ساتھ چھت پر بنائی گئی ہے اور یہ الہام کہ مبارک و مبارک وکل امر مبارک یجعل فیہ یہ اُس مسجد کی بنا کا مادہ تاریخ ہے اور نیز یہ اُسکے آیندہ برکات کیلئے ایک پیشگوئی ہے جنکے ظہور کیلئے اب بنا ڈالی گئی ہے۔

چونتیسویں پیشگوئی - یہ پیشگوئی کتاب براہین احمدیہ کے ۵۱۱ میں درج ہے اور وہ یہ ہے وہ تجھے بہت برکت دیگا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور اسی کے متعلق ایک کشف ہے اور وہ یہ ہے کہ عالم کشف میں مَیں نے دیکھا کہ زمین نے مجھ سے گفتگو کی اور کہا یَا وَلِیَّ اللّٰہِ کُنْتُ لَا اَعْرِفُکَ یعنی اے خدا کے ولی مَیں تجھ کو پہچانتی نہ تھی۔

پینتیسویں پیشگوئی - شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب رسالہ اشاعت السنہ جو بانی مبانی تکفیر ہے اور جس کی گردن پر نذیر حسین دہلوی کے بعد تمام مکفروں کے گناہ کا بوجھ ہے اور جس کے آثار بظاہر نہایت ردی اور یاس کی حالت کے ہیں۔ اسکی نسبت تین مرتبہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنی اس حالت پر ضلالت سے رجوع کریگا اور پھر خدا اسکی آنکھیں کھولے گا۔ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ •

اور ایک مرتبہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ گویا مَیں محمد حسین کے مکان پر گیا ہوں اور میرے ساتھ ایک جماعت ہے اور ہم نے وہیں نماز پڑھی اور مَیں نے امامت کرائی اور مجھے خیال گذرا کہ مجھ سے نماز میں یہ غلطی ہوئی ہے کہ مَیں نے ظہر یا عصر کی نماز میں سورۂ فاتحہ کو بلند آواز سے پڑھنا شروع کر دیا تھا پھر مجھے معلوم ہوا کہ مَیں نے سورۂ فاتحہ بلند آواز سے نہیں پڑھی بلکہ صرف تکبیر بلند آواز سے کہی پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ محمد حسین ہمارے مقابل پر بیٹھا ہے اور اُس وقت مجھے اُس کا سیاہ رنگ معلوم ہوتا ہے اور بالکل برہنہ ہے پس مجھے شرم آئی کہ مَیں اُسکی طرف نظر کروں پس اُسی حال میں وہ میرے پاس آگیا مَیں نے اُسے کہا کہ کیا وقت نہیں آیا کہ تو صلح کرے اور کیا تو چاہتا ہے کہ تجھ سے صلح کیجائے اُس نے کہا کہ ہاں پس وہ بہت نزدیک آیا اور بغلگیر ہوا اور وہ اُسوقت چھوٹے بچہ کیطرح تھا پھر مَیں نے کہا کہ اگر تو چاہے تو اُن باتوں سے درگذر کر جو مَیں نے تیرے حق میں کہیں جن سے تجھے دُکھ پہنچا اور خوب یاد رکھ کہ مَیں نے کچھ نہیں کہا مگر صحت نیت سے اور ہم ڈرتے ہیں خدا کے اُس بھاری دن سے جبکہ ہم اُسکے سامنے کھڑے ہونگے اُس نے کہا کہ مَیں نے درگذر کی تب مَیں نے کہا کہ گواہ رہ کہ مَیں نے

وہ تمام باتیں تجھے بخشدیں جو تیری زبان پر جاری ہوں اور تیری تکفیر اور تکذیب کو مَیں نے معاف کیا۔ اس کے بعد ہی وہ اپنے اصلی قد پر نظر آیا اور سفید کپڑے نظر آئے۔ پھر مَیں نے کہا جیساکہ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا آج وہ پُورا ہوگیا۔ پھر آواز دینے والے نے آواز دی کہ ایک شخص جس کا نام سلطان بیگ ہے جان کندن میں ہے مَیں نے کہاکہ اَب عنقریب وہ مَرجائیگا کیونکہ مجھے خواب میں دکھلایا گیا ہے کہ اُسکی موت کے دن صلح ہوگی۔ پھر مَیں نے محمد حسین کو یہ کہاکہ مَیں نے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ صلح کے دِن کی یہ نشانی ہے کہ اُس دن بہاء الدین فوت ہو جائے گا۔ محمد حسین نے اِس بات کو سُنکر نہایت تعظیم کی نظر سے دیکھا اور ایسا تعجب کیا جیساکہ ایک شخص ایک واقعہ صحیحہ کی عظمت سے تعجب کرتا ہے اور کہا یہ بالکل سچ ہے اور واقعی بہاء الدین فوت ہوگیا۔ پھر مَیں نے اُسکی دعوت کی اور اُس نے ایک خفیف عُذر کے بعد دعوت کو قبول کرلیا اور پھر مَیں نے اُسکو کہاکہ مَیں نے خواب میں یہ بھی دیکھا تھا کہ صلح بلاواسطہ ہوگی۔ سو جیساکہ دیکھا تھا ویسا ہی ظہور میں آگیا۔ اور یہ بدھ کا دن اور تاریخ ۱۳؍ دسمبر ۱۸۹۲ء تھی ✦

چھتیسویں۳۶ پیشگوئی۔ چھتیسویں۳۶ پیشگوئی یہ ہے جیساکہ میں ازالۂ اوہام میں لکھ چکا ہوں خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ تیری عمر اسّی۸۰ برس یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ ہوگی اور یہ الہام قریبًا بیس یا بائیس برس کے عرصہ کا ہے جس سے بہت لوگوں کو اطلاع دی گئی اور ازالۂ اوہام میں بھی درج ہوکر شائع ہوگیا ✦

سینتیسویں۳۷ پیشگوئی۔ سینتیسویں پیشگوئی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ ان اشتہارات کی تقریب پر جو آریہ قوم اور پادریوں اور سکھوں کے مقابل پر جاری ہوئے ہیں جو شخص مقابل پر آئیگا خدا اُس میدان میں میری مدد کریگا۔ اسی طرح اور بھی پیشگوئیاں ہیں جو متفرق کتابوں میں لکھی گئی ہیں۔ اور ایسے خوارق پانچہزار کے قریب پہنچ چکے ہیں جن کے دیکھنے والے اکثر گواہ اب تک زندہ موجود ہیں۔ اور ہر ایک شخص جو ایک مدت تک صحبت میں رہا ہے اُس نے بچشم خود مشاہدہ کیا ہے اور کر رہے ہیں۔ پس اُن بد قسمت لوگوں کی حالت پر افسوس ہے جو کہتے ہیں کہ جو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی معجزہ اور پیشگوئی نہیں ہوئی یہ نادان نہیں سمجھتے کہ جس حالت میں انکی اُمّت سے یہ انوار اور برکات ظاہر ہو رہے ہیں اور دُوسرے کسی نبی کی اُمّت سے یہ نشان ظاہر نہیں ہوتے تو کس قدر سچائی کا خون کرنا ہے کہ ایسے سرچشمہ برکات سے انکار کیا جائے بلکہ حق تو یہ ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک نہ ہوتا تو کسی نبی کی نبوّت ثابت نہ ہو سکتی +

ظاہر ہے کہ صرف قِصّوں اور کہانیوں کو پیش کرنا اس کا نام تو ثبوت نہیں ہے یہ قصّے تو ہر ایک قوم میں بکثرت پائے جاتے ہیں لعنت ہے ایسے دل پر جو صرف قصّوں پر اپنے ایمان کی بُنیاد ٹھہرائے۔ خصوصًا وہ لوگ جنہوں نے ایک انسان کے بچّہ عاجز کو خدا بنالیا۔ دیکھا نہ بھالا قربان گئی خالہ +

ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوّت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبیؐ اور زندہ نبیؐ اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبیؐ صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دسؔ دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی وہ کیسی کتابیں ہیں جو ہمیں بھی اگر ہم ان کے تابع ہوں مردود اور مخذول اور سیاہ دل کرنا چاہتی ہیں کیا اُن کو زندہ نبوت کہنا چاہیئے جن کے سایہ سے ہم خود مُردہ ہو جاتے ہیں یقینًا سمجھو کہ یہ سب مُردے ہیں کیا مُردہ کو مُردہ روشنی بخش سکتا ہے۔ یسوع کی پرستش کرنا صرف ایک بت کی پرستش کرنا ہے۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر وہ میرے زمانہ میں ہوتا تو اُسکو انکسار کے ساتھ میری گواہی دینی پڑتی کوئی اس کو قبول کرے یا نہ کرے مگر یہی سچ ہے اور سچ میں برکت ہے کہ آخر اُسکی روشنی دُنیا پر پڑتی ہے۔ تب دُنیا کی تمام دیواریں چمک اُٹھتی ہیں مگر وہ جو تاریکی میں پڑے ہوں سو آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسُول نبی امی کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا اور ایسی قبولیت اُس کو ملے گی۔ کہ کوئی بات اُس کے آگے انہونی نہیں رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے

اُس کا خدا ہوگا اور جھوٹے خدا اب اُسکے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا اور الٰہی قوتیں اُسکے ساتھ ہونگی۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ٭

اب ہم اس رسالہ کو اس وصیت پر ختم کرتے ہیں کہ اے سچائی کے طالبو سچائی کو ڈھونڈو کہ اب آسمان کے دروازے کھلے ہیں۔ اور اے ہماری قوم کے نادان مولویو٭ یہ وہی خدا کے دن ہیں جن کا وعدہ تھا۔ سو آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ زمین پر کیا ہو رہا ہے اور کیسے سچائی کے بادشاہ مقدس رسول کو پیروں کے نیچے کچلا جاتا ہے۔ کیا اس پاک نبی کی توہین میں کچھ کسر رہ گئی۔ کیا ضرور نہ تھا کہ زمین کے اس طوفان کے وقت آسمان پر کچھ ظاہر ہوتا۔ سو اسلئے خدا نے ایک بندہ کو اپنے بندوں میں سے چُن لیا تا اپنی قدرت دکھلاوے اور اپنی ہستی کا ثبوت دے اور وہ جو سچائی سے ٹھٹھے کرتے اور جھوٹ سے محبت رکھتے ہیں انکو جتلاوے کہ میں ہوں اور سچائی کا حامی ہوں۔ اگر وہ ایسے فتنہ کے وقت میں اپنا چہرہ نہ دکھلاتا تو دُنیا گمراہی میں ڈوب جاتی اور ہر ایک نفس دہریہ اور ملحد ہو کر مرتا۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ انسانی کشتی کو عین وقت میں اُس نے تھام لیا یہ **چودہویں صدی** کیا تھی **چودہویں رات کا چاند** تھا جس میں خدا نے اپنے نور کو چادر کی طرح زمین پر پھیلا دیا۔ اب کیا تم خدا سے لڑو گے۔ کیا فولادی قلعہ سے اپنا سر ٹکراؤ گے کچھ شرم کرو اور سچائی کے آگے مت کھڑے ہو۔ خدا نے دیکھا ہے کہ زمین بدعت اور شرک اور بدکاریوں سے بھر گئی ہے اور نجاست کو پسند کیا جاتا ہے اور سچائی کو رد کیا جاتا ہے سو اُس نے جیسا کہ اُسکی قدیم سے عادت ہے دُنیا کی اصلاح کیلئے توجہ کی۔ کیونکہ سچی تبدیلی آسمان سے ہوتی ہے نہ زمین سے اور سچا ایمان اُوپر سے ملتا ہے نہ نیچے سے۔ اسلئے اُس رحیم خدا نے چاہا کہ ایمان کو تازہ کرے اور ان لوگوں کے لئے جنکو اشتہاروں کے ذریعہ سے بُلایا گیا ہے یا آئندہ بُلایا جائے ایسا نشان دکھلائے۔ اور مجھے میرے خدا نے مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ اَلْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِيْ ؎ قُلْ لِّيَ الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ۔ قُلْ لِّيْ سَلَامٌ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ

٭ اس زمانہ کے مولویوں کی نسبت میں وُہی کہتا ہوں جو آثار میں پہلے سے کہا گیا ہے۔ منہ

؎ ضمیر ھو اس تاویل سے (واحد) ہے کہ اس کا مرجع مخلوق ہے۔ منہ

هُمْ مُحْسِنُوْنَ - یَاْتِیْ نَصْرُ اللّٰہِ - اِنَّا سَنُنْذِرُ الْعَالَمَ کُلَّہٗ - انا سَنُنْزِلُ - اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا - یعنی آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہے جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہے کہہ آسمان اور زمین میرے لئے ہے - کہہ میرے لئے سلامتی ہے - وہ سلامتی جو خدا قادر کی حضور میں سچائی کی نشست گاہ میں ہے - خدا اُنکے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور جنکا اصول یہ ہے کہ خلق اللہ سے نیکی کرتے رہیں - خدا کی مدد آتی ہے - ہم تمام دُنیا کو متنبہ کریں گے - ہم زمین پر اُتریں گے - مَیں ہی کامل اور سچا خدا ہوں میرے سوا اور کوئی نہیں ؛

ان الہامات میں نصرتِ الٰہی کے پُرزور وعدے ہیں مگر یہ تمام مدد آسمانی نشانوں کے ساتھ ہوگی وہ لوگ ظالم اور ناسمجھ اور بیوقوف ہیں جو ایسا خیال کرتے ہیں کہ مسیح موعود اور مہدی موعود تلوار لیکر آئیگا - نبوت کے نوشتے پکار پکار کر کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں تلواروں سے نہیں بلکہ آسمانی نشانوں سے دِلوں کو فتح کیا جائیگا اور پہلے بھی تلوار اُٹھانا خُدا کا مقصد نہ تھا - بلکہ جنہوں نے تلواریں اُٹھائیں وہ تلواروں سے ہی مارے گئے - غرض یہ آسمانی نشانوں کا زمانہ ہے خونریزیوں کا زمانہ نہیں - احمقوں نے بُری تاویلیں کر کے خُدا کی پاک شریعت کو بُری شکلوں میں دکھایا ہے - آسمانی قوتیں جس قدر اسلام میں ہیں، کسی دین میں نہیں ہوئیں اسلام تلوار کا محتاج ہرگز نہیں ؛

الراقم میرزا غلام احمدؐ قادیانی ۲۳ - ذیقعدہ ۱۳۱۴ھ

نظم منشی گلاب الدین صاحب رہتاسی

اللہ اللہ صدی چودہویں کا جاہ وجلال	رحمت حق سے ملا ہے اسے کیا فضل و کمال
جسمیں مامور من اللہ ہؤا ایک بندۂ حق	تاکہ اسلام کی رونق کو کرے پھر وہ بحال
جسکے آنے کی خبر مخبر صادق نے بھی دی	آسماں پر سے اُتر آیا وہ صاحب اقبال
قادیاں جائے قیام اس کا غلام احمدؐ نام	جھاڑے اسلام نے پھر جسکے سبب سے پروبال
دین کی تجدید لگی ہونے بصد شد و مد	دیکھو جس شخص کو کرتا ہے یہی قیل و قال
بھوکے نورانی غذاؤں سے لگے ہونے سیر	پیاسے برکات کی بارش سے ہوئے مالا مال

شرک و بدعت کی سیاہی تو لگی ہونے دُور — نظر آنے لگا توحید کا اب حُسن و جمال
راز سربستہ بہت علم لدنی کے کھلے — دیکھ لی کشف و کرامات کی ایک زندہ مثال
وحی و الہام کی ماہیتیں روشن ہوئیں آج — شب معراج کا عقدہ کھلا اور طُور کا حال
کُھل گیا آج کہ ہے معجزہ زندہ **قرآن** — سب جہان مان گیا سامنا اس کا ہے محال
ہر مخالف کا کٹا تیغ براہین سے سر — ہو گئے غیر مذاہب بھی بحجت پامال
پیشگوئیوں کے کُھلے بھید رسالت کے بھی راز — کُھل گیا **عیسیٰ مریم** کا نزول اجلال
معنی اعجاز نبوت کے فرشتوں کا نزول — قلب مومن پہ جو ہوتے ہیں الٰہی افضال
حل ہوئے نکتے تصوّف کے ولایت کے بھی بھید — مانا سب نے کہ نہیں خارق عادت بھی محال
الغرض ہو گئے حل سینکڑوں عقدے لاحل — دس جواب اُسکو ملے جس نے کیا ایک سوال
منصفو غور کرو کیا ہے زمانہ اُلٹا — کہتے ہیں **عیسیٰ موعود کو آیا دجّال**
مثل شیشہ کے نبی اور ولی ہوتے ہیں — نظر آتا ہے سدا شیشہ میں اپنا خط و خال
خود تو شپّر کی طرح آنکھوں سے معذور ہیں اور — عیب سُورج کو لگاتے ہیں بایں حُسن و جمال
علم ظاہر تو ہے العلم حجاب الاکبر — علم باطن سے سدا پاتا ہے انسان کمال
موسیٰ و خضر کے قصّہ کو بھی کیا بھول گئے — کر دیا موسیٰ کو حیران چلا خضر وہ چال
خضر کے پیچھے چلے جاؤ عقیدت سے گلاب — خیر و خوبی سے اگر چاہتے ہو تم حال و قال

فہرست آمدنی چندہ برائے طیاری مہمان خانہ و چاہ وغیرہ

منشی عبد الرحمٰن صاحب اہلمد محکمہ جوڈیشل للعہ جلال الدین صاحب بلانی ضلع گجرات صہ، شیخ محمد جان صاحب وزیر آبادی عہ
مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی للعہ عبد الحق صاحب کرانچی والا لدھیانہ صہ، امام الدین شیخواں قریب قادیان عہ،
عرب حاجی مہدی صاحب بغدادی نزیل مدراس صہ ابراہیم سلیمان کمپنی مدراس صہ عبد العزیز صاحب پٹواری شیخواں صہ،
سیٹھ عبد الرحمٰن حاجی اللہ رکھا مدراس صہ سیٹھ دالجی لالجی صاحب ۔ صہ خلیفہ نور الدین صاحب واللہ دتا جموں عہ
اہلیہ ہا حکیم فضل دین صاحب بھیروی صہ سیٹھ صالح محمد حاجی اللہ رکھا ۔ عہ سیٹھ اسحٰق اسمٰعیل صاحب بنگلور صہ
خیر الدین سیکھواں قریب قادیان عہ، مولوی سلطان محمود صاحب ۔ عہ میرزا خدا بخش صاحب اتالیق نواب صاحب مالیر کوٹلہ صہ

اہلیہ میرزا صاحب موصوف صہ، زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجینئر بمبئی عہ مولوی عبد اللہ خان صاحب عہ،
شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور مالعہ، مہدی حسین صاحب " عگار مولوی محمود حسن خان صاحب پٹیالہ ۸،
منشی کرم الٰہی صاحب از کوہ شملہ عگار بابو چراغ الدین صاحب سٹیشن ماسٹر لیہ عگار شیخ کرم الٰہی صاحب " عہ
نواب خان صاحب تحصیلدار جہلم عسہ، عبد اللہ خان صاحب برادر تحصیلدار جہلم عہ، حافظ نور محمد صاحب " عہ،
نبی بخش صاحب نمبردار بٹالہ عہ، فضل الٰہی صاحب فیض اللہ چک قریب قادیان عگار پسران شیخ ظہور علی مرحوم ا،
محمد صدیق صاحب شیخواں قریب قادیان عہ، عبد اللہ صاحب تھہ غلام نبی قریب " عہ، و نبیرہ اکبر علی " ا،
مولی بخش صاحب تاجر چرم ڈنگہ ضلع گجرات صہ، عبد الخالق صاحب رفوگر امرتسر عگار سید محمد علی صاحب مدرس قلعہ سوبھا سنگھ عہ،
محمد الدین صاحب بوٹ فروش جموں ۱۲/، محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر صہ، شمس الدین محمد ابراہیم صاحب بمبئی سے،
اللہ دتا صاحب جموں عہ، اہلیہ عبد العزیز صاحب پٹواری مذکور عگار نور محمد صاحب سے،
سردار سمند خان صاحب جموں ۱۲/، غلام حسین صاحب اسسٹنٹ سٹیشن دینہ عہ، میرزا افضل بیگ صاحب مختار قصور صہ،
قطب الدین صاحب کوٹلہ فقیر ضلع جہلم صہ، وزیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر سجانپور کانگڑہ عہ، اکبر علیشاہ صاحب موجیانوالہ ضلع گجرات عگار
محمد شاہ صاحب ٹھیکیدار جموں صہ، فضل الدین صاحب قاضی کوٹ عہ، حافظ نور محمد صاحب فیض اللہ چک قریب قادیان عہ
مولوی محمد صادق صاحب جموں ۱۴/۱۰، اہلیہ نبی بخش صاحب رفوگر امرتسر صہ، غلام قادر صاحب تھہ غلام نبی قریب " ۲،
شادی خاں صاحب سیالکوٹ ماعسہ، مہر ساون شیخواں عہ، غلام محمد صاحب امرتسر شیرانوالہ کٹڑہ عہ،
فضل کریم صاحب عطار جموں عہ، سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹ عہ نبی بخش صاحب رفوگر امرتسر عسہ
مولوی محمد اکرم صاحب جموں ۸، محمد الدین صاحب کنسٹبل پولیس " سے، جمال الدین صاحب شیخواں عمہ
خواجہ جمال الدین صاحب بی اے جموں ۲/ حکیم محمد دین صاحب " عہ، خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن بکراتہ صہ
مستری عمر الدین صاحب جموں ۲/ سید چراغ شاہ صاحب عہ، عنایت اللہ صاحب ا، قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹ عہ،
مفتی فضل احمد صاحب جموں ۷، سید امیر علیشاہ صاحب سارجنٹ درجہ اول صہ، قاضی فضل الدین صاحب ۸،
غلام رسول صاحب سوداگر کلکتہ وارد جموں سہ، مولوی قطب الدین صاحب بدوملہی عہ، سید خصلت علیشاہ صاحب تھانہ دار ڈنگہ عہ
منشی نبی بخش صاحب جموں عہ، شاہ رکن الدین احمد صاحب کڑا سجادہ نشین صہ، عبد العزیز صاحب ٹیلر ماسٹر سیالکوٹ عہ
شیخ مسیح اللہ صاحب شاہجہانپوری عہ، مرزا نیاز بیگ صاحب ضلعدار نہر ملتان عسہ اہلیہ شاہ صاحب موصوف عہ، و والدہ للعہ،
خانساماں صاحب مہتمم انہار ملتان للعہ، حافظ عبد الرحمٰن صاحب لیہ صہ، شیخ عطا محمد صاحب سب اورسیر عہ،

مولا بخش صاحب بوٹ فروش سیالکوٹ عار شاہدین صاحب اسٹیشن ماسٹر دینہ ضلع جہلم سے ر مولوی یوسف صاحب سنوری ۱۲ر
سید محمد صاحب ملازم پولیس " ۲ر محمد خاں صاحب کپورتھلہ سے ر حافظ عظیم بخش صاحب ۲ر
فضلدین زرگر سیالکوٹ عہ ر قاضی محمد یوسف صاحب قاضی کوٹ عار ماسٹر غلام محمد صاحب سیالکوٹ عہ ر
محمد الدین صاحب اپیل نویس " صہ ر نور احمد صاحب درویش کے عہ ر مولوی عبد الکریم " " صہ ر
قادر بخش صاحب لدھیانہ سے ر مستری غلام الٰہی معہ برادران اہل محلہ ۱۲ر عار بابو عطا محمد صاحب نائب سپرنٹنڈنٹ سیالکوٹ صہ
محمد اکبر صاحب بٹالہ عہ اہلیہ عبد العزیز صاحب مذکور سے ر متفرق از سیالکوٹ عار
مولوی غلام محی الدین صاحب مدرس نور محل ۱۴ر منشی اللہ دتا خاں صاحب سیالکوٹ صہ ر قربان علی صاحب مستری پلٹن نمبر ۳۴ کلکتہ عار
سیٹھ موسیٰ صاحب منی پور ملک آسام صدر بازار حکیم احمد الدین صاحب " عہ ر منشی عبد الرحیم صاحب تار گھر منی پور صہ ر
منشی عزیز اللہ صاحب سرہندی پوسٹ ماسٹر عار سید نواب شاہ صاحب " عار مستری عبد الغفار صاحب ملازم پلٹن نمبر ۴۴ دانا پور عار
شیخ محمد حسین صاحب مراد آبادی مراسلہ نویس پٹیالہ سے مستری نظام الدین و نادون کانگڑہ } صہ بشارت میاں پلٹن نمبر ۴۴ منی پور عار
مصطفےٰ و مرتضیٰ صاحبان محمد افضل و محمد اعظم سے عار گلاب خاں صاحب اوورسیر ۱۱ر پیر فیض علی صاحب منی پور سے ر
شیخ عبد الصمد معلم سنوری ۴ر علی گوہر خاں صاحب برانچ } صہ ر سرور خاں صاحب جمعدار منی پور عار
مولوی کرم الدین صاحب ماسٹر قلعہ سوبھا سنگھ عہ ر پوسٹ ماسٹر جالندھر } کھنڈا جمعدار گورداسپور عار
شہاب الدین شمس الدین صاحب بمبئی للعہ منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر گورداسپور } ۱۲ لعل دین صاحب منی پور عہ ر
فتح محمد خاں صاحب بزدار لیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں صہ ر غلام رسول خاں صاحب غازی پور عار
حسین بخش صاحب بارک پور اردلی بازار صہ
ڈاکٹر بوڑے خاں صاحب قصور بابو غلام محی الدین صاحب پھلور ضلع جالندھر } عار سشیرانی بنارسی عار
مولوی محمد قاری صاحب امام مسجد قصاباں جہلم عار ملا عبد الرحیم صاحب غزنی عار
مولوی غلام امام صاحب منی پور عزیز الواعظین
چراغ علی صاحب تمہ غلام نبی قریب قادیان عہ ر شرف الدین صاحب کوٹلہ فقیر ضلع جہلم للعہ اہلیہ مولوی صاحب موصوف صہ
نظام الدین صاحب قریب قادیان ۲ر ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب پٹیالہ عہ محمد الدین صاحب پٹواری بلانی ضلع گجرات
گلاب الدین صاحب تھلوال ریاست جموں عار شیخ عبد اللہ صاحب و شیخ عباد اللہ صاحب پٹیالہ } ۱۲ر خواجہ کمال الدین صاحب بی اے صہ ر
والدہ عبد العزیز صاحب پٹواری شیخواں عار مفتی محمد صادق صاحب بھیروی عنہ
شیر محمد صاحب بکھر عار
بابو مولیٰ بخش صاحب لاہوری عہ ر

اِس کے سوا اور بھی کئی نام ہیں جو دوسرے پرچہ میں شائع ہوں گے۔

الف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خط و کتابت

اس عرصہ میں جو کچھ مکرمی خواجہ غلام فرید صاحب چشتی پیر نواب صاحب بہاولپور سے اس عاجز کی خط و کتابت ہوئی محض بہ نیت فائدہ عام وہ تمام خطوط جانبین چھاپ دیئے جاتے ہیں شاید کسی بندہ خدا کو اس سے فائدہ ہو وَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَات۔

خواجہ صاحب کا وہ پہلا خط جو ضمیمہ انجام آتھم کے ۳۹ صفحہ پر طبع ہوا

مِنْ فقیر بَاب اللہ غُلام فرید سجادہ نشین الیٰ جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمدُ للہ ربّ الارباب والصلٰوۃ علیٰ رسُوله الشفیع بیوم الحساب وعلیٰ اٰلہٖ والاصحاب والسلام علیکُم وعلیٰ من اجتھد واصاب امّا بعد قد ارسلت الیّ الکتاب وبہٖ دعوت الی المباھلة وطالبت بالجواب وانّی وان کنت عدیم الفرصة ولکن رأیت جزوہ من حسن الخطاب وسوق العتاب اعلم یا اعز الاحباب انّی من بدو حالك واقف علیٰ مقام تعظیمك لنیل الثواب وما جرت علیٰ لسانی کلمة فی حقك الا بالتبجیل ورعایة الاداب والان اطلع

لك بانی معترف بصلاح حالك بلا ارتیاب وموقن بانك من عباد الله الصّٰلحین وفی سعیك المشكور مثاب وقد اوتیت الفضل من الملك الوهاب و لك ان تسئل من الله تعالیٰ خیر عاقبتی و ادعو لكم حسن مآب ولولا خوف الاطناب لازددت فی الخطاب والسلام علیٰ من سلك سبیل الصواب فقط ۲۷ رجب ۱۳۱۴ھ من مقام چاچڑان (فقیر غلام فرید خادم الفقرا ۱۳۰۱) مہر

ترجمہ تمام تعریفیں اس خدا کیلئے ہیں جو رب الارباب ہے اور درود اس رسول مقبول پر جو یوم الحساب کا شفیع ہے اور نیز اُس کے آل اور اصحاب پر اور تم پر سلام اور ہر ایک پر جو راہ صواب میں کوشش کرنیوالا ہو۔ اس کے بعد واضح ہو کہ مجھے آپ کی وہ کتاب پہنچی جسمیں مباہلہ کیلئے جواب طلب کیا گیا ہے۔ اور اگرچہ میں عدیم الفرصت تھا تاہم میں نے اُس کتاب کے ایک جز کو حُسن خطاب اور طریق عتاب پر مشتمل تھی پڑھی ہے۔ سوائے ہر ایک حبیب سے عزیز تر تجھے معلوم ہو کہ میں ابتدا سے تیرے لئے تعظیم کرنے کے مقام پر کھڑا ہوں تا مجھے ثواب حاصل ہو۔ اور کبھی میری زبان پر بجز تعظیم اور تکریم اور رعایت آداب کے تیرے حق میں کوئی کلمہ جاری نہیں ہوا اور اب میں تجھے مطلع کرتا ہوں کہ میں بلاشبہ تیرے نیک حال کا معترف ہوں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ تو خدا کے صالح بندوں میں سے ہے اور تیری سعی عنداللہ قابل شکر ہے جس کا اجر ملے گا۔ اور خدائے بخشندہ بادشاہ کا تیرے پر فضل ہے میرے لئے عاقبت بالخیر کی دُعا کر اور میں آپ کے لئے انجام خیر و خوبی کی دُعا کرتا ہوں۔ اگر مجھے طول کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں زیادہ لکھتا۔ والسلام علیٰ من سلک سبیل الصواب۔

اس کا جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

من عبد الله الاحد غلام احمد عافاہ الله وایّد الی الشیخ الکریم السعید حبّی فی الله غلام فرید۔ السلام علیکم ورحمۃ الله وبرکاتہ۔ **امّا بعد** فاعلم ایّھا العبد الصّالح قد بلغنی منك مکتوب ضُمّخ بعطر الاخلاص

والمحبة وكُتِب بانامل الحب والالفة جزاك الله خير الجزاء وحفظك
من كل انواع البلاء انى وجدت ريح التقوىٰ فى كلمٰتك فما اضوع ريّاك وما
احسن نموذج نفحاتك وقد اخبر النبى صلى الله عليه وسلم فى امرى واثنى
علىٰ احبابى وزمرى وقال لا يصدقه الا الصالح ولا يكذب به الا فاسق
فبشرىٰ لك ببشارة المصطفىٰ وواهًا لك من الرب الاعلىٰ ومن تواضع لله
فقد رُفِعَ ومن استكبر فردّ ودُفِع وانى ما زِلتُ مذ رئيت كتبك وانست
اخلاقك وآدابك ادعولك فى الحضرة واسئل الله ان يتوب عليك
بانواع الرحمة وقد سرّنى حسن صفاتك ورزانة حصاتك وعلمت انك
خُلِقتَ من طينة الحُرّية واُعطِيتَ مكارم السجية واحن الىٰ لقائك بهوى
الجنان ان كان قدر الرحمٰن وقد سمعت بعض خصائص نباهتك ومآثر
وجاهتك من مخلصى الحكيم المولوى نور الدين فالآن زاد مكتوبك
يقينا علىٰ اليقين وصار الخبر عيانا والظن برهانا فادعو الله سبحانه
ان يُبقى مجدك وبنيانه ويحيط عليك رحمه وغفرانه وكنت قلت
للناس انك لا تلوى عذارك ولا تظهر انكارك فابشرت بانّ كلمتى
قد تمّت وان فراستى ما اخطأت ورغّبنى خلقك فى ان افوز بمرآك
واُسَرّ بلقياك فارجو ان تسرّنى بالمكتوبات حتى تجئ من الله وقت الملاقات
والآن ارسل اليك مع مكتوبى هذا ضميمة كتابى كما ارسلته الى احبابى
وفيها ذكرك وذكر مكتوبك وارجو ان تقرءها ولو كان حرج فى بعض خطوبك
والسلام عليك وعلى اعزتك وشعوبك فقط من قاديان ٭

خواجہ صاحب کا دوسرا خط

بخدمت جناب میرزا صاحب عالی مراتب مجموعہ محاسن بیکراں مستجمع اوصاف بے پایاں
مکرم معظم برگزیدۂ خدائے احد جناب میرزا غلام احمد صاحب متع اللہ الناس ببقائہ وسرّنی

بلقائہ والنعمہ بآلائہ ۔ پس از سلام مسنون الاسلام وشوق تمام و دُعائے اعتلائے نام وارتقائے مقام واضح ولائح باد۔ نامۂ محبت ختامہ الفت شمامہ مشحون مہربانی ہائے تامہ معہ کتاب مرسلہ رسیدہ چہرہ کشائے مسرت تازہ وفرحت بے اندازہ گشت۔ مخفی مبادا کہ ایں فقیر از بدوحال خود بتقاضائے فطرت در غربدہا افتادن وبیضرورت قدم در معارک مناقشات نہادن پسند ندارد چندانکہ مے تواند خود را از مداخل طوفان نزاع بیمعنے بر مے آرد وچوں اکثر مردم را موافقت ہوا از طلب حق باز داشتہ است وتعصب مجاری تحقیق را بخاک جہل فرا انباشتہ براں بلکہ گفتار ہا نارسیدہ وغایت کار ہا نادیدہ غوغائے بر مے انگیزند وہماں غبارِ جہالت کہ بہوائے عناد برداشتہ بسر خویش مے بیزند ورنہ ثمر کار ہا بر نیت صحیح است و دلالت کنایات ابلغ از تصریح پوشیدہ نماند کہ دریں جز و زماں کسانے از علمائے وقت از فقیر مطالبہ جواب کردہ اند کہ ہیچ کسے را (یعنی آں صاحب را) کہ باتفاق علماء چنیں وچناں ثابت شدہ است چرا نیک مرد پنداشتہ اند واز چہ رو در رُوئے حُسن ظن داشتہ چوں تحریر ایشاں مملو بود از کمال جوش وترکیب الفاظ ایشاں با برق طپشہا ہم آغوش نظر برآنکہ معنامین شاں برغلیان دلہا گواہ است وبر نیت ہر کس خدائے داناتر آگاہ و بہ ہیچ کس گمان بد بردن شیوہ اہل صفا نیست وبے تحقیق کسے را منافق یا مطیع نفس دانستن روا نہ فقیر را در کار شاں ہم گمان بدگراں مے نمود زیرا آنکہ اگر نیت صادق داشتہ باشند غلط شاں بمشابہ خطائی الاجتہاد خواہد بود ورنہ گوش محبت نیوش ہر قدر کہ از غایت کار آں مکرم ذخیرہ آگاہی انباشت دل الفت شامل زیادہ ازاں در اخلاص افزود کہ داشت دعاست کہ از عنایت حق سببے بہتر پیدا آید وساعتے نیکو رُوئے نماید کہ حجاب مباعدت جسمانی و نقاب مسافت طولانی از میاں برخیزد واگر بارسال مضمونیکہ در جلسہ مذاہب پیش کردہ اند مسرور فرمایند منت باشد۔ والسلام مع الاکرام فضائل و کمالات مرتبت مولوی نور الدین صاحب سلام شوق مطالعہ فرمایند۔ وصاحبزادہ محمد سراج الحق صاحب نیز

الراقم فقیر غلام فرید الچشتی النظامی منمقام چاچڑاں شریف

(مہر) ۲۷۔ ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۴ھ ہجریہ نبویہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم **جواب** نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت حضرت مخدوم ومکرم الشیخ الجلیل الشریف السعید حبی فی اللہ **غلام فرید** صاحب کان اللہ معہ ورضی عنہ وارضاہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امابعد نامۂ نامی وصحیفۂ گرامی افتخار نزول فرمودہ باعث گوناں گون مسرت ہا گردید وبمقتضائے **آیہ کریمہ** انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون[1] از چندیں ہزار علما وصلحا بوئے آشنائی از کلمات طیبات آں مخدوم بشمیدم شکر خدا کہ ایں سرزمین ازاں مردان حق خالی نیست کہ در اظہار کلمۃ الحق از لوم ہیچ لائمے نمے ترسند۔ ونورے دارند از جناب احدیت و فراستے دارند از حضرت عزت پس فطرت صحیحہ مطہرہ ایشاں سوئے حق ایشاں راہے کشد و در احقاق حق **روح القدس** تائید شان میفرماید فالحمد للہ ثم الحمد للہ کہ مصداق ایں امور آں مخدوم را یافتیم۔ اے برادر مکرم رجوع مشائخ وقت سوئے ایں عاجز بسیار کم است و فتنہ ہا از ہر سو پیدا۔ پیش ازیں حبی فی اللہ حاجی **منشی احمد جان** صاحب لدھیانوی کہ مؤلف کتاب طب روحانی نیز بودند بکمال محبت واخلاص بدیں عاجز ارادتے پیدا کردند وبعض مریدان نااہل درایشاں چیز ہا گفتند کہ بدیں مشیخت وشہرت کجا افتاد چوں اوشاں را از آں کلمات اطلاعے شد معتقدان خود را در مجلسے جمع کردند وگفتند کہ حقیقت اینست کہ ما چیزے دیدیم کہ شما نمے بینید پس اگر از من قطع تعلق میخواہید بسیار خوب است مرا خود پروائے ایں تعلق ہا نماند ازیں سخن شاں بعض مریدان اہل دل بگریستند واخلاصے پیدا کردند کہ پیش ازاں نیز نمے داشتند و مرا وقت ملاقات گفتند کہ عجب کاریست کہ مرا افتادہ کہ من قصد مصمم کردہ بودم کہ اگر مرا مے گذارند من ایشاں را گذارم لیکن امر برعکس آں پدید آمدہ وقسم خوردند کہ اکنوں بآں خدمتہا پیش مے آیند کہ قبل ازیں ازاں نشانے نبود ایں بزرگ مرحوم چوں بعد از مراجعت حج وفات کردند اعزہ و وابستگان خود را بار بار ہمیں نصیحت نمودند کہ بدیں عاجز تعلق ہائے ارادت داشتہ باشید ووقت عزیمت حج مرا نوشتند کہ غرا حسرتہاست کہ من زمان شمارا بسیار کمتر یافتم وعمرے گردایں وآں برباد رفت وفرزنداں وہمہ مرداں وزناں کہ اعزۂ شاں بودند بوصیت شاں عمل کردند وخود را در سلک بیعت ایں عاجز کشیدند چنانچہ از روزگارے دراز فرزنداں آں

[1] یوسف : ۹۵

بزرگ سکونت لدھیانہ را ترک کردہ اند و مع عیال خود نزد من در قادیان مے مانند۔
وشیخے دیگر پیر صاحب العلم است کہ برائے من خواب دیدند و درباره من از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در مجلسے عظیم شہادت دادند و سوئے من آں مکتوبے نوشتند کہ در ضمیمہ انجام آتھم از نظر آں مکرم گذشتہ باشد۔
اما ہنوز جماعت ایں عاجز بداں تعداد نہ رسیدہ کہ برمن از خدائے من عدو آں مکشوف گردیدہ بود میدانم کہ تاا کنوں جماعت من از ہشت ہزار دوسہ کم یا زیادہ خواہد بود۔
اے مخدوم و مکرم ایں سلسلہ سلسلۂ خداست و بنائے است از دست قادرے کہ ہمیشہ کارہائے عجائب مے نماید او از کار و بار خود پرسیده نمے شود کہ چرا چنیں کردی۔ مالک است ہر چہ خواہد مے کند از خوف او آسمان و زمین مے جنبند و از ہیبت او ملائک مے لرزند و مرا او در الہام خود آدم نام نہادہ وگفت اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ چرا کہ میدانست کہ من نیز مورد اعتراض اَتَجْعَلُ فِیْہَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْہَا خواہم گردید پس ہر کہ مرا مے پذیرد فرشتہ است نہ انسان و ہر کہ سر مے پیچد ابلیس است نہ آدمی ایں قول خدا گفتہ نہ من۔
نطوبیٰ للذین احبونی وما عادونی وصافونی وما اٰذونی وقبلونی وما ردّونی اولٰئک علیھم صلوات اللہ و اولٰئک ھم المھتدون وآنچہ آں مخدوم نقل مضمون جلسۂ مذاہب طلب کردہ بودند پس سبب توقف ایں شد کہ من منتظر بودم کہ جزوے از مضمون مطبوع نزدم رسد تا بخدمت بفرستم چنانچہ امروز یک حصۂ ازاں رسید کہ بخدمت روانہ میکنم و ہم چنیں آئندہ نیز بطوریکہ وقتاً فوقتاً مے رسد انشاء اللہ تعالیٰ بخدمت روانہ خواہم کرد۔ قبولیت ایں مضمون ازیں ظاہر است کہ اخبار ہائے سرکاری کہ بہر خبرے سروکارے ندارند و صرف آں اخبار را نویسند کہ عظمتے داشتہ باشند تعریف آں مضمون کردہ اند کہ تا حد اعجاز رسانیدہ اند چنانچہ سول ملٹری مے نویسد کہ چوں ایں مضمون خواندہ شد بر ہمہ مردم عالم محویت طاری بود و بالاتفاق نوشتند کہ بر ہمہ مضامین ہمیں غالب آمد بلکہ نوشتند کہ دیگر مضامینے بہ نسبت آں چیزے نہ بود پس ایں فضل خداست کہ پیش ازیں واقعہ از الہام و کلام خود مرا اطلاعے نیز داد و من نیز پیش از

وقت آں اعلام الٰہی را بذریعہ اشتہار مشتہر کردم پس عظمت ایں واقعہ نورٌ علیٰ نور شد فالحمدُ للہ علیٰ ذالک ؛

و آنچہ آں مکرم در بارہ شکوہٗ و شکایت علماء ارقام فرمودہ بودند دریں باب چہ گویم و چہ نویسم مقدمۂ من و ایشاں بر آسمان است پس اگر من کاذبم و در علم حضرت باری عزّ اسمہٗ مفتری۔ و دعویٰ من کذبے و خیانتے و دجلے است۔ دریں صورت از خدا دشمن ترے در حق من کسے نیست و جلد تر مرا از بیخ خواہد برکند و جماعت مرا متفرق خواہد ساخت زیر آنکہ او مفتری را ہرگز بحالت امن نے گذارد۔ لیکن اگر من ازو و از طرف او ہستم و بحکم او آمدم و ہیچ خیانتے در کار و بار خود ندارم پس شک نیست کہ او ز انسان تائید من خواہد کرد کہ از قدیم در تائید صادقان سنّت او رفتہ است و از لعنت ایں مردم نے ترسم لعنت آن ست کہ از آسماں ببارد و چوں از آسماں لعنت نیست پس لعنت خلق امریست سہل کہ ہیچ راستبازے ازاں محفوظ نماندہ لیکن برائے آں مخدوم بحضرت عزّتؐ دعا میکنم کہ محض از سعادت فطرت خود ذبّ مخالفاں ایں عاجز کردہ اند پس اے عزیز خدا با تو باشد و عاقبت تو محمود باد جزاک اللہ خیر الجزاء و احسن الیک فی الدّنیا و العقبیٰ و کان معک اینما کنت و ادخلک اللہ فی عبادہ المحبوبین آمین۔

مثنوی

اے فرید وقت در صدق و صفا	با تو باد آں رو کہ نام او خدا
بر تو بارد رحمتِ یار ازل	در تو تابد نور دلدارِ ازل
از تو جانِ من خوش ست اے خوشخصال	دیدمت مردے دریں قحط الرجال
در حقیقت مردم معنی کم اند	گو ہمہ از روئے صورت مردم اند
اے مرا از روئے محبت سوئے تو	بوئے انس آمد مرا از کوئے تو
کس ازیں مردم بما روئے نہ کرد	ایں نصیبت بود اے فرخندہ مرد
ہر زماں با لعنتے یا دم کنند	خستہ دل از جور و بیدادم کنند

کس بچشمِ یار صدیقے نشد
تا بچشمِ غیر زندیقے نشد

کافرم گفتند و دجّال و لعین
بہرِ قتلم ہر لئیمے در کمین

بنگر ایں بازی کناں راچوں جہند
از حسد بر جان خود بازی کنند

مومنے را کافرے دادن قرار
کار جان بازیست نزد ہوشیار

زانکہ تکفیرے کہ از ناحق بود
واپس آید بر سرِ اہلش فتد

سفلۂ کو غرق در کفر نہاں
ہرزہ نالد بہرِ کفرِ دیگراں

گر خبر زاں کفر باطن داشتے
خویشتن را بدترے انگاشتے

تا مرا از قوم خود ببریدہ اند
بہرِ تکفیرم چہا کوشیدہ اند

افتراہا پیش ہر کس بُردہ اند
وز خیانتہا سخن پروردہ اند

تا مگر لغزد کسے زاں افترا
سادہ لوحے کافر انگارد مرا

در رہِ ما فتنہ ہا انگیختند
با نصارٰی رائے خود آمیختند

کافرم خوانند از جہل و عناد
ایں چنیں کورے بدنیا کس مباد

بُخل و نادانی تعصّب ہا فزود
کیں بجوشید و دو چشم شاں ربود

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفٰے مارا امام و مقتدا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم

آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصلِ دلدارِ ازل بے او محال

اقتدائے قولِ او در جانِ ماست
ہر چہ زد ثابت شود ایمانِ ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد ہر چہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد
آں ہمہ از حضرتِ احدیت است منکرِ آں مستحقِ لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست منکرِ آں موردِ لعنِ خداست
معجزاتِ انبیائے سابقین آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دُوری ازاں روشن کتاب نزدِ ما کفر است و خسران و تباب
لیک دوناں را بمغزش راہ نیست ہر دلے از سرِ آں آگاہ نیست
تا نباشد طالبے پاک اندروں تا نجوشد عشقِ یارِ بیچگوں
رازِ قرآں را کجا فہمد کسے بہرِ نورے نورِ مے باید بسے
ایں نہ من قرآں ہمیں فرمودہ ست اندر و شرطِ تطہر بودہ است
گر بقرآں ہر کسے را راہ بود پس چرا شرطِ تطہر را فزود
لا یمسہ الا المطہرون
نور را داند کسے کو نور شد واز حجابِ سرکشی ہا دور شد
ایں ہمہ کوراں کہ تکفیرم کنند بے گماں از نورِ قرآں غافل اند
بے خبر از رازہائے ایں کلام ہرزہ گویاں ناقصاں و ناتمام
در کفِ شاں استخوانے بیش نیست در سرِ شاں عقلِ دُور اندیش نیست
مُردہ اند و فہمِ شاں مُردار ہم بے نصیب از عشق و از دلدار ہم
الغرض فرقاں مدارِ دینِ ماست او انیسِ خاطرِ غمگینِ ماست
نورِ فرقاں مے کشد سُوئے خدا مے تواں دیدن ازو رُوئے خدا
ما چہ ساں بندیم زاں دلبر نظر ہیچو رُوئے او کجا رُوئے دگر
رُوئے من از نورِ رُوئے او بتافت یافت از فیضش دلِ من ہر چہ یافت
چوں دو چشمم کس نداند آں جمال جانِ من قربانِ آں شمس الکمال
ہمچنیں عشقم بروئے مصطفےٰ دل پرد چوں مرغ سُوئے مصطفےٰ
تا مرا دادند از حُسنش خبر شد دلم از عشقِ او زیر و زبر

منکہ مے بینم رُخ آں دلبرے
جاں فشانم گر دہد دل دیگرے

ساقیِ من ہست آں جاں پرورے
ہر زماں مستم کند از ساغرے

محو روئے او شدست ایں روئے من
بوئے او آید ز بام و کوئے من

بس کہ من در عشق او ہستم نہاں
من ہمانم من ہمانم من ہماں

جانِ من از جانِ او یابد غذا
از گریبانم عیاں شد آں ذکا

احمد اندر جان احمد شد پدید
اسمِ من گردید اسمِ آں وحید

فارغ اُفتادم بدو از عزّ و جاہ
دل ز کف و از فرق افتادہ کلاہ

برمن ایں بُہتان کہ من زاں آستاں
تافتم سر ایں چہ کذب فاسقاں

سر بتابد زاں مہِ من چوں منے
لعنتِ حق بر گمانِ دُشمنے

آں منم کاندر رہ آں سرورے
درمیانِ خاک و خوں بینی سرے

تیغ گر بارد بکوئے آں نگار
آں منم کاوّل کند جان را نثار

گر ہمیں کفر است نزدِ کیں ورے
خوش نصیبے آنکہ چوں من کافرے

کافرم گفتند و دجّال و لعین
من ندانم ایں چہ ایمان ست و دین

ایں طبیعتہائے شاں چوں سنگہاست
در برِ شاں گر دلے بودے کجاست

کار اینان ہر زمانے افترا ست
یار اینان ہر دمے حرص و ہوا ست

دل پُر از خبث است و باطن پُر ز شر
صحتِ نیّت از ایشاں دُور تر

صحتِ نیت چو باشد در دلے
بر گلِ صدق او فتد چوں بلبلے

بر شرارتہا نبندد میاں
ترسد از دانائے اسرارِ نہاں

لیکن ایں بے باکی و ترکِ حیا
افترا بر افترا بر افترا

ایں نہ کارِ مومناں و اتقیاست
ایں نہ خوئے بندگانِ باصفاست

ہر کہ او ہر دم پرستارِ ہَوا
من چساں دانم کہ ترسد از خُدا

خویشتن را نیک اندیشیدہ اند
ہائے ایں مردم چہ بد فہمیدہ اند

اتباعِ نفس اعراض از خُدا
بس ہمیں باشد نشانِ اشقیا

هرکه زینسان خبث در جانش بود … کافرم گر بوئے ایمانش بود
من بریں مردم بخواندم آں کتاب … کاں منزه او فتاد از ارتیاب
هم خبرها پیش کردم زاں رسول … کو صدوق از فضلِ حق پاک از فضول
لیکن ایناں را بحق روئے نبود … پیشِ گرگے گریۂ میشے چه سود
کافرم گفتند و رُوها تافتند … آں یقین گویا دلم بشگافتند
اندر ایناں خوب گفت آں شاه دیں … کافران دل بروں چوں مومنیں
هر زماں قرآں مگر در سینه ها … حُبِّ دُنیا هست و کبر و کینه ها
دانشِ دیں نیز لاف است و گزاف … پشت بنمودند وقت هر مصاف
جاهلانے غافل از تازی زباں … هم ز قرآں هم ز اسرارِ نهاں
کبرِ شاں چوں تا کمالِ خود رسید … غیرتِ حق پرده هائے شاں درید
دشمنانِ دیں چو شمرِ نابکار … دیں چو زین العابدیں بیمار و زار
تن همے لرزد دل و جاں نیز هم … چوں خیا نتهائے ایشاں بنگرم
مکرها بسیار کردند و کنند … تا نظامِ کارِ ما برهم زنند
لیکن آں امرے که هست از آسماں … چوں زوال آید برو از حاسداں
من چه چیزم جنگِ شاں با آں خداست … کز دو دستش ایں ریاض و ایں بناست
هرکه آویزد بکار و بارِ حق … او ستاده از پئے پیکارِ حق
فانی ایم و تیرِ ما تیرِ حق است … صیدِ ما در اصل نخچیرِ حق است
صادقے دارد پناهِ آں یگاں … دستِ حق در آستیں او نهاں
هرکه با دستِ خدا پیچد ز کیں … بیخ خود کند و چو شیطانِ لعین
اے بسا نفسے که همچو بلعم است … کارِ او از دستِ موسیٰ برهم است
آمدم بر وقت چوں ابرِ بهار … با من آمد صد نشانِ لطفِ یار
آسماں از بهرِ من بارد نشاں … هم زمین الوقت گوید هر زماں
ایں دو شاهد بهرِ من استاده اند … باز در من ناقصان افتاده اند

ہائے ایں مردم عجب کور و کراند
صدنشاں بینند غافل بگذرند

ایں چنیں ایناں چرا بالا پرند
یا مگر زاں ذات بےچوں منکراند

او چو برکس مہربانی مے کند
از زمینی آسمانی مے کند

عزتش بخشد ز فضل و لطف و جود
مہر و مہ را پیشش آرد در سجود

من نہ از خود ادعائے کردہ ام
امرِ حق شد اقتدائے کردہ ام

کار حق است ایں نہ از مکرِ بشر
دشمنِ ایں دشمنِ آں داد گر

آں خدا کایں عاجزے را چیدہ ست
رحمتش در کوئے ما باریدہ است

مردم و جاناں پس از مردن رسید
گم شدم آخر رُخے آمد پدید

میل عشق دلبرے پُر زور بود
غالب آمد رختِ ما را در ربود

من ندارم مایۂ کردار ہا
عشق جوشید و ازو شد کار ہا

بہر من شد نیستی طورِ خدا
چوں خودی رفت آمد آں نورِ خدا

رو بدو کردم کہ رو آں روئے اوست
ہر دلِ فرخندہ مائل سوئے اوست

در دو عالم مثل او روئے کجاست
جز سرِ کوئش دگر کوئے کجاست

آں کساں کز کوچۂ او غافل اند
از سگانِ کوچہ ہا ہم کمتر اند

خلق و عالم جملہ در شور و شر اند
عاشقانش در جہانِ دیگر اند

آں جہاں چوں ماند بر کس ناپدید
از جہاں آں کور و بدبختی چہ دید

راہِ حق بر صادقاں آساں تر است
ہر کہ جوید دامنش آید بدست

ہر کہ جوید وصلش از صدق و صفا
رہ دہندش سوئے آں رب السماء

صادقاں را مے شناسد چشمِ یار
کید و مکر اینجا نمے آید بکار

صدق مے باید برائے وصلِ دوست
ہر کہ بےصدقش بجوید حمق اوست

صدق ورزی در جناب کبریا
آخرش مے یابد از یُمنِ وفا

صد درے مسدود بکشاید بصدق
یار رفتہ باز مے آید بصدق

صدق در زاں راہمیں باشد نشاں
کز پئے جاناں بکف دارند جان

دوختہ در صورت دلبر نظر
واز ثنا و سبِّ مردم بےخبر

کارِ عقبیٰ با عملہا بستہ اند
رستہ آں دلہا کہ بہرش خستہ اند

از سخنہا کے شود ایں کار و بار
صدق مے باید کہ تا آید نگار

علم را عالم بُتے دارد براہ
بُت پرستی ہا کند شام و پگاہ

گر بعلمِ خشک کارِ دیں بُدے
ہر لئیمے رازدارِ دیں بُدے

یارِ ما دارد بباطن ہا نظر
ہاں مشو نازاں تو با فخرِ دگر

ہست آں عالی جنابے بس بلند
بہرِ وصلش شورہا باید فگند

زندگی در مردن و عجز و بکاست
ہر کہ افتاد ست او آخر بخاست

تا نہ کارِ درد کس تا جاں رسد
کے فغانش تا درِ جاناں رسد

ہر کہ ترکِ خود کند یابد خدا
چیست وصل از نفسِ خود گشتن جدا

لیک ترکِ نفس کے آساں بود
مردن و از خود شدن یکساں بود

تا نہ آں بادے وزد بر جانِ ما
کور باید ذرۂ امکان ما

کے دریں گرد و غبارے خاستہ
مے تواں دید آں رخِ آراستہ

تا نہ قربانِ خدائے خود شویم
تا نہ محوِ آشنائے خود شویم

تا نباشیم از وجودِ خود بروں
تا نہ گردد پُر ز مہرش اندروں

تا نہ بر ما مرگ آید صد ہزار
کے حیاتے تازہ بینیم از نگار

تا نہ ریزد ہر پر و بالے کہ ہست
مُرغِ ایں رہ را پریدن مشکل است

بدنصیبے آنکہ وقتش شد بباد
یار آزردہ دلِ اغیار شاد

از خرد منداں مرا انکار نیست
لیکن ایں رہ راہِ وصلِ یار نیست

تا نباشد عشق و سوداء و جنوں
جلوہ ننماید نگارِ بیچگوں

چوں نہاں است آں عزیزے محترم
ہر کسے راہے گزیند لاجرم

آں رہے کو عاقلاں بگزیدہ اند
از تکلف روئے حق پوشیدہ اند

پردہ ہا بر پردہ ہا افراختہ
مطلبے نزدیک دُور انداختہ

ما کہ با دیدارِ او رو تافتیم
از رہِ عشق و فنایش یافتیم

ترکِ خود کردیم بہرِ آں خدا
از فنائے ما پدید آمد بقا

اندریں رہ دردِ سر بسیار نیست
جاں بخواہد دادنش دشوار نیست

گر نہ او خواہدے مرا از فضل وجود
صد فضولی کردمے بیسود بود

از نگاہے ایں گدا را شاہ کرد ‌ ‌ ‌ قصہ ہائے راہِ ما کوتاہ کرد
راہِ خود برمن کشود آں دلستاں ‌ ‌ ‌ دامنش زانساں کہ گل را باغباں
ہرکہ در عہدم زمن ماند جدا ‌ ‌ ‌ میکند بر نفس خود جور و جفا
پر ز نورِ دلستاں شد سینہ ام ‌ ‌ ‌ شد ز دستے صیقلِ آئینہ ام
پیکرم شد پیکرِ یارِ ازل ‌ ‌ ‌ کارِ من شد کارِ دلدارِ ازل
بسکہ جانم شد نہاں در یارِ من ‌ ‌ ‌ بوئے یار آمد ازیں گلزارِ من
نورِ حق داریم زیرِ چادرے ‌ ‌ ‌ از گریبانم برآمد دلبرے
احمدِ آخر زماں نام من است ‌ ‌ ‌ آخریں جامے ہمیں جامِ من است
طالبِ راہِ خدا را مژدہ باد ‌ ‌ ‌ کش خدا بنمود ایں وقتِ مراد
ہرکہ را یارے نہاں شد از نظر ‌ ‌ ‌ از خبردارے ہمیں پرسد خبر
ہرکہ جویانِ نگارے مے بود ‌ ‌ ‌ کے بیک جائیش قرارے مے بود
مے دود ہرسو ہمے دیوانہ وار ‌ ‌ ‌ تا مگر آید نظر آں روئے یار
ہرکہ عشق دلبرے در جانِ اوست ‌ ‌ ‌ دل ز دستش اوفتد از ہجرِ دوست
عاشقاں را صبر و آرامے کجا ‌ ‌ ‌ توبہ از روئے دلارامے کجا
ہرکہ را عشقِ رُخِ یارے بود ‌ ‌ ‌ روز و شب باآں رخش کارے بود
فرقتش گر اتفاقے اوفتد ‌ ‌ ‌ در تن و جانش فراقے اوفتد
یک زمانے زندگی بے روئے یار ‌ ‌ ‌ مے کند بروے پریشاں روزگار
باز چوں بیند جمال و روئے او ‌ ‌ ‌ مے دود چوں بے حواسے سوئے او
مے زند در دامنش دست از جنون ‌ ‌ ‌ کز فراقت شد دلم اے یار خون
ایں چنیں صدق ار بود اندر دلے ‌ ‌ ‌ گل بجوید جائے چوں بلبلے
گر توافتی بادرو صد درد و نفیر ‌ ‌ ‌ کس ہمے خیزد کہ گردد دستگیر
تافتن رو از خورِ تاباں کہ من ‌ ‌ ‌ خود برآرم روشنی از خویشتن
ایں ہمیں آثار ناکامی بود ‌ ‌ ‌ بیخ شقوت نخوت و خامی بود
عالمے را کور کردست ایں خیال ‌ ‌ ‌ سرنگوں افگند در چاہِ ضلال
سوئے آبے تشنہ را باید شتافت ‌ ‌ ‌ ہرکہ جست از صدق دل آخر بیافت

آں خرد مندے کہ جوید کوئے یار	آبرو ریزد زبہرِ روئے یار
خاک گردد تا ہوا بر بایدش	گم شود تاکس رہے بنمایدش
بے عنایاتِ خدا کار است خام	پختہ داند ایں سخن را والسلام

ایں ہمہ کہ از خامہ ایں عاجز بیروں آمد از حال است نہ از قال و از جوشیدن است نہ از تکلفات کوشیدن اکنوں آں بہ کہ تخفیف تصدیع کنم آنچہ در دلِ ماست خدا در دلِ شما الہام کند و دل را بدل راہ دہد از مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین و صاحبزادہ محمد سراج الحق جمالی السلام علیکم مولوی صاحب بذکر خیر آں مکرم اکثر رطب اللسان مے مانند عجب کہ اوشان در اندک صحبتے دلی محبت و اخلاص باآں مکرم چند بار ایں خارق امر از اں مخدوم ذکر کردہ اند کہ مرا یک درود شریف برائے خواندن ارشاد فرمودند کہ ازیں زیارت حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خواہد شد چناں ہماں شب مشرف بہ زیارت شدم۔ والسلام۔ الراقم خاکسار **غلام احمدؐ** از قادیان۔

خواجہ صاحب کا تیسرا خط

بخدمت جناب معانی آگاہ معارف پناہ حقائق نگاہ شریعت انتباہ المستظہر باللہ المعرض ماسواہ المؤید من اللہ الصمد جناب مرزا غلام احمد صاحب مکارم لاتحد سلمہ اللہ الاحد۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جوش اشتیاق ہمچوں مکارم اخلاق آں سلالہ انفس و آفاق از حد بیروں ست و محبت باآں **مجاہد فی سبیل اللہ** روز افزوں۔ منت جواد بی ضنت کہ اوقات ایں فقیر را بعنایت بیغایت برمجاری عافیت ظاہر و باطن جاری فرمود۔ و تائید آں مرضیۃ الشمائل محمودۃ الخصائل از جناب عزت خطابش مسئول و مقصود۔ سلک لآلی آبدار محبت و وداد و عقد جواہر تابدار صداقت و اتحاد اعنی نامۂ اخلاص ختامہ مملو بمواد خلوص و صفا و محشو بذخائر خلت و اصطفا ورود کرم آمود نمودہ مسرور نا محصور فرمود فقیر از الفاظ الفت آمیز و معانی انبساط خیز و معارف حیرت انگیز آں غواص بحار معالم ذخیرۂ احتظاظ قلب فراہم نمود۔ و ورود **مضمون جلسۃ المذاہب** مرسلہ آں صاحب کہ باوجود آذوقہ حقائق گرانبہا جدت ادا را مشتمل بود۔ دل از مستحسان در ربود۔ ہموارہ بایں مجاہدات رفیع الغایات بعنایات غیبیہ و تفضلات لاریبیہ مؤید و مکرم باشند و فقیر را مستخبر حالات مسرت سمات دانستہ بارسال فضائل رسائل و ارقام کرائم رقائم مبتہج میفرمودہ باشند۔ ۴۔ شوال المکرم ۱۳۱۴ھ ہجریہ قدسیہ۔ الراقم **فقیر غلام فرید الچشتی النظامی سجادہ نشین از چاچڑاں شریف**

مہر: فقیر غلام فرید خادم الفقرا

مطبع ضیاء الاسلام قادیان
۱۹۔ شوال ۱۳۱۴ھ

از طرف عیسائی صاحبوں کا دلی خیرخواہ میرزا غلام احمد قادیانی

۱۰۰۰

اشتہار انعامی ایکہزار روپیہ

مَیں اسوقت ایک مستحکم وعدہ کے ساتھ یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب عیسائیوں میں سے یسوع کے نشانوں کو جو اسکی خدائی کی دلیل سمجھی جاتے ہیں میرے نشانوں اور فوق العادت خوارق سے قوّتِ ثبوت اور کثرت تعداد میں بڑھے ہوئے ثابت کرسکیں تو مَیں انکو ایکہزار٭ روپیہ بطور انعام دُونگا۔ مَیں سچ سچ اور حلفاً کہتا ہوں کہ اس میں تخلف نہیں ہوگا مَیں ایسے ثالث کے پاس روپیہ جمع کرا سکتا ہوں جسپر فریقین کا اطمینان ہو اس فیصلہ کیلئے غیر منصف ٹھہرائے جائینگے۔

درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔

۲۸۔ جنوری ۱۸۹۷ء

٭ نوٹ۔ اگر درخواست کرنیوالے ایک سے زیادہ ہوں تو روپیہ آپسمیں تقسیم کر سکتے ہیں۔ منہ